Aawami News
Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna
Website : www.live7tv.com
Group Editor : Aziz Burney
अवामी न्यूज़
روزنامہ
عوامی نیوز
کوئی بھی مشورہ یا شکایت کیلئے رابطہ کریں
directoraawaminews@gmail.com
بے باک صحافت کا علمبردار
₹5/- only
کوئی بھی خبر، تصویر، اطلاع، اعلان ہمیں اس واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں
9102122786
شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویر ہمیں Email کریں
Pages:08 ● 122:شمارہ ● 13:جلد ● KOLKATA ● Friday, 8th May 2026 ● RNI No. WBURD/2014/56804 ● E-mail- News: aawaminewskolkata@gmail.com, Advt : kolkataadvt@gmail.com, Ph. 033-46034477 / 40651166, Fax : 033-4062-8332 ● ۱۴۴۷ھ ● بمطابق ۲۰ / ذیقعدہ ● جمعہ ۸ / مئی ۲۰۲۶ء ● کلکتہ

شبھیندو کے ساتھی کو کس سازش کے تحت قتل کیا گیا؟

حملہ آوروں نے بھاگنے کے لیے کون سا راستہ اختیار کیا؟

شمالی 24 پرگنہ : 7 مئی (عوامی نیوز سروس) رات کے تقریباً گیارہ بج رہے تھے۔ کولکاتا میں اپنی مصروفیات مکمل کرنے کے بعد، چندرناتھ رتھ اپنے گھر مدھیم گرام جا رہے تھے۔ جیسے ہی ان کی اسکارپیو ڈوہریا کے علاقے میں پہنچی، فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔ واردات کو انجام دینے کے فوراً بعد حملہ آور موقع سے فرار ہوگئے۔ تاہم، شواہد کے متعدد ٹکڑوں کو جائے وقوعہ پر بکھرے ہوئے چھوڑ دیا گیا تھا۔ یہ اشارہ ہے کہ تفتیش کار اب قتل کے اسرار کو کھولنے کے لیے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔
پولیس ذرائع کے مطابق شرپسندوں کے ایک گروپ نے چندرناتھ کی گاڑی کو کولکاتا سے روانہ ہونے کے وقت سے ہی نگرانی میں رکھا ہوا تھا۔ انہوں نے ان کی گاڑی کا پیچھا کیا اور ان کے گھر سے تھوڑی ہی دوری پر انہیں گولیوں سے چھلنی کردیا۔ بتایا گیا ہے کہ جیسے ہی چندرناتھ کی گاڑی دوہریا علاقے میں بریانی کی دکان کے قریب پہنچی تو ایک چھوٹی چار پہیوں والی گاڑی نے اسے اوورٹیک کیا اور سیدھے سامنے آکر رک گئی۔ قدرتی طور پر، ڈرائیور کو سست کرنے پر مجبور کیا گیا تھا۔ عین اسی وقت موٹرسائیکل پر آئے شرپسندوں نے کار کی کھڑکی پر بندوق تانی اور فائرنگ شروع کردی۔ الزام ہے کہ کم ازکم دس راؤنڈ فائر کیے گئے۔ اس کے فوراً بعد حملہ آور موقع سے فرار ہوگئے۔
قتل کے بعد شرپسندوں نے فرار ہونے کے لیے کون سا راستہ اختیار کیا؟ تفتیش کار فی الحال علاقے کی سی سی ٹی وی فوٹیج کی جانچ کر رہے ہیں۔ پولیس ذرائع بتاتے ہیں کہ حملہ آور واردات کرنے سے بہت پہلے ہی آس پاس کے علاقے میں گھوم رہے تھے۔ سی سی ٹی وی فوٹیج جانے بدھ کی سہ پہر دولتالہ میں سہار اپل کے قریب حملہ آوروں کی گاڑی کو قید کرلیا۔ تفتیش کاروں کو شبہ ہے کہ شرپسند کافی عرصے سے چندرناتھ کی نقل وحرکت پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ ان کے پاس ہر تفصیل تھی کہ وہ کب اور کہاں گئے، اور گھر واپسی کے لیے انہوں نے بالکل کون سا راستہ اختیار کیا۔ قتل کی باریک بینی کو دیکھتے ہوئے، طویل جاسوسی کے بعد اس قتل کو انجام دیا گیا۔ تفتیش کاروں کو اس سازش کے پیچھے ایک بڑے ماسٹر مائنڈ کے ملوث ہونے کا شبہ ہے۔ پولیس اس بات کی بھی تفتیش کر رہی ہے کہ کیا اس قتل کو انجام دینے کے لیے کنٹریکٹ کلرز کی خدمات حاصل کی گئی تھیں۔ جاسوسی کے لیے استعمال ہونے والی چار پہیوں والی گاڑی، جس نے چندرناتھ کا راستہ روکا تھا، کو جائے وقوعہ سے ہی برآمد کیا گیا تھا۔ عینی شاہدین نے بتایا کہ 'واقعے کے بعد بدمعاش موٹرسائیکل پر علاقے سے فرار ہوگئے۔ جب پولیس نے گاڑی کو قبضے میں لے کر اس کی لائسنس پلیٹ

......باقی صفحہ 5 پر

بنگال کے گورنر آر این روی نے اسمبلی تحلیل کردی۔ ممتا بنرجی اب وزیر اعلیٰ نہیں رہیں

کولکاتا، 7 مئی: گورنر آر این روی نے مغربی بنگال کی قانون ساز اسمبلی کو باضابطہ طور پر تحلیل کردیا ہے، جس سے ریاست کی وزیر اعلیٰ کے طور پر ممتا بنرجی کی مدت کار کو مؤثر طریقے سے ختم کردیا گیا ہے۔ ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 174 کی شق 2 کے تحت نافذ ہونے والے اس اقدام کا اعلان جمعرات کو جاری کردہ ایک سرکاری نوٹیفکیشن میں کیا گیا۔ گورنر نے نوٹس میں کہا، ''میں 7 مئی 2026 سے مغربی بنگال کی قانون ساز اسمبلی کو تحلیل کرتا ہوں۔'' ریاست میں بی جے پی کی جیت کے بعد ممتا بنرجی نے استعفیٰ دینے سے انکار کرنے کے بعد یہ تحلیل سیاسی تعطل کے درمیان ہوا ہے۔ بنرجی نے حالیہ ریاستی انتخابات میں بے ضابطگیوں کا الزام لگایا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ مغربی بنگال میں بی جے پی کی فیصلہ کن کارکردگی ووٹوں میں ہیرا پھیری اور الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں (ای وی ایم) سے چھیڑ چھاڑ کا نتیجہ ہے۔ بنرجی نے مزید الزام لگایا کہ الیکشن کمیشن بی جے پی کے ساتھ ملی بھگت کر کے ان کی حکومت کو ختم کر رہا ہے، اور زعفرانی پارٹی کی جیت کو "غیر اخلاقی" قرار دیا۔

بنگال میں بی جے پی حکومت بہتر حکمرانی کے لیے سینئر آئی اے ایس افسران کو کلیدی عہدے دے سکتی ہے

کولکاتا، 7 مئی: مغربی بنگال میں حکمراں ترنمول کانگریس کے اقتدار سے محروم ہونے کی صورت میں، بی جے پی کی نئی حکومت بیوروکریسی کے اندر تبادلوں اور تقرریوں کے نظام کو ہموار کرنے کا امکان ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ سینئر اور تجربہ کار آئی اے ایس افسران کو بہتر حکمرانی کے لیے اہم انتظامی قلمدان سونپے جائیں، یہ وعدہ بھگوا پارٹی کی مرکزی ریاستی انتخابات کے دوران مرکزی قیادت کی طرف سے بار بار کیا گیا تھا۔ ممتا بنرجی کی زیر قیادت ترنمول کانگریس حکومت کے 15 سالہ دور حکومت کے دوران، کئی جونیئر آئی اے ایس افسران کو مبینہ طور پر چیف سکریٹری، ہوم سکریٹری، پی ڈبلیو ڈی سکریٹری

......باقی صفحہ 5 پر

جھارکھنڈ بورڈ: یوٹیوب اور سیلف اسٹڈی سے بارہویں کی ٹاپر بنیں راشدہ ناز، بغیر کوچنگ 500 میں 489 نمبر کیے حاصل

رانچی، 7 مئی: جھارکھنڈ اکیڈمک کونسل (جے اے سی) کی جانب سے بارہویں جماعت کے نتائج جاری ہونے کے بعد سائنس اسٹریم میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے والی راشدہ ناز کی کامیابی ہر طرف موضوع بحث بنی ہوئی ہے۔ دھنباد کے ڈی اے وی ہائی اسکول، پتھرڈیہہ کی طالبہ راشدہ ناز نے 500 میں 489 نمبر حاصل کر کے ریاست بھر میں ٹاپ کیا ہے۔ ان کی کامیابی اس لیے بھی خاص مانی جا رہی ہے کیونکہ انہوں نے کسی مہنگی کوچنگ یا آف لائن ٹیوشن کے بغیر صرف یوٹیوب، سیلف اسٹڈی اور مسلسل محنت کے ذریعے یہ مقام حاصل کیا۔ آج ایسے وقت میں جب مقابلہ جاتی امتحانات اور بورڈ نتائج کے لیے کوچنگ سینٹروں کو کامیابی کی ضمانت سمجھا جاتا ہے، راشدہ ناز کی کہانی ایک الگ مثال بن کر سامنے آئی ہے۔ انہوں نے ثابت کیا کہ اگر طالب علم میں لگن، نظم وضبط اور مستقل مزاجی ہو تو محدود وسائل کے باوجود بھی بڑی کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔
راشدہ ناز نے بتایا کہ وہ روزانہ کئی کئی گھنٹے صرف کتابوں کے سامنے بیٹھنے کے بجائے معیاری پڑھائی پر یقین رکھتی تھیں۔ ان کے مطابق باقاعدگی سب سے اہم چیز ہے اور ہر دن کچھ نہ کچھ ضرور پڑھنا چاہیے۔ وہ روزانہ تقریباً 7 سے 8 گھنٹے پڑھائی کرتی تھیں اور نصاب کو سمجھنے کے لیے زیادہ تر یوٹیوب اور آن لائن تعلیمی ویڈیوز کی مدد لیتی تھیں۔
انہوں نے کہا کہ این سی ای آر ٹی کی کتابوں کو لائن بہ لائن پڑھنا ان کی تیاری کا اہم حصہ تھا۔ وہ ہر موضوع کو پڑھنے کے بعد اپنے ہاتھ سے نوٹس تیار کرتی تھیں تاکہ اہم نکات آسانی سے یاد رہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ خود سے تیار کیے

......باقی صفحہ 5 پر

'وجے تبھی حلف برداری کر پائیں گے جب...'، تمل ناڈو کے گورنر نے ٹی وی کے چیف کے سامنے رکھ دی شرط!

کیرالہ، 7 مئی: تمل ناڈو اسمبلی انتخاب کا نتیجہ سامنے آئے 3 دن گزر چکا ہے، لیکن نئی حکومت کی تشکیل کو لے کر تصویر صاف نہیں ہو پائی ہے۔ کانگریس کی حمایت سے حکومت بنانے کا دعویٰ پیش کرنے کے ایک دن بعد 7 مئی کو ایک بار پھر وجے گورنر راجندر وشوناتھ ارلیکر سے ملاقات کرنے لوک بھون پہنچے۔ انھوں نے 6 مئی کو کانگریس پارٹی کی حمایت والا خط گورنر کو سونپا تھا اور حکومت سازی کا دعویٰ پیش کیا تھا۔ حالانکہ گورنر نے اس معاملہ میں ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں لیا ہے۔ اب ذرائع کے حوالہ سے میڈیا رپورٹ میں بتایا جا رہا ہے کہ ٹی وی کے چیف وجے اکثریت ثابت ہونے کے بعد ہی حلف لے سکتے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق تمل ناڈو کے گورنر ریاست میں مستحکم حکومت چاہتے ہیں، اس لیے یہ یقین کر لینا چاہتے ہیں کہ تملگا ویتری کژگم (ٹی وی کے) کے پاس حکومت سازی کے لیے ضروری نمبر موجود ہے۔ حالانکہ اس سلسلے میں آفیشیل طور پر کچھ بھی بیان سامنے نہیں آیا ہے۔ خبر رساں ایجنسی 'اے این آئی' نے یہ ضرور مطلع کیا ہے کہ گورنر ابھی تک ٹی وی کے کی جانب سے جمع کردہ نمبر سے مطمئن نہیں ہیں۔ افسران کے حوالہ سے یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ گورنر اس معاملہ میں

......باقی صفحہ 5 پر

بریگیڈ پریڈ گراؤنڈ میں بی جے پی کی تاجپوشی کی تیاریاں پی ایم مودی اور امیت شاہ کی شرکت متوقع۔ اس پروگرام میں 19 ریاستوں کے وزراء اعلیٰ بھی شرکت کریں گے۔

اجتماعی قربانی

آیئے ہم سب مل کر سنت ابراہیمی کی ادائیگی کا اہتمام کریں اور مساکین و مستحقین تک آسانی سے تقسیم کا انتظام بھی کردیں۔

گزشتہ برس کی طرح امسال بھی اجتماعی قربانی کا انتظام کیا گیا ہے۔ آپ میں سے جن حضرات کو بھی سہولت وخواہش ہو وہ اس نمبر پر رابطہ کرسکتے ہیں، واٹس ایپ بھی کرسکتے ہیں۔

2000 روپے ایک حصہ کا طے پایا ہے۔ سات حصے کا (14,000) روپے ہوا۔

رابطہ کریں:

خورشید عالم ندوی 9330560582

حنظلہ شیخ 8910389771

ملنے کا پتہ: 71، جی تلجلا روڈ، کولکاتا-700046 (مغربی بنگال)

(اوّل وقت)

برائے کولکاتا و مضافات

08 / مئی 2026

فجر	3 بج کر 35 منٹ
طلوع آفتاب	5 بج کر 01 منٹ
ظہر	11 بج کر 33 منٹ
عصر	4 بج کر 08 منٹ
مغرب	6 بج کر 10 منٹ
عشاء	7 بج کر 25 منٹ

مندرجہ ذیل شہروں میں اضافہ کریں:
بردوان 2 منٹ ، رانی گنج 5 منٹ، آسنسول 5 منٹ ، دھنباد 8 منٹ، پرولیا 8 منٹ ۔

شبھیندو کے پرسنل اسسٹنٹ کو حملہ آوروں نے گولی مار کر ہلاک کردیا

بی جے پی نے ردعمل میں وسیع پیمانے پر احتجاج کیا

جنوبی 24 پرگنہ : 7 مئی (عوامی نیوز سروس) شبھیندو ادھیکاری کے پرسنل اسسٹنٹ چندر ناتھ رتھ کے قتل کے بعد ریاست کے مختلف حصوں میں افراتفری پھیل گئی ہے۔ جنوبی 24 پرگنہ کے ڈائمنڈ ہاربر اور مغربی مدنی پور ضلع کے سالبونی سمیت متعدد علاقوں میں احتجاج کے شعلے بھڑک اٹھے ہیں۔ بی جے پی کارکنان اور حامی سڑکوں پر نکل آئے اور مجرموں کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ جمعرات کو بی جے پی نے ڈائمنڈ ہاربر اسمبلی حلقہ کے اندر نیشنل ہائی وے 117 کو بلاک کر کے احتجاج کیا۔ نتیجتاً گاڑیوں کی آمدورفت طویل مدت تک ٹھپ رہی۔ اس دوران مغربی مدنی پور کے سالبونی میں بھی بی جے پی کارکنوں اور حامیوں نے ٹائر جلا کر قومی شاہراہ کو بلاک کردیا۔

مظاہرین کا الزام ہے کہ شبھیندو کے ذاتی معاون کے قتل کے پیچھے اصل مجرموں کو بچانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مظاہرین نے پولیس کے طرز عمل پر بھی شدید اعتراض کیا۔ ان کا دعویٰ ہے کہ واقعہ کے بعد کافی وقت گزر جانے کے باوجود مرکزی ملزموں کو ابھی تک گرفتار نہیں کیا جا سکا ہے۔ انہوں نے ملزمان کی فوری گرفتاری اور سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ ڈائمنڈ ہاربر میں نیشنل ہائی وے 117 کو بلاک کر دیا گیا، جس کے نتیجے میں ہائی وے کے دونوں طرف بڑے پیمانے پر ٹریفک جام ہوگیا۔ متعدد دفاتر جانے والوں، اسکول کے طلباء اور عام لوگوں کو خاصی تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ صورتحال پر قابو پانے کے لیے پولیس کی بھاری نفری جائے وقوعہ پر پہنچ گئی۔ پولیس کی یقین دہانی کے بعد مظاہرین نے بالآخر ناکہ بندی اٹھالی۔

ادھر مغربی مدنی پور کے سالبونی کے بھدوتلہ میں احتجاج کی گرمی تیز ہوگئی۔ بی جے پی کارکنوں اور حامیوں نے نیشنل ہائی وے 60 کو بلاک کر کے سڑک پر آگ لگا کر مظاہرہ کیا۔ احتجاج میں شاہراہ پر براہ راست ٹائر اور لکڑیاں جلانا شامل تھا، جس سے گاڑیوں کی آمدورفت میں وقتی طور پر خلل پڑا۔ بعدازاں پولیس نے حالات کو قابو میں کیا۔

شبھیندو کے پرسنل اسسٹنٹ کے قتل نے ریاست بھر میں سیاسی کشیدگی کی ایک نئی لہر کو جنم دیا ہے۔ اسمبلی انتخابات کے نتائج کے اعلان کے بعد سیاسی تشدد کے نتیجے میں چار اموات کی خبریں پہلے ہی منظر عام پر آ چکی تھیں۔ بی جے پی حکومت کی طے شدہ تقریب حلف برداری سے صرف دو دن پہلے سوبھندو کے ساتھی کے قتل نے اب نئے سرے سے سنسنی اور غم و غصے کو جنم دیا ہے۔ بی جے پی قیادت شروع ہی سے اپنے کارکنوں سے امن وامان برقرار رکھنے کی اپیل کرتی رہی ہے۔ شبھیندو ادھیکاری، شمک بھٹاچاریہ، اور دیگر نے پولس انتظامیہ سے پولنگ کے بعد ہونے والے تشدد کو روکنے کے لیے اقدامات کرنے کی اپیل کی ہے۔ تاہم انتخابات کے بعد تشدد کو ختم کرنا ناممکن ثابت ہورہا ہے۔

ترنمول نے نام حذف کرنے کی سب سے زیادہ تعداد کے ساتھ 13 نشستوں پر کامیابی حاصل کی ہے، انتخابی نتائج نے SIR کے افسانے کو توڑ دیا

کولکاتا: 7 مئی (عوامی نیوز سروس) خصوصی سمری ریویژن (SIR) کے عمل کے دوران کل 74,775 ناموں کو حذف کیا گیا۔ اس کے باوجود، سمشیر گنج ایک حلقہ جو ان حذفوں سے بہت زیادہ متاثر ہوا، ترنمول نے 7,500 سے زیادہ ووٹوں کے فرق سے کامیابی حاصل کی۔ یہ کوئی الگ تھلگ واقعہ نہیں تھا۔ ان بیس اسمبلی حلقوں میں سے جہاں ایس آئی آر (یا ووٹر لسٹ پر نظر ثانی کے دوران سب سے زیادہ تعداد میں نام حذف کیے گئے)، تیرہ میں 'گراس فلاور' (ترنمول کا نشان) کھلا۔

سمشیر گنج کے علاوہ، SIR کے دوران زیادہ تعداد میں نام حذف کرنے والے دیگر حلقوں میں لالگولہ (55,420 نام حذف کیے گئے)، بھگابنگولہ (47،493 حذف کیے گئے)، رگھوناتھ گنج (46،100 حذف کیے گئے)، مٹیابرج (39، 579 حذف کیے گئے)، اور سوتی (37،9 حذف کیے گئے) شامل ہیں۔ ان تمام سیٹوں پر ترنمول کانگریس نے کامیابی حاصل کی۔ دوسری طرف، فرکہ اسمبلی حلقہ بھی ان علاقوں کی فہرست میں شامل ہے جہاں سب سے زیادہ SIR حذف کیے گئے ہیں۔ وہیں ووٹر لسٹ سے 38,222 نام نکال دیے گئے۔ وہ مخصوص سیٹ کانگریس پارٹی نے جیتی تھی۔

تاہم یہ رجحان صرف ترنمول یا کانگریس تک محدود نہیں تھا۔ بی جے پی کے پاس بھی کئی اسمبلی حلقے ہیں جہاں SIR کے عمل کے دوران بڑی تعداد میں ناموں کو حذف کردیا گیا تھا۔ مانک چک اسمبلی حلقہ میں ایس آئی آر کے دوران ووٹر لسٹ سے 23,000 سے زیادہ نام نکالے گئے تھے۔ بی جے پی نے انتخابات میں مانک چک سیٹ پر کامیابی سے قبضہ کرلیا۔ دریں اثنا، کیتوگرام میں، حالیہ SIR نے 26,780 ناموں کو حذف کیا ہے۔ بی جے پی امیدوار انادی گھوش نے اس سیٹ پر 27,610 ووٹوں کے فرق سے کامیابی حاصل کی۔

الیکشن کمیشن نے گزشتہ سال جون میں خصوصی سمری ریویژن (SIR) متعارف کرایا تھا۔ اس کا مقصد فوت شدہ یا نااہل ووٹرز کے ناموں کو ہٹا کر ووٹر لسٹوں کی اصلاح کرنا تھا۔ اس عمل کے دوران متعدد اسمبلی حلقوں میں ووٹر لسٹوں میں تضادات دیکھنے میں آئے، جس کے نتیجے میں ہزاروں ناموں کو حذف کر دیا گیا۔ جن بیس حلقوں میں سب سے زیادہ نام حذف کیے گئے ہیں، ان میں ترنمول نے تیرہ میں کامیابی حاصل کی، بی جے پی نے چھ میں اور کانگریس نے ایک میں کامیابی حاصل کی۔ سروے میں مزید حیران کن اعداد و شمار سامنے آئے ہیں۔ 187 اسمبلی حلقوں میں جہاں 5000 سے زیادہ ووٹروں کے نام حذف کیے گئے تھے، بی جے پی نے 119 سیٹوں پر کامیابی حاصل کی، جب کہ ترنمول نے 65 سیٹوں پر کامیابی حاصل کی۔ اہم بات یہ ہے کہ ان 187 حلقوں میں سے 47 میں، حذف شدہ ووٹروں کی تعداد دراصل جیتنے والے امیدوار کی جیت کے مارجن سے زیادہ تھی۔ سیاسی تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ اگر ان ووٹرز کو شامل کیا جاتا تو نتیجہ مختلف ہوسکتا تھا۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ بی جے پی نے 119 سیٹیں جیتی ہیں، جن میں سے 28 پر ووٹروں کی تعداد کو خارج کر دیا گیا ہے جو جیت کے مارجن سے زیادہ ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان میں سے 26 سیٹیں ترنمول کانگریس نے 2021 میں جیتی تھیں۔ مقامی ترنمول قیادت کا دعویٰ ہے کہ اگر SIR سے بہت سے ناموں کو خارج نہ کیا جاتا تو نتائج دوسری طرح سے بدل سکتے تھے۔

ہوڑہ چوڑہ بستی میں سیاسی جھڑپ ہوئی بم اندازی، چلی گولیاں اینٹ پتھر کی بارش ،پانچ گرفتار

ہوڑہ:7 مئی (محمد شعیب عالم) مغربی بنگال میں اسمبلی انتخاب کے نتیجے آنے کے بعد سے لگاتار ریاست کے مختلف جگہوں پر تشدد، واردات، بدعملی کی شکایتیں مل رہی ہیں۔ ابھی گزشتہ کل ہی ڈی ایم، سی پی اور ضلع انتظامیہ نے پریس میٹ کر کے سخت لہجے میں بتایا تھا کہ تشدد، پرامن فضاء کو آلودہ کرنے والوں کو بغیر رنگ دیکھے سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ اس بات کے چوبیس گھنٹے بھی نہیں گزرے تھے کہ اچانک سے شب پور کے چھتیس نمبر چوڑا بستی میں صورتحال بے قابو ہوگیا۔ ذرائع سے ملی اطلاع کے مطابق ترنمول کانگریس اور بی جے پی اقلیتی رہنماء کے حامیوں کے درمیان پہلے کسی بات کو لیکر تکرار ہوئی اسکے بعد جھڑپ پھر بعد میں صورتحال اس قدر بے قابو ہوا کہ اینٹ پتھر چلنے لگے، بم اندازی بھی ہوگئی ساتھ ہی گولیاں بھی چلنے لگی۔ کئی دکانوں میں توڑ پھوڑ کی شکایت مقامی لوگ کرتے دکھائی دیئے۔ پولیس و مقامی ذرائع سے ملی اطلاع کے مطابق آٹھ راؤنڈ بم اور پانچ راؤنڈ گولیاں چل گئی اس جھڑپ میں دونوں جانب سے کئی لوگ زخمی ہوئے۔ اس واردات کی اطلاع پاتے ہی خاصی تعداد میں ریاستی پولیس کے ساتھ RAF موقعے پر پہنچ گئی اور صورتحال کو قابو میں کی۔ اس جھڑپ میں پانچ لوگوں کے گرفتاری کی خبر ہے اور کئیوں کی تلاش جاری ہے۔ ایک گروپ شب پور تھانے میں شکایت کی جہاں جوئنٹ سی پی گورو لال شرما نے ان سے باتیں کرتے ہوئے یقین دہائی کرائی گئی کہ جو بھی اس جھڑپ میں ملوث ہیں، جس نے بھی پرامن ماحول کو بگاڑنے کی کوشش کی اسے بخشا نہیں جائے گا۔ اس واردات کے بعد شب پور چوڑا بستی پولیس چھاؤنی میں تبدیل ہوچکی ہے۔

☆☆

کولکاتا میں آئندہ ہفتے بینک خدمات متاثر، مسلسل دو دن تعطیل کا اعلان

کولکاتا: 7 مئی (عوامی نیوز سروس) اگر آپ کے بینک سے متعلق کوئی ضروری کام باقی ہے تو اسے جلد از جلد نمٹا لیں کیونکہ آئندہ ہفتے کولکاتا سمیت ملک کے مختلف حصوں میں بینک مسلسل دو دن بند رہیں گے۔ ریزرو بینک آف انڈیا کے تعطیلاتی کیلنڈر کے مطابق 9 اور 10 مئی کو کولکاتا میں تمام سرکاری و نجی بینکوں کی خدمات معطل رہیں گی۔

اطلاعات کے مطابق 9 مئی کو رابندر جینتی کے موقع پر کولکاتا میں بینکوں کی تعطیل رہے گی۔ ہر سال پچیسے بویشاکھ کے موقع پر مغربی بنگال میں سرکاری سطح پر چھٹی دی جاتی ہے۔ اس کے اگلے دن 10 مئی کو اتوار ہونے کی وجہ سے ملک بھر میں بینک بند رہیں گے۔

بینک حکام کی جانب سے صارفین کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ ضروری لین دین چیک کلیئرنس یا دیگر اہم کام تعطیلات سے قبل مکمل کرلیں تاکہ کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

رپورٹ کے مطابق مئی کے مہینے میں مختلف تہواروں اور ہفتہ وار تعطیلات کو ملا کر مجموعی طور پر 13 دن بینک بند رہیں گے۔ ان میں دوسرے اور چوتھے سنیچر کے علاوہ تمام اتوار شامل ہیں۔ اسی سلسلے میں 16 مئی کو سکم یوم تاسیس کے موقع پر گینگٹوک میں بینک بند رہیں گے، جبکہ 26 مئی کو قاضی نذرالاسلام کی یوم پیدائش کے سبب کولکاتا، احمد آباد، چنڈی گڑھ، جے پور اور کوہیما میں بینک خدمات معطل رہیں گی۔

مزید برآں 27 مئی کو بقرعید کے موقع پر اگرتلہ، احمد آباد، آئیزول، بنگلورو، بھوپال، چینئی، نئی دہلی، حیدرآباد، پٹنہ، رانچی سمیت کئی شہروں میں بینک بند رہیں گے۔ اس کے علاوہ 28 مئی کو بھی جموں اور سری نگر میں بقرعید کے سبب بینکوں کی تعطیل رہے گی۔

ہگلی ضلع میں انتخابی نتائج کے بعد تشدد ، بدعملی کی واردات میں سیکڑوں کی گرفتاری

ہگلی:7 مئی (محمد شعیب عالم) اسمبلی عام انتخابات کے نتائج بعد ہگلی ضلع پولیس نے وسیع پیمانے پر احتیاطی اور تفتیشی کارروائیاں انجام دیتے ہوئے متعدد گرفتاریاں کیں اور انتخابات کے بعد پیش آنے والے چھٹ پٹ ہنگاموں پر مؤثر طریقے سے قابو پایا۔ سخت اور فعال پولیسنگ کے ذریعے فوری قانونی کارروائی اور امن وامان کو برقرار رکھا گیا۔ شفافیت اور عوامی اعتماد کے مفاد میں گرفتار شرپسند عناصر کے خلاف پولیس کارروائی سے متعلق تصاویر اور ویڈیوز سرکاری میڈیا چینلز کے ذریعے جاری کی گئی ہے۔

خاناکل پولیس اسٹیشن کھاناکل تھانہ مقدمہ نمبر 293/ 2026 مورخہ 07.05.2026 تحت دفعات 190/ 191(2)/115(2)/117(2)/324(4)/109/76/326(g)/303(2)/ 331(5)/308(2)/351(3)/352/3(5) بی این ایس درج کیا گیا۔ یہ مقدمہ سیتا داس کی شکایت پر درج کیا گیا، جنہوں نے سیاسی دشمنی، بدسلوکی اور اپنے واہل خانہ پر حملے کے الزامات عائد کیے تھے۔ مقدمہ درج ہونے کے فوراً بعد تفتیش شروع کر دی گئی۔ تحقیقات کے دوران فوری پولیس کارروائی کے نتیجے میں درج ذیل ملزمان کو گرفتار کیا گیا:

1۔ سپریہ داس عرف رمیش داس (26)، ولد جگت داس، ساکن گربیریا، پوسٹ آفس گھول، تھانہ کھاناکل، ضلع ہگلی

2۔ جگت داس (48)، ولد مرحوم کیستو داس، ساکن گربیریا، پوسٹ آفس گھول، تھانہ کھاناکل، ضلع ہگلی

3۔ پاپائی داس (22)، ولد اجے داس، ساکن گربیریا، پوسٹ آفس گھول، تھانہ کھاناکل، ضلع ہگلی

4۔ رٹل داس (26)، ولد اجیت داس، ساکن گربیریا، پوسٹ آفس گھول، تھانہ کھاناکل، ضلع ہگلی

5۔ بھاسکر داس (26)، ولد مادھب داس، ساکن گربیریا، پوسٹ آفس گھول، تھانہ کھاناکل، ضلع ہگلی

6۔ لکشمی داس (45)، زوجہ جگت داس، ساکن گربیریا، پوسٹ آفس گھول، تھانہ کھاناکل، ضلع ہگلی

7۔ ساگر رائے (27)، ولد جلادھر رائے، ساکن اُدنا، تھانہ کھاناکل، ضلع ہگلی

8۔ شیام رائے (27)، ولد جاہر رائے، ساکن اُدنا، تھانہ کھاناکل ضلع ہگلی

متاثرہ علاقوں میں امن وامان برقرار رکھنے کے لیے مسلسل پولیس گشت، فلیگ مارچ اور اعتماد سازی کے اقدامات جاری ہیں۔

مسلسل احتیاطی کارروائیوں اور سخت نفاذِ قانون کے باعث صورتحال مکمل طور پر قابو میں ہے۔ ہگلی ضلع پولیس امن وامان برقرار رکھنے کے اپنے عزم کا اعادہ کرتی ہے اور ضلع میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی یا قانون وانتظام کو متاثر کرنے کی کسی بھی کوشش کے خلاف سخت قانونی کارروائی جاری رکھے گی۔ وہیں گزشتہ رات جنگی پاڑہ، تارکیشور، موگرا، سنگور، گراپ، دھنیا کھالی ہریپال اور دیگر کئی علاقوں سے کل 314 لوگوں کو حراست میں لیا گیا ہے جن پر متعدد دفعات لگائے گئے ہیں۔ گزشتہ کل ڈی ایم سی پی اور ایس پی نے صحافیوں کے ذریعے سختی کیساتھ اعلان کیا تھا کہ تشدد، بدعملی، فضاء کو بگاڑنے والوں کو کسی بھی صورت میں بخشا نہیں جائے گا۔

ہوڑہ میونسپل کارپوریشن کے انتخابات بہت جلد ہونے کی امید میونسپل کمشنر سے ملاقات کے بعد بی جے پی کی قیادت نے کہا

ہوڑہ :7 مئی (عوامی نیوز سروس) ہوڑہ میونسپل کارپوریشن میں ترنمول کے زیر قیادت بورڈ کی میعاد دسمبر 2018 میں ختم ہوگئی۔ تب سے آج تک ہوڑہ میونسپل کارپوریشن کے لیے کوئی انتخابات نہیں ہوئے ہیں۔ اگرچہ کارپوریشن کا انتظام فی الحال ایک منتظم کی مدد سے کیا جارہا ہے، شہری خدمات بہت نیچے آگئی ہیں۔ ہوڑہ میونسپل کارپوریشن کی جانب سے مناسب شہری خدمات فراہم نہ کرنے کی وجہ سے مکینوں کی پریشانی بڑھ گئی ہے۔ اس پس منظر میں، بی جے پی کی ضلعی قیادت اس بات کو یقینی بنانے کے لیے حرکت میں آگئی ہے کہ پارٹی کے اقتدار سنبھالنے کے بعد ہوڑہ میونسپل کارپوریشن کے انتخابات تیزی سے کرائے جائیں۔ بی جے پی کی ضلعی قیادت نے اعلان کیا کہ ریاستی سکریٹریٹ (مہاکرن) میں نئی بی جے پی حکومت کی تشکیل کے بعد، وہ ریاستی حکومت کو ایک رسمی تجویز پیش کریں گے جس میں ہوڑہ میونسپل کارپوریشن کے انتخابات کے فوری انعقاد کی درخواست کی جائے گی۔ بدھ کو، بی جے پی کے ہوڑہ ضلع ہیڈکوارٹر کے صدر گورنگا بھٹاچاریہ نے ہوڑہ میونسپل کارپوریشن کے احاطے کا دورہ کیا۔ وہاں، انہوں نے ہوڑہ کے میونسپل کمشنر سے ملاقات کی، جو کارپوریشن کے ایڈمنسٹریٹر کے طور پر بھی کام کرتے ہیں۔ انتخابات کے تیز رفتار انعقاد کے بارے میں یقین دہانیوں کے حصول کے دوران، بی جے پی کی ضلعی قیادت نے، جس کی قیادت ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر کے صدر کررہے ہیں، نے میونسپل کمشنر سے بھی درخواست کی کہ وہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے اقدامات کریں کہ ہوڑہ میونسپل علاقہ اس سال کے مانسون کے موسم میں پانی بھرنے کا شکار نہ ہو، جیسا کہ پچھلے سالوں میں اکثر ہوتا رہا ہے۔

آج اس معاملے پر بات کرتے ہوئے، گورنگا بھٹاچاریہ نے کہا، "ہماری حکومت کو باضابطہ طور پر تشکیل پانے میں مزید کچھ دن لگیں گے۔ تاہم، اس سے پہلے بھی، ہم اپنی پارٹی کی جانب سے حکومت کو ایک تجویز پیش کر رہے ہیں تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ ہوڑہ میونسپل کارپوریشن کے انتخابات بلا تاخیر منعقد ہوں۔ اس سال مانسون کے دوران شدید آبی ذخائر پچھلے سالوں کی طرح ہمیں امید ہے کہ آنے والے دنوں میں یہ مسئلہ مزید برقرار نہیں رہے گا۔"

دوسری طرف آج ہوڑہ میونسپل کارپوریشن کے دورے کے دوران، بی جے پی ضلع ہیڈکوارٹر کے صدر نے کارپوریشن کے عارضی ملازمین کی شکایات اور مسائل کو سننے کے لیے وقت نکالا۔ مزید برآں، اس موقع پر ترنمول کی زیر قیادت ملازمین یونین کے ارکان کی ایک بڑی تعداد نے بی جے پی میں شمولیت اختیار کی۔ ترنمول یونین سے بی جے پی میں باضابطہ طور پر اپنی وفاداری تبدیل کرنے سے پہلے ملازمین نے اپنی شکایات اور پریشانیوں کا اظہار کیا۔ نتیجتاً دفتر کا کمرہ جس پر پہلے ترنمول ملازمین یونین کا قبضہ تھا وہ بھی بی جے پی کے قبضے میں آگیا۔

مجلس کا پیغام بنگال کے عوام کے نام

کولکاتا:7 مئی (پریس ریلیز) مغربی بنگال بھارت کا وہ معروف صوبہ ہے جس کی اصل پہچان یہ ہے کہ یہ صوبہ پیار و محبت اور امن و سلامتی کا گہوارہ ہے۔ اس صوبہ میں رہنے والے مسلم و ہندو و۔ بنگالی اور دوسرے مذاہب کے ماننے والے شروع سے ہی شیروشکر بن کر رہ رہے ہیں۔ یہی سب ہے کہ دوسرے صوبے یعنی اڑیسہ، جھارکھنڈ، بہار، اترپردیش کے افراد پرامن طریقے پر سکون وسلامتی کے ساتھ رہائشی بھی ہیں اور کاروباری ترقی پر بھی ہیں۔ ابھی بنگال الیکشن کے ہمہ ہمی سے گزرا ہے۔ آزادی حق دہی کی بنیاد پر یہاں کے باشندوں نے ووٹ دیا۔ ووٹ میں ہار جیت کا سلسلہ صدیوں سے جاری ہے۔ فطری طور پر اس احساس کے پیش نظر ہمیں کامیابی ملی اور ہمیں ناکامی ملی کی بنیاد سیاسی اہل کاروں میں رسہ کشی پائی جارہی ہیں۔ لیکن یہ تناؤ ایک جائز دائرے میں رہے اور ہرگز ہرگز کسی بھی نزاعی مسئلہ کو جنم لینے نہیں دیں۔ اور عوام و خواص اپنی گفتگو، اپنی خطابت کا لب ولہجہ موجودہ سیاسی و سماجی ماحول میں خوشنما، سنجیدہ اور تدبر و تفکر سے لبریز رکھیں اور یہی انداز تکلم صوبہ بنگال میں امن و شانتی کو برقرار رکھنے کے لئے بنیادی کام دے گا۔ اسی طرح بنگال میں رہنے والے تمام کے تمام افراد پر لازم ہے کہ کسی بھی افواہ پر دھیان نہ دیں۔ کسی قسم کا اقدام کرنے سے پہلے حکمت و تدبر کو ضرور پیش نظر رکھیں اور ضرورت پڑنے پر قانون کی مدد لیں۔ بلاوجہ گھر سے باہر نہ نکلیں۔ بچوں پر گھر کے ذمہدار خاص نگہداشت رکھیں۔ مجلس ابتداء آفرینش سے بنگال میں امن وسلامتی کی خواہاں ہے۔ اس لئے مجلس کے تمام معزز بالخصوص جمعہ کی خطابت میں اس پہلو کو اجاگر کرتے رہتے ہیں۔ مجلس کے تمام معزز ممبران بالخصوص مفتی مختار عالم رضوی صاحب قبلہ (صدر مجلس) مفتی رحمت علی تیغی (نائب صدر مجلس) مفتی محمد شاہد القادری (جنرل سکریٹری مجلس) علامہ غلام آسی رضوی (نائب سکریٹری مجلس) مولانا جاوید اختر رضوی (خزانچی) کی طرف مجلس علمائے اسلام مغربی بنگال کے تلے یہ پیغام باشندگان بنگال کو پہنچائے جارہے ہیں۔

پنچلا میں بی جے پی کا احتجاج

نورالاسلام خان

جمعرات کو، بی جے پی کے زیر اہتمام ایک احتجاجی ریلی دیہی ہوڑہ ضلع کے پنیارا پولیس لائنز میں واقع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس پی) کے دفتر کے سامنے منعقد کی گئی۔ تقریب ناانصافی کے خلاف مزاحمت کے نعروں سے گونجتی رہی۔ اپنی تقاریر میں مقررین نے زور دے کر کہا کہ اس بنگال یعنی شیاما پرساد کی سرزمین میں احتجاج، مزاحمت اور انتقام کی اشد ضرورت ہے۔ اس موقع پر بی جے پی کے ضلع نائب صدر موہت لال گھنٹی نے کہا کہ جس طرح سے ہیوی ویٹ لیڈر شبھیندو ادھیکاری کے پرسنل اسسٹنٹ چندر ناتھ رتھ کو گولی مار کر ہلاک کیا گیا اس سے پارٹی سخت خوفزدہ اور پریشان ہے۔ یہ وفد خاص طور پر اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے پیش کیا گیا تھا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ یہ واقعہ ضلع کی سطح سے لے کر ریاستی سطح تک امن اور معمول کی موجودہ فضا کو ممکنہ طور پر متاثر کرسکتا ہے۔ یہ احتجاجی مظاہرہ اسی پس منظر میں کیا گیا۔ پارٹی نے مطالبہ کیا کہ پولس فوری طور پر پنچلا اسمبلی حلقہ کے اندر سرگرم تمام سماج دشمن عناصر کو گرفتار کرے۔ بتایا گیا ہے کہ ایس پی کے دفتر میں ایک ڈیپوٹیشن بھیجا گیا تھا، جس میں قصورواروں کو مناسب اور مثالی سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ احتجاجی ریلی میں موجود لوگوں میں شکست خوردہ ایم ایل اے رنجن کمار پال، پرکاش داس اور پارٹی کے متعدد کارکنان اور حامی شامل تھے۔ پارٹی قائدین نے زور دے کر کہا کہ بی جے پی کارکن بغیر اشتعال کے کوئی غلط کام نہیں کریں گے اور نہ ہی اس طرح کی حرکتوں کو معاف کریں گے۔ انہوں نے مزید واضح کیا کہ جو بھی پارٹی کارکن بدامنی یا لاقانونیت کا ماحول پیدا کرے گا اسے تادیبی کارروائی اور سزا کا سامنا کرنا پڑے گا۔

جوڑا سانکو سے بوجے اوجھا نے وجے حاصل کی

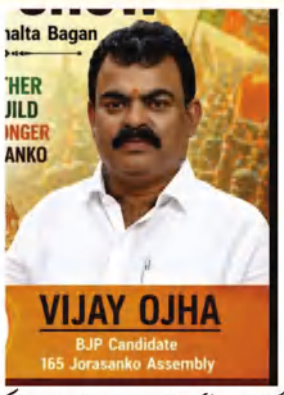

کولکاتا:7 مئی (ساجد پرویز) جوڑا سانکو حلقہ سے سخت مقابلے کے بعد آخر کار وجے اوجھا نے وجے اپادھیائے پر سبقت بناتے ہوئے جیت حاصل کی۔ یہاں ترنمول کے وجے اپادھیائے کی شکست ہوگئی اور بی جے پی کے وجے اوجھا نے 5797 ووٹوں سے کامیابی حاصل کی۔ کافی سالوں کے بعد اس حلقہ میں بی جے پی کی کامیابی ملی ہے۔ اس موقع پر وجے اوجھا نے کہا کہ میں جوڑا سانکو کا ایم ایل اے اور سبھوں کے لیے کام کروں گا۔

☆☆

چندن نگر پولیس کے ہاتھ لگی بڑی کامیابی بدنام زمانہ کاشی گرفتار

ہگلی:7 مئی (محمد شعیب عالم) چندن نگر میں پولیس کی مستعدی سے بدنام زمانہ سماج دشمن کاشی ناتھ دے گرفتار کرلیا گیا۔ خفیہ اطلاع ملنے پر گزشتہ رات دیر گئے چندن نگر پولیس کمشنریٹ کے تحت چندن نگر تھانے کے آئی سی چندر ناتھ چکرورتی کی قیادت میں ایک خصوصی ٹیم نے کارروائی انجام دی۔ یہ مہم چندن نگر کے ناڑوا علاقے کے شیام کرشنا بگان میں چلائی گئی۔ پولیس ذرائع کے مطابق مصدقہ اطلاع کی بنیاد پر فوری کارروائی کرتے ہوئے ملزم کو رنگے ہاتھوں گرفتار کرلیا گیا۔ تلاشی کے دوران اس کے قبضے سے ایک پائپ گن اور ایک زندہ کارتوس برآمد کیا گیا۔ اس واقعہ کے بعد علاقے میں سنسنی پھیل گئی جبکہ مقامی باشندوں نے پولیس کی فوری کارروائی پر راحت کا اظہار کیا ہے۔ گرفتاری کے بعد آج ملزم کاشینا تھ دے کو عدالت میں پیش کیا گیا۔

پوربی ریلوے

ٹینڈر نوٹس نمبر 222-ایس/1/ڈبلو-II تاریخ: 06.05.2026۔ ای-ٹینڈر آن لائن طلب کیے گئے ہیں بذریعہ ڈویژنل ریلوے مینجر، پوربی ریلوے، سیالدہ، دوسری منزل، ڈی آر ایم بلڈنگ، قیصر اسٹریٹ، سیالدہ، کولکاتا-700014 کے مندرجہ درج ذیل:- ٹینڈر نمبر: ٹی این-17-26-27؛ کام کا نام: کولکاتا یارڈ کی ترقیات بذریعہ پٹری تجدید کام کے ساتھ اور بھی ٹی آر (پی) بذریعہ کیو آر ایس درمیان میں پارٹی پوکھر۔ کولکاتا [1.165-1.422، 1.841-2.442، 0.000-1.020-02.05 ٹی کے ایم] اور ٹی آر آر (پی) سرکلر ریلوے [2.442، 2.67-، -2، 4.291،-3.923.565،-3.3893.1383،353، 6.00،-5.7745.774،-5.2745.223،-5.00 6.115-7.515،7.515-7.515=،4.92 ٹی کے ایم] کام اور ڈائمنڈ کراسنگ کی تبدیلی بشمول دیگر ضمنی کام ماتحت اسسٹنٹ انجینئر/ بالی گنج کے ٹینڈر ویلیو: 2,43,01,283.92؛ ای ڈی ایم: 4,86,000.00؛ ٹینڈر کے بند ہونے کی تاریخ اور وقت: 02.06.2026 بوقت 15:00 بجے۔ کام کی تکمیل کی مدت: 12 (بارہ) ماہ؛ 1.ٹینڈر کے دستاویزات اور تفصیلات www.ireps.gov.in پر بلڈنگ جو کہ جمع کیا جائے گا ای ٹینڈرنگ کے ذریعہ مذکورہ ویب سائٹ سے۔ دستی پیشکش کو کلی طور پر مسترد کردیا جائے گا۔ 2. انڈین ریلوے اسٹینڈرڈ جنرل کنڈیشن کے تحت ٹھیکہ 2022 کو ای۔ ٹینڈر فارم کی قیمت ہوگی۔ صفر۔ ٹینڈر کھولنے کی تاریخ اور وقت 02.06.2026 کو 15:30 بجے ہے۔

SDAH-31/2026-27

ٹینڈر نوٹس ویب سائٹس پر بھی دستیاب ہے:
www.er.indianrailways.gov.in / www.ireps.gov.in

Follow us at : @EasternRailway
@easternrailwayheadquarter

دیدی بھاجپا کیلئے کانٹا، اکھلیش کی کولکاتا آمد اور ممتا سے ملاقات

کولکاتا،7/مئی: (عوامی نیوز سروس) اکھلیش یادو نے کولکاتا میں ممتا بنرجی سے ملاقات کی اور کہا کہ دیدی بی جے پی کی آنکھوں میں کانٹا ہیں کیونکہ ان کی سوچ جاگیردارانہ ہے۔ سماج وادی پارٹی کے سربراہ نے کولکاتا میں ترنمول کانگریس کے لیڈر سے ملاقات کی اور بی جے پی کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی خواتین کی قیادت میں ترقی نہیں دیکھنا چاہتی اور اس کی سوچ جاگیردارانہ ہے۔ انہوں نے انتخابی ماحول، سیکورٹی انتظامات اور سیاسی زبان کے حوالے سے بی جے پی کے کام کرنے کے انداز پر بھی سوال اٹھایا۔ واضح ہو کہ سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے جمعرات کو کولکاتا میں ترنمول کانگریس کی سربراہ ممتا بنرجی سے ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران اکھلیش یادو نے ممتا بنرجی سے کہا کہ دیدی آپ ہاری نہیں ہیں۔ ٹی ایم سی ایم پی ابھیشیک بنرجی بھی موجود تھے، اور ابھیشیک بنرجی نے گلے مل کر اکھلیش کا استقبال کیا۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے اکھلیش نے کہا کہ دیدی بی جے پی کی آنکھوں میں کھٹکتی ہیں کیونکہ وہ آدھی آبادی کی نمائندگی کرتی ہیں۔ بی جے پی کی جاگیردارانہ ذہنیت ہے، اور اس کے اتحادی پدرانہ ہیں، وہ خواتین کو ترقی کرتے نہیں دیکھنا چاہتے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ میں نے اس الیکشن کو بہت قریب سے دیکھا۔ استعمال کی گئی زبان اور بی جے پی کا رویہ حیران کن ہے۔ بی جے پی نے اتر پردیش میں کم کیا جتنا اس نے بنگال میں کیا۔ یہ بنگال میں آزمائشی طور پر چل رہا تھا۔ بی جے پی کے کام کرنے کا طریقہ انتشار پھیلاتا ہے۔

انتخابات کے بعد، یہ اعلان کیا گیا تھا کہ سیکورٹی کو سنبھالنے کے لئے سیکورٹی فورسز کی کئی کمپنیاں وہاں تعینات کی جائیں گی۔ وہ کمپنیاں اب کہاں ہیں؟ جب اتر پردیش میں ضمنی انتخابات ہوئے تو طاقت کا استعمال کر کے لوگوں کو ووٹ ڈالنے سے روکا گیا۔ بنگال میں جمہوریت کو تباہ کرنے کا ایک طریقہ ڈھونڈ لیا گیا ہے۔

مغربی بنگال سمیت 5 ریاستوں میں انتخابی ضابطہ اخلاق واپس

کولکاتا،7/مئی: (عوامی نیوز سروس) تقریباً ایک ماہ طویل ووٹنگ کی مدت کے اختتام کے بعد، ماڈل کوڈ آف کنڈکٹ (MCC) کو بالآخر پانچ ریاستوں بشمول مغربی بنگال اور ایک مرکز کے زیر انتظام علاقہ سے واپس لے لیا گیا ہے۔ اس فیصلے کا اعلان جمعرات کو الیکشن کمیشن آف انڈیا کی طرف سے جاری ایک فوری نوٹیفکیشن میں کیا گیا۔ واضح ہو کہ کل روایت کے مطابق ریاست کے چیف الیکٹورل آفیسر منوج اگروال راج بھون گئے اور 293 جیتنے والے امیدواروں کی فہرست یا گزٹ گورنر کو سونپے۔ اس کے بعد جمعرات کو دہلی کے الیکشن ہاؤس سے انتخابی ضابطہ اخلاق سے دستبرداری کا باضابطہ اعلان کیا گیا۔ کمیشن نے مطلع کیا ہے کہ 2026 کے اسمبلی انتخابات کے نتائج اور مختلف ریاستوں کے ضمنی انتخابات کے اعلان کے بعد یہ پابندی 7 مئی سے نافذ العمل نہیں ہوگی۔ انتخابی ضابطہ اخلاق کے ہٹائے جانے کے بعد یہ مانا جا رہا ہے کہ اب سے ریاستی حکومت اور انتظامیہ نئے پروجیکٹوں کا اعلان کر سکیں گے، انتظامی فیصلے لے سکیں گے اور مختلف ترقیاتی کاموں کو معمول کے مطابق آگے بڑھا سکیں گے۔ ان کے خط میں ذکر کیا گیا ہے کہ 5 اسمبلی انتخابات میں الیکشن کمیشن اور قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں نے مغربی بنگال سے 1400 کروڑ روپے سے زیادہ کی غیر قانونی نقدی، منشیات اور فتنہ انگیز مواد ضبط کیا ہے۔ جو کہ پانچ ریاستوں میں سب سے زیادہ ہے۔

شوبھندو پی اے قتل معاملہ: نامعلوم نمبروں سے کالیں آ رہی تھیں

کولکاتا ، 7/مئی: (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال کے بی جے پی لیڈر شوبھندو ادھیکاری کے ایگزیکٹو اسسٹنٹ چندر ناتھ رتھ کو ان کی رہائش گاہ سے 200 میٹر کے فاصلے پر گولی مار کر ہلاک کرنے کے ایک دن بعد، ان کے کزن نے جمعرات کو دعویٰ کیا کہ وہ گزشتہ چند دنوں سے پریشان تھے کیونکہ انہیں نامعلوم نمبروں سے کالیں آ رہی تھیں۔ وہ کل گھر آیا تھا اور تین گھنٹے ٹھہرا تھا، پھر وہ کلکتہ روانہ ہوا، وہ بہت پریشان تھا، جب میں نے اس سے پوچھا کہ وہ کب واپس آئے گا، تو اس نے حلف برداری کی تقریب کے بعد کہا۔ اس نے کل مجھے بتایا کہ وہ پریشان ہے کیونکہ اسے پچھلے دو تین دنوں سے نامعلوم نمبروں سے بار بار کالیں آ رہی ہیں، اس نے وہ نمبر پولس کو دیے تھے۔ ادھیکاری کے قریبی ساتھی، جو وزیر اعلیٰ کے عہدے کے لیے سب سے آگے ہیں، رتھ کو اس وقت گولی مار دی گئی جب بدھ کی رات موٹر سائیکل پر سوار حملہ آوروں نے ان کی اسکارپیو ایس یو وی کو روک لیا۔ وہ ساتھی مسافر سیٹ پر تھا۔ جائے وقوعہ پر موجود ایک رہائشی سونتا سرکار نے بتایا کہ میں آوارہ کتوں کو کھانا کھلا رہا تھا کہ اچانک مجھے چیخیں سنائی دیں کہ گولیاں چلائی گئی ہیں۔ میں نے دوڑ کر دیکھا کہ ایک سفید رنگ کی SUV کو سلور کار نے روکا ہے، اس کار میں کوئی نہیں تھا، لیکن SUV میں ایک شخص رو رہا تھا اور دروازہ کھولنے سے ڈر رہا تھا۔ میں نے اس شخص سے دروازہ کھولنے کی تاکید کی، ہم نے دیکھا کہ ایک شخص سامنے والی سیٹ پر گرا ہوا تھا اور ہم نے دیکھا کہ ایک شخص پیچھے کی نشست پر گرا ہوا تھا اور ایک شخص کو سانس لیتا ہوا دیکھا۔ اسے اسپتال لے جایا جائے، بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ وہ شوبھندو ادھیکاری کا پی اے ہے۔ جمعرات کو، رتھ کی لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بارسات گورنمنٹ میڈیکل کالج اور اسپتال لے جایا گیا۔ مرکزی فورسز کی بھاری تعیناتی کے درمیان بی جے پی کے کئی کارکن اسپتال میں جمع ہوئے۔ رتھ کے خاندان کے افراد اور بچپن کے دوست بھی پور بامدنا پور ضلع کے چندی پور سے پہنچے۔ رتھ کے بچپن کے دوست، دیب کمار جانا نے کہا کہ وہ ابھی تک صدمے میں ہے۔ ہم اسکول کے ساتھی تھے۔ جب انہوں نے فضائیہ سے رضاکارانہ ریٹائرمنٹ لے لی اور شوبھندو ادھیکاری کے ساتھ رہنے لگے، تو وہ مصروف ہو گئے۔ جب بھی انہیں وقت ملتا، وہ ہم سے بات کرتے۔ پڑوسیوں نے بتایا کہ انہوں نے محلے میں شاید ہی رتھ کو دیکھا ہو۔ ایک رہائشی، شمپا پاترا نے کہا کہ وہ ایک اپارٹمنٹ میں رہتے ہیں، اس لیے ہمارا ان کے ساتھ کوئی بات چیت نہیں ہوتی۔ شوٹنگ کے بعد، مجھے ایک فون آیا کہ اس علاقے میں شوٹنگ ہوئی ہے، بعد میں ایک اور شخص نے فون کیا، جس میں کہا گیا کہ یہ شوبھندو ادھیکاری کے پی اے ہیں جنہیں گولی مار دی گئی ہے۔ یہ علاقہ مدھم اور سنسان ہے، غروب آفتاب کے بعد جو کچھ ہوا وہ صدمے کا باعث ہے۔ ادھیکاری جمعرات کو مردہ خانے پہنچے اور قتل کی مذمت کی۔ اس کا جرم صرف یہ تھا کہ وہ میرا ایگزیکٹو اسسٹنٹ تھا، اور وہ میری ٹیم کا حصہ تھا۔ یہ منصوبہ بند قتل تھا۔ میں اب بھی اس صدمے سے دوچار ہوں کہ اگر وہ میرا معاون نہ ہوتا، اگر اس نے میرے لیے کام نہ کیا ہوتا، اگر اس نے اس الیکشن میں بھوانی پور یا نندی گرام میں کام نہ کیا ہوتا، تو اسے نشانہ نہیں بنایا جاتا۔ وہ ایک سرشار لڑکا اور سابق فضائیہ تھا۔ یہ ایک وحشیانہ قتل ہے۔ پولس تفتیش کر رہی ہے اور کچھ لوگوں کو حراست میں لے لیا ہے۔ سی آئی ڈی، فرانزک حکام، ایس آئی ٹی سبھی اس کیس پر کام کر رہے ہیں۔ بعد از دوپہر کو ادھیکاری رتھ کے آبائی مقام کے لیے روانہ ہوئے، جہاں ان کی آخری رسومات ادا کی جائیں گی۔ پولس ذرائع نے بتایا کہ جرم میں استعمال ہونے والی موٹر سائیکل کو ضبط کر لیا گیا ہے، انہوں نے مزید کہا کہ اسے ہوائی اڈے کے علاقے میں کچرے کے ڈھیر میں پھینک دیا گیا تھا۔ موٹر سائیکل کو اب مدھیم گرام پولس اسٹیشن میں رکھا گیا ہے۔

☆☆☆

ایس آئی آر معاملہ: 1777 ناموں کا تصفیہ کرنے کے بعد سابق چیف جسٹس کا ٹریبونل سے استعفیٰ

کولکاتا،7/مئی: (عوامی نیوز سروس) کلکتہ ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس ٹی ایس سیوا گنم نے ٹریبونل کے کام سے استعفیٰ دے دیا۔ سپریم کورٹ کے حکم پر ٹریبونل ایس آئی آر سے رہ جانے والے ناموں کا تصفیہ کر رہا ہے۔ کل 19 ٹریبونلز بنائے گئے ہیں جن کی سربراہی سابق ججز یا سابق چیف جسٹسز کر رہے ہیں۔ شیوگنم ٹریبونل میں سے ایک کے سربراہ تھے۔ اس بار انہوں نے استعفیٰ دے دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ سابق چیف جسٹس ذاتی وجوہات بتا کر ٹریبونل سے چلے گئے۔ انہوں نے اپنا استعفیٰ کلکتہ ہائی کورٹ کو بھیج دیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ فیصلہ خاندانی مسائل کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ انہوں نے 5 اپریل سے 27 اپریل تک ٹریبونل کے لیے کام کیا۔ انہوں نے کل 1777 ووٹرز کو آباد کیا۔ سپریم کورٹ کے حکم پر ہائی کورٹ کے اس سابق چیف جسٹس نے کچھ ایسے نام بھی طے کیے جو الگ سے طے کیے جانے تھے۔ اس وقت ٹریبونل کا کام جاری ہے تاہم ووٹنگ کے بعد طے پانے والے نئے ناموں کی تعداد ظاہر نہیں کی گئی۔ سپریم کورٹ نے یہ حکم 10 مارچ کو دیا۔ 20 مارچ کو ٹریبونل تشکیل دیا گیا۔ کمیشن نے نوٹیفکیشن جاری کیا۔ یہ ٹریبونل کلکتہ ہائی کورٹ کے 19 ریٹائرڈ ججوں اور مجسٹریٹس کے ساتھ تشکیل دیا گیا تھا۔ ٹریبونل کولکاتا کے جوکا میں واقع پنڈت دین دیال اپادھیائے انسٹی ٹیوٹ میں منعقد ہو رہا ہے۔ درخواستیں ٹریبونل میں آن لائن یا آف لائن جمع کرائی جا سکتی ہیں۔

☆☆☆

میٹرو لائن پر درخت گرنے سے مہانائک اتم کمار-نیتاجی اسٹیشن کے درمیان سروس متاثر

کولکاتا ، 7/مئی: (عوامی نیوز سروس) مہانائک اتم کمار اور نیتاجی میٹرو اسٹیشنوں کے درمیان ڈاؤن لائن پر ایک درخت گر گیا۔ جس کی وجہ سے ڈاؤن لائن پر میٹرو سروس بند کر دی گئی۔ میٹرو حکام نے بتایا کہ بجلی کی فراہمی بند کرنے کے بعد درخت کو ہٹانے کا کام شروع کیا گیا۔ جس کی وجہ سے میٹرو کو ٹوٹے ہوئے راستے پر چلانا پڑا۔ میٹرو خدمات مہانائک اتم کمار اور دکھنیشور کے درمیان دستیاب تھیں۔ ڈیڑھ گھنٹے بعد سروس معمول پر آ گئی۔ واضح ہو کہ شہر میں گزشتہ چند دنوں سے وقفے وقفے سے بارش ہو رہی ہے۔ کبھی تیز ہوائیں چلتی ہیں۔ جس کی وجہ سے اڈے کی نرم مٹی منتقل ہو گئی اور جمعرات کی دوپہر میٹرو لائن پر ایک درخت گر گیا۔ جس کی وجہ سے میٹرو سروس متاثر ہوئی۔ تاہم میٹرو حکام کا کہنا تھا کہ جب درخت لائن پر گرا تو اس جگہ لائن پر میٹرو ریک نہیں تھی۔ میٹرو ریل کے چیف پبلک ریلیشن آفیسر ایس ایس کنن نے کہا کہ ان کے عملے نے تیزی سے درخت کو ہٹانے کا کام شروع کر دیا۔ جس کی وجہ سے اس لائن کو بجلی کی سپلائی منقطع کرنی پڑی۔ انہوں نے کہا کہ جمعرات کی دوپہر 2 بجکر 37 پر طوفان کی وجہ سے ایک درخت لائن پر گر گیا تھا۔ ہم نے اسے جلدی سے ہٹانے کا کام شروع کر دیا ہے۔ فی الحال، مہانائک اتم کمار اور دکھنیشور کے درمیان سروس دستیاب ہے۔ چند منٹوں میں سروس معمول پر آ جائے گی۔ بعد ازاں میٹرو حکام نے بتایا کہ سروس سہ پہر 3 بجکر 53 منٹ پر دوبارہ شروع کی گئی۔

ٹاٹا معاوضہ کیس: ہائی کورٹ کا ٹریبونل کے حکم پر روک لگانے کا حکم

کولکاتا ،7/مئی: (عوامی نیوز سروس) ٹریبونل نے سینگور میں زمین کی واپسی سے متعلق کیس میں ٹاٹا کو 766 کروڑ روپے واپس کرنے کا حکم دیا۔ کلکتہ ہائی کورٹ نے اس حکم پر روک لگا دی ہے۔ یہ حکم اگلے 8 ہفتوں کے لیے دیا گیا ہے۔ تاہم عدالت نے حکم دیا ہے کہ انہیں ریاستی حکومت کو بینک گارنٹی جمع کرانی ہوگی۔ اس کے بعد رقم کی واپسی پر حتمی فیصلہ لیا جائے گا، جسٹس انیرودھ رائے کی سنگل بنچ نے سماعت میں کہا۔ نتیجتاً سب کی توجہ اس طرف ہے کہ آنے والے دنوں میں اس کیس کا رخ کس طرف جاتا ہے۔ واضح ہو کہ ایک عرصے سے ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں مقدمات چل رہے ہیں۔ اس دوران ٹریبونل نے ٹاٹا گروپ کو سینگور میں فیکٹری نہ ہونے کی وجہ سے 765 کروڑ 78 لاکھ روپے کا معاوضہ ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ حکم 30 اکتوبر 2023 کو دیا گیا تھا۔ جہاں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ ٹریبونل نے متفقہ طور پر ٹاٹا موٹرز کو 765.78 کروڑ روپے ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ تاہم یہ بھی کہا گیا کہ مکمل معاوضہ ملنے تک 11 فیصد کی شرح سے سود ادا کرنا ہوگا۔ اس کے بعد ٹاٹا کی طرف سے ایک بیان جاری کیا گیا۔ جس میں کہا گیا تھا کہ کیس نمٹا دیا گیا ہے۔ حالانکہ ممتا بنرجی کی حکومت نے کلکتہ ہائی کورٹ سے رجوع کیا اور الزام لگایا کہ ٹریبونل کا حکم جانبدارانہ ہے۔ یہ مقدمہ 2023 میں دائر کیا گیا تھا۔ حالانکہ ہائی کورٹ نے اس کیس کو خارج کر دیا تھا۔ اس کے بعد ریاستی حکومت نے دوبارہ سپریم کورٹ سے رجوع کیا۔ وہاں بھی حکومت کو دھچکا لگا۔ کیس کو خارج کر کے دوبارہ سماعت کے لیے ہائی کورٹ بھیج دیا گیا۔ انیرودھ رائے کی سنگل بنچ میں طویل عرصے تک اس کیس کی سماعت ہوئی۔ تاہم سماعت اس سے قبل ہی ختم ہو گئی تھی۔ اس دوران ریاست میں تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ بی جے پی اکثریت سے زیادہ سیٹیں جیت کر حکومت بنانے جا رہی ہے۔ اس دوران کلکتہ ہائی کورٹ نے اس وقت کی حکومت کی طرف سے دائر کیس میں ٹریبونل کے حکم پر 8 ہفتوں کے لیے روک لگانے کا حکم دیا ہے۔ یہ بتانا ضروری ہے کہ بائیں بازو کے دور حکومت میں اس وقت کے وزیر اعلیٰ بدھا دیب بھٹا چاریہ نے سینگور میں ٹاٹا کو زمین دی تھی۔ کارسازی کے لیے 1000 ایکڑ زمین دی گئی۔ لیکن اس وقت کی اپوزیشن لیڈر ممتا بنرجی کی طویل ایجی ٹیشن کی وجہ سے یہ پروجیکٹ دن کی روشنی نہیں دیکھ سکا۔ لیکن زمین کی واپسی کے لیے بھاری معاوضے کا مطالبہ کرتے ہوئے ریاستی حکومت کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا۔

ہاگ مارکیٹ میں بلڈوزر اور مجسمہ توڑ پھوڑ کیس کی ہائیکورٹ میں جمعہ کو سماعت متوقع

کولکاتا ، 7/مئی: (عوامی نیوز سروس) ریاستی اسمبلی انتخابات (مغربی بنگال کے انتخابی نتائج 2026) میں بھگوا کی زبردست جیت کے بعد، آدھی رات کو خاص کولکاتا کے نیو مارکیٹ یا ہاگ مارکیٹ کے علاقے میں بلڈوزر چلایا گیا۔ مبینہ طور پر شر پسندوں کے ایک گروپ نے دیر رات ایک بڑے بلڈوزر سے علاقے پر حملہ کیا۔ دکانیں اور ترنمول کانگریس کے ایک مقامی پارٹی دفتر کو یکے بعد دیگرے منہدم کیا گیا۔ اس واقعے کی خبر اب کلکتہ ہائی کورٹ تک پہنچ گئی ہے۔ مدعیان نے ہاگ مارکیٹ میں توڑ پھوڑ اور ریاست کے مختلف حصوں میں مجسموں کو توڑنے کا الزام لگاتے ہوئے عدالت سے رجوع کیا ہے۔ یہ سنسنی خیز معاملہ کلکتہ ہائی کورٹ کے جسٹس اریجیت بنرجی کی ڈویژن بنچ میں دائر کیا گیا ہے۔ درخواست گزار کی استدعا ہے کہ عدالت پولس کو فوری طور پر ریاست کے مختلف حصوں میں دکانوں اور عام لوگوں کی مورتیوں کو توڑنے کے واقعات کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا حکم دے۔ درخواست بھی دائر کی گئی ہے تاکہ اس ساری صورتحال کی تحقیقات عدالت کی نگرانی میں کی جا سکے۔ عدالت نے مقدمہ درج کرنے کی اجازت دے دی۔ معلوم ہوا ہے کہ کیس کی سماعت کل یعنی 8 مئی کو ہونے کا امکان ہے۔ واضح ہو کہ بدھ کی رات ہونے والے واقعے کی تفصیلات بتاتے ہوئے ہاگ مارکیٹ کے تاجر خوفزدہ ہیں۔ عینی شاہدین کا دعویٰ ہے کہ آدھی رات کو جب شہر کے لوگ سو رہے تھے کہ اچانک انجن کی تیز آواز سے نیو مارکیٹ کا علاقہ لرز اٹھا۔ دیکھا گیا کہ لوگوں کا ایک گروپ ایک بہت بڑا بلڈوزر لے کر ہنگامہ کر رہا ہے۔ حالانکہ اطلاع ملتے ہی تھانہ نیو مارکیٹ کی بھاری نفری موقع پر پہنچ گئی لیکن اس وقت تک کسی کو گرفتار کرنا ممکن نہیں تھا۔ سیاسی حلقوں کے مطابق ریاست میں اقتدار کی تبدیلی کے بعد شہر کے مختلف علاقوں میں ترنمول یونین دفاتر اور پارٹی دفاتر پر حملے ہوئے ہیں۔ تاہم کولکاتا میں بلڈوزر کا استعمال کرتے ہوئے اس طرح کے حملے عام نہیں ہیں۔ اگرچہ ترنمول نے براہ راست بی جے پی پر الزام کی انگلی اٹھائی، لیکن زعفرانی کیمپ نے اس دعوے کی تردید کی ہے۔ بی جے پی کا جوابی دعویٰ ہے کہ اس واقعہ کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے، بلکہ یہ ترنمول کے اندر دھڑے بندی کا نتیجہ ہے۔ آدھی رات کو ہونے والے حملے سے نیو مارکیٹ علاقے کے تاجروں میں شدید خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔ بہت سے لوگ اس پر حیرت زدہ ہیں۔ ہیریٹیج مارکیٹ میں بے نظیر حملے میں انتظامیہ کے کردار پر بھی سوال اٹھا رہے ہیں، جہاں سال بھر ملکی اور غیر ملکی سیاح آتے رہتے ہیں۔

بریگیڈ پریڈ گراؤنڈ میں نومنتخب بی جے پی حکومت کی تقریب حلف برداری کی تیاریاں۔

حلف برداری کے دن گرج چمک کے ساتھ طوفان کی پیش گوئی

کولکاتا،7/مئی: (عوامی نیوز سروس) کولکاتا میں 24 گھنٹوں میں 13 ملی میٹر سے زیادہ بارش ریکارڈ کی گئی ہے کیونکہ آئی ایم ڈی نے بنگال کے کچھ حصوں میں مزید گرج چمک اور ہلکی بارش کی پیش گوئی کی ہے۔ واضح ہو کہ جمعرات کو بنگال کے کئی حصوں میں بارش اور گرج چمک کے ساتھ بارش ہوئی، ہندوستان کے محکمہ موسمیات (IMD) نے بی جے پی حکومت کی حلف برداری کی تقریب کے دن گرج چمک کے ساتھ طوفانی موسم کی پیش گوئی کی ہے۔ 7 مئی کو جاری کردہ ایک خصوصی بلیٹن میں، ریجنل میٹرولوجیکل سینٹر کولکاتا نے کہا کہ ہوا کے موافق پیٹرن اور خلیج بنگال سے آنے والی نمی کی وجہ سے اگلے چند دنوں میں مغربی بنگال کے اضلاع میں گرج چمک کے ساتھ طوفان کی سرگرمیاں برقرار رہنے کا امکان ہے۔ کولکاتا کے لیے آئی ایم ڈی کی مقامی پیشن گوئی کے مطابق، شہر میں اگلے 24 گھنٹوں کے دوران گرج چمک کے ساتھ عام طور پر ابر آلود آسمان اور ہلکی سے درمیانی بارش ہونے کی توقع ہے۔ زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم درجہ حرارت بالترتیب 31 ڈگری سیلسیس اور 24 ڈگری سیلسیس کے آس پاس رہنے کا امکان ہے۔ خیال رہے کہ کولکاتا میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 33.7C ریکارڈ کیا گیا، جو معمول سے تقریباً 2 ڈگری کم ہے، جب کہ کم سے کم درجہ حرارت 25?C پر طے ہوا۔ نمی کی سطح بلند رہی، زیادہ سے زیادہ رشتہ دار نمی 95 فیصد تک پہنچ گئی۔ شہر میں 6 مئی کی صبح 11.30 بجے سے 7 مئی کی صبح 11.30 بجے کے درمیان 13.1 ملی میٹر بارش ہوئی، جبکہ بدھ کی صبح 8.30 بجے سے 12.3 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔ آئی ایم ڈی نے کہا کہ 8 مئی کو جنوبی بنگال کے کئی اضلاع میں ہلکی سے اعتدال پسند بارش اور گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے، بشمول پرولیا، بانکوڑہ، ہگلی اور بردوان، کچھ علاقوں میں 40–50 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے بجلی اور تیز ہوائیں چل رہی ہیں۔ اسی طرح کے حالات شمالی بنگال کے اضلاع میں بھی متوقع ہیں۔ 9 مئی کو، 60 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہواؤں اور گرج چمک کے ساتھ جنوبی بنگال کے کچھ حصوں میں، خاص طور پر بانکوڑہ، پرولیا اور مغربی بردوان اضلاع میں امکان ہے۔

تعطل کا شکار چنگڑی گھاٹہ میٹرو کا کام شروع ہونے کا امکان

کولکاتا ، 7/مئی: (عوامی نیوز سروس) طویل عرصے تک پھنسے رہنے کے بعد اب آخرکار چنگڑی گھاٹہ میٹرو کا کام شروع ہونے جا رہا ہے۔ وزیر ریلوے اشونی وشنو نے کہا کہ کولکاتا میں میٹرو کی توسیع میں حکومت کے ساتھ تال میل کا فقدان بنیادی رکاوٹ تھا۔ اورنج لائن پر کام 15 مئی سے شروع ہوگا تاکہ نیو گڑیا-ایئرپورٹ کوریڈور میں ایک اہم خلا کو پُر کیا جا سکے۔ لائن کو جوڑنے کا کام 5-18 مئی اور 22-24 مئی تک ٹریفک کو کنٹرول کرتے ہوئے چنگڑی گھاٹہ پر جاری رہے گا۔ پہلے اعلان کیا گیا تھا کہ بائی پاس پر ٹریفک کو کنٹرول کرنا ہوگا۔ تاہم پولس سے ٹریفک کنٹرول کرنے کی اجازت نہیں ملی۔ بائی پاس پر سارا سال گاڑیوں کا دباؤ رہتا ہے۔ اسی لیے کولکاتا پولس نے کہا کہ اس سڑک پر ٹریفک کو کنٹرول کرنا مشکل ہے۔ ذرائع کے مطابق کولکاتا میٹرو اور ریلوے حکام اب طویل تاخیر کے بعد چنگڑی گھاٹہ میٹرو پر کام دوبارہ شروع کرنے جا رہے ہیں۔ اورنج لائن پر کام 15 تاریخ سے شروع ہوگا۔ اگر یہ حصہ جڑ جاتا ہے تو نیو گڑیا-ایئرپورٹ کو جوڑنے میں مزید وقت نہیں لگے گا۔ اس کے علاوہ حکام پرپل لائن (جوکا-ایسپلانیڈ) کے بارے میں بھی پرامید ہیں۔ کام رک گیا تھا کیونکہ تاجر B.C میں جگہ خالی نہیں کرنا چاہتے تھے۔ ایسپلینیڈ کے قریب رائے مارکیٹ۔ اب اگر مسئلہ حل ہو جاتا ہے تو یہ لائن بہالہ کے لوگوں کے لیے بہت فائدہ مند ہوگا۔ واضح ہو کہ یہ کام مرکز اور ریاست کے درمیان کافی عرصے سے پھنسا ہوا تھا۔ عدالت میں کیس بھی چل رہا تھا۔ کولکاتا پولس نے 366 میٹر میٹرو لائن کو جوڑنے کے لیے ٹریفک کو کنٹرول کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ کولکاتا پولس نے مئی میں 2 ویک اینڈ پر ٹریفک کو کنٹرول کرنے پر اتفاق کیا۔ چنگڑی گھاٹہ میں میٹرو لائن کو جوڑنے کا کام اگلے ہفتے شروع ہونے والا ہے۔ چنگڑی گھاٹہ میں میٹرو کا کام 15 تاریخ سے شروع ہوگا۔ عہدیداروں کو امید ہے کہ مرکز اور ریاست میں ایک ہی پارٹی کے برسر اقتدار آنے کے بعد شہر میں میٹرو اور ریل پروجیکٹوں میں تیزی آ سکتی ہے۔

ایم او آر ٹی ایچ کی گاڑیوں کی حفاظت، اخراج کے اصولوں کا جائزہ لینے کیلئے کولکاتا میں میٹنگ

کولکاتا،7/مئی: (عوامی نیوز سروس) ایم او آر ٹی ایچ نے گاڑیوں کی حفاظت، اخراج کے اصولوں کا جائزہ لینے کے لیے کولکتہ میں میٹنگ کی۔ سڑک نقل و حمل اور شاہراہوں کی وزارت (MoRTH) نے جمعرات کو اپنی 66 ویں مرکزی موٹر وہیکل رولز، ٹیکنیکل اسٹینڈنگ کمیٹی (TSC-CMVR) کی میٹنگ جو گاڑیوں کی حفاظت پر مرکوز تھی اور 70 ویں اسٹینڈنگ کمیٹی برائے اخراج (SCOE) کی میٹنگ کولکاتا، مغربی بنگال میں کی۔ سوسائٹی آف انڈین مینوفیکچرر (SIAM) کی لنکڈ ان پوسٹ کے مطابق، میٹنگوں کی صدارت محمود احمد، ایڈیشنل سکریٹری MoRTH نے کی، اور اس میں 100 سے زیادہ موبلٹی انڈسٹری کے اسٹیک ہولڈرز کی شرکت دیکھی گئی۔ جس میں مرکزی اور ریاستی حکومت کے اداروں، آٹوموبائل مینوفیکچررز، سپلائرز، جانچ ایجنسیوں، این جی اوز اور ایک کیڈمک اداروں کے نمائندے شامل تھے۔ وزارت کے مطابق، بات چیت کا مقصد اہم ریگولیٹری، حفاظت اور اخراج سے متعلق ترجیحات کو حل کرنا تھا جن سے ہندوستان کے نقل و حرکت کے ماحولیاتی نظام کے اگلے مرحلے پر اثر انداز ہونے کی امید ہے۔ MoRTH نے کہا کہ مشاورت باہمی پالیسی سازی کو مضبوط بنانے کے لیے جاری کوششوں کا حصہ ہے جبکہ محفوظ، پائیدار اور تکنیکی طور پر جدید نقل و حمل کے لیے ہندوستان کے وسیع وژن کی حمایت کرتے ہوئے ملک کے طویل مدتی ترقی کے روڈ میپ کے ساتھ مل کر وِکست بھارت 2047 کا ہدف پورا کرنا ہے۔

بھاجپا کے زیر اثر دور میں ترنمول کولکاتا کارپوریشن کو برقرار رکھ پائے گی؟

کولکاتا،7/مئی: (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال اسمبلی انتخابات میں ترنمول کانگریس غالب ہے۔ لیکن کیا اس بار چھوٹا لال باڑی اپنا کنٹرول برقرار رکھ پائے گا؟ جس پر سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ بائیں بازو کے دور حکومت میں بھی ترنمول کانگریس نے کولکاتا کارپوریشن پر دو بار کنٹرول حاصل کیا۔ پہلی بار 2000 میں، دوسری بار 2010 میں۔ پھر 2011 میں۔ تب سے کولکاتا کارپوریشن ترنمول کے کنٹرول میں ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا بی جے پی کے زیر اثر دور میں ترنمول اپنا کنٹرول برقرار رکھ پائے گی؟۔ واضح ہو کہ کولکاتا کارپوریشن کی توسیع تین لوک سبھا حلقوں میں 16 اسمبلی سیٹوں پر ہے۔ کولکاتا کارپوریشن میں وارڈوں کی کل تعداد 144 ہے۔ فرہاد حکیم اس وقت کولکاتا کارپوریشنکے میئر ہیں۔ انہوں نے اس بھگوا طوفان کے باوجود کولکاتا پورٹ حلقہ سے اسمبلی انتخابات میں کامیابی حاصل کی۔ ان کی جیت کا مارجن 56080 ہے۔ اسمبلی نتائج کے مطابق کولکاتا کارپوریشنکی 144 سیٹوں میں سے ترنمول کو 101 سیٹوں کا نقصان ہوا ہے۔ ترنمول صرف 43 میں آگے ہے۔ کولکاتا کارپوریشن کے انتخابات دسمبر میں ہونے والے ہیں۔ واضح ہو کہ انتخابی نتائج کے اعلان کو ایک ہفتہ بھی نہیں گزرا ہے۔ اس دوران ترنمول کی سطح پر تبدیلیاں شروع ہو گئی ہیں۔ کولکاتا میں کئی آٹو یونین پہلے ہی زعفرانی کیمپ میں شامل ہو چکی ہیں۔ اس لیے ترنمول کو شک ہے کہ کولکاتا کارپوریشن دسمبر تک کیا کردار ادا کرے گی۔ بی جے پی حکومت 25 بیساکھ بروز سنیچر بریگیڈ پریڈ گراؤنڈ میں پہلی بار حلف لے گی۔ ترنمول کو خدشہ ہے کہ وہ اس کے بعد ہی ریاست کی بلدیات یا میونسپل کارپوریشنوں کے بارے میں کوئی فیصلہ لے سکتی ہے۔ ترنمول کے ایک طبقے کو خدشہ ہے کہ بی جے پی مقررہ وقت سے پہلے میونسپل یا میونسپل کارپوریشن کے انتخابات کو آگے بڑھا سکتی ہے۔ حالانکہ زعفرانی کیمپ نے ابھی تک اس بارے میں کچھ نہیں کہا ہے۔ 2011 کے بعد اپوزیشن نے بلدیاتی انتخابات پر سوال اٹھائے۔ کیونکہ اپوزیشن کے پاس ممتا بنرجی حکومت کے ووٹنگ کے عمل پر سوالات تھے۔ پولس کی حد سے زیادہ سرگرمی کے ساتھ ووٹنگ کروائی گئی۔ اپوزیشن کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ بعض مقامات پر مقررہ وقت پر ووٹنگ نہیں ہوئی۔ اس صورتحال میں ترنمول کے ایک طبقے کا یہ بھی ماننا ہے کہ ترنمول کے لیے کولکاتا کارپوریشن پر قائم رہنا مشکل ہو جائے گا، چاہے ووٹ مقررہ وقت پر ہو یا مقررہ وقت سے پہلے۔ ترنمول کے ایک طبقے کو خدشہ ہے کہ ترنمول اقلیتی علاقوں جیسے قصبہ، تلجلا، توپسیا، خضر پور، مومن پور، راجا بازار، بالی گنج میں اپنا اثر و رسوخ بڑھا سکتی ہے۔ یہ کہیں اور سر نہیں اٹھا سکے گی۔

روزنامہ عوامی نیوز
کولکاتا جمعہ ۸؍مئی ۲۰۲۶ء

ضلع ندیا کا بی جے پی ایم ایل اے نے ایک نئی مثال قائم کی

بنگال میں الیکشن کے بعد جب نتائج سامنے آتے ہیں تو نتیجہ جس پارٹی کی بھی حمایت میں نکلتا ہے تو اس پارٹی کے حامی حریف پارٹی پر حملہ شروع کردیتے ہیں اور ان کی پارٹی آفس میں توڑ پھوڑ کے بعد یا تو آگ لگا دیتے ہیں یا اس پرزور زبردستی پولس کا مدد سے قبضہ کرلیتے ہیں اور پولیس والے حکمراں پارٹی کے کونسلر، ایم ایل اے یا ایم پی کے دھونس دھڑے میں آکر ساتھ دیدیتے ہیں اور یہ کہاں تک صحیح اور کہاں تک غلط ہے، اس بابت تو کچھ بھی کہا نہیں پاسکتا، لیکن ابھی 4 مئی کو اسمبلی الیکشن کا جو نتیجہ نکلا اس میں بی جے پی نے زبردست کامیابی حاصل کرکے ٹی ایم سی کے 15 سالہ دور حکومت کا خاتمہ کردیا۔ اور الیکشن کا نتیجہ سامنے آتے ہی چند مضافاتی علاقوں سے ایسی خبریں آنے لگیں کہ کامیاب ہونے والی پارٹی کے حامیوں نے مفتوح پارٹی کے پارٹی آفس میں توڑ پھوڑ کی۔ انکے ساتھ زبردستی ہوئی اُسے اپنے قبضے میں کرلیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس پارٹی آفس میں فاتح پارٹی کی مخصوص رنگ آمیزیش کردی اور کل تک جس پارٹی آفس میں مغلوب ہونے والی پارٹی کے لڑکے بیٹھے تھے اب ان سبھوں کو ڈرا دھمکا کر مار پیٹ کر بھگا دیا گیا اور اس قسم کا واقعہ کی مضافاتی علاقوں میں پیش آیا، اور یہ سب جو ہوا اُسے کسی حد ایک صحیح یا غلط یا ناجائز کہیں گے یہ کہنا اس لئے مشکل ہے کہ وہی مفتوح پارٹی جب اقتدار میں آئی نیا تو اس نے بھی وہی کچھ کیا تھا جو اس وقت موجودہ فاتح پارٹی کے حامیوں نے کیا۔ لہذا اسے کیا کہیں گے کہ... کہ کیا خوب سودا نقد ہے۔ لیکن اس وقت ایک اچھی مثال دیکھنے میں آئی جب ندیا ضلع کے جہاں سے بی جے پی امیدوار شروتی شیکھر تو سوامی نے کامیابی حاصل کی بنیں اور ممبر اسمبلی ہے انہوں نے بہت ہی اچھی بات کی اور اپنی پارٹی کے لوگوں سے اپیل کی کہ انہوں نے جتنے میں ترنمول آفس میں قبضہ کیا ہے اسے فی الفور واپس کیا جائے۔ پرتاب نگر میں اپنی رہائش گاہ پر منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں پرزور لہجے میں کہا کہ زور زبردستی سے ترنمول کانگریس کے پارٹی آفس پر قبضہ کرنا نظر انداز نہیں کیا جائے گا لہذا پارٹی کے ممبروں سے وہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنی ان حرکتوں سے اجتناب کریں اور ترنمول کے جیتنے بھی پارٹی افس پر قبضہ کیا ہے انہیں فی الفور واپس کیا جائے کیونکہ ان کا یہ عمل بالکل نا قابل قبول ہے۔ انہوں نے کہا کہ کوئی بھی کسی غیر قانونی عمل میں ملوث پایا گیا تو اس کے خلاف سخت قانونی کاروائی کی جائے گی جس میں بی جے پی رہ کر بھی شامل ہیں اگر انہوں نے کوئی غیر قانونی حرکت کی تو اسے بھی جوابدہ ہونا پڑے گا۔ جہاں تک امن وقانونی کی بات کریں تو انکے ہر حال میں برقرار رکھنا ہے۔ کسی کو بھی اس کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ قانون کو اپنے ہاتھوں میں لے۔ محترمہ شروتی شیکھر گوسوامی نے مزید کہا کہ ندیا ضلع میں ٹی ایم سی کے پارٹی آفس میں آتشزنی اور توڑ پھوڑ کے ساتھ زبردستی قبضہ کرلینے کے واقعات سامنے آئے ہیں جب سوموار 4 مئی کو الیکشن کے نتائج سامنے آئے تھے محترمہ شروتی شیکھر گوسوامی نے کہا کہ پولس والوں سے کہہ دیا گیا ہے کہ وہ غیر قانونی حرکت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کریں بھلے ہیں وہ بی جے پی سے تعلق کیوں نہ رکھتا ہو۔ ایک طرف یہ معاملہ ہے اور دوسری طرف کھڑگپور سے موصولہ خبروں کے بموجب ترغول کاری آنسوں کو یا تو توڑ پھوڑ دیا گیا، آگ لگادی گئی یا ان پر زبردستی قبضہ کرلیا گیا۔ بی جے پی کے ورکروں نے نہ صرف ترنمول کے پارٹی آفسوں پر قبضہ کرلیا گیا بلکہ ان پر گیروارنگ آمیزیشن بھی کر دی گئی اور پارٹی آفس کے چھت پر بی جے پی کا پرچم لہرا دیا گیا۔ جس کی وجہ سے پورے کھڑگپور میں ایریا میں سیاسی کشیدگی حد سے زیادہ بڑھ چلی ہے۔ اگر چہ ترنمول کے درکرس جو اس وقت پارٹی آفس چھوڑ کر فرار ہوچکے ہیں ان میں سے کسی نے بھی پولس میں رپورٹ درج نہیں کرائی ہے کیونکہ انہیں احساس ہو چلا ہے کہ پولس جو ہمیشہ حکمراں جماعت کے ریموٹ کنٹرول سے چلتی ہے اس وقت ان کی شکایت بھی سنی ان سنی کردی جائیگی اس وقت وہ سبھی بی جے پی کی منتمانہ کارروائی سے بچنے کے لئے یا تو علاقہ چھوڑ چلے ہیں یا روپوش ہوچکے ہیں لیکن ان سب کا نتیجہ کیا نکلے گا؟ (خ الف ف)

جب طاقت شور مچاتی ہے، تو تہذیب شائستگی اختیار کرلیتی ہے

ترتیب: عبدالعزیز

جس لمحے ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کے حوالے سے ایک ''تہذیب'' کو نیست ونابود کرنے کی دھمکی دی، اس نے محض جغرافیائی سیاسی جارحیت کا اشارہ نہیں دیا بلکہ ایک گہرے متنازع فکری سلسلہ کو دوبارہ زندہ کردیا۔ تہذیب، جس پر طویل عرصے سے مختلف علوم میں بحث، تنقید اور تحقیق ہوتی رہی ہے، اب ایک تجریدی آئیڈیل کے طور پر نہیں بلکہ ایک بیانیے کے ہتھیار کے طور پر منظر عام پر آئی ہے، جسے غور وفکر کے بجائے تصادم کے لیے آگے بڑھایا گیا ہے۔ اس تناظر میں، یہ اصطلاح کسی تاریخی عمل یا اخلاقی نصب العین کی وضاحت کے بجائے تفریق کا ایک ذریعہ بن گئی: ایک ایسی لکیر جو ان لوگوں کے درمیان کھینچی گئی ہے جو نظم وضبط کے علمبردار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور وہ جنہیں وجودی دشمن قرار دیا گیا ہے۔ عالمی بحث میں تہذیب کا تصور آخری بار سیموئیل پی ہنگٹن کے اشتعال انگیز تھیس ''تہذیبوں کا تصادم'' (The Clash of Civilizations) کے ساتھ بڑی شدت سے داخل ہوا تھا۔ ہنگٹن نے بڑے زور شور سے یہ دلیل دی تھی کہ مستقبل کے تنازعات نظریاتی یا معاشی نہیں بلکہ تہذیبی ہوں گے، جن کی جڑیں ان ثقافتی اور مذہبی شناختوں میں ہوں گی جنہیں نہ تو آسانی سے مفاہمت کی راہ پر لایا جاسکتا ہے اور نہ ہی ختم کیا جا سکتا ہے۔ برسوں تک اس کے نظریے کو متنازع، یہاں تک کہ تخفیف پسندانہ اور ایک پیچیدہ دنیا کی حد سے زیادہ سادہ عمومی تصویر قرار دیا گیا۔ تاہم، ٹرمپ کی بیان بازی اور طرزِ عمل کے ساتھ، جو کبھی ایک نظریاتی اشتعال انگیزی تھی، وہ اب تاریخی حقیقت کی شکل اختیار کرتی دکھائی دیتی ہے۔ یہ ''تصادم'' اب ایک تشریحی فریم ورک کے بجائے ایک حقیقت بن کر ابھرتا ہوا اسکرپٹ معلوم ہوتا ہے۔

یہ حقیقت کہ ٹرمپ کی دھمکیاں صرف فوجی بیان بازی تک محدود نہیں رہیں، اس تبدیلی کو مزید گہرا کردیتی ہے۔ معاشی آلات، خاص طور پر ٹیرف (Tariffs) کا استعمال اس تصادم کی منطق کو عالمی منڈی تک پھیلا دیتا ہے۔ تجارت، جسے روایتی طور پر باہمی انحصار کے فریم ورک میں دیکھا جاتا تھا، اب ایک میدانِ جنگ میں بدل چکی ہے۔ ٹیرف جبر کا ذریعہ بن گئے، جو یہ پیغام دیتے ہیں کہ معاشی لین دین بھی غلبہ حاصل کرنے کی خواہش کے تابع ہوگا۔ اس وسیع تناظر میں، تہذیب کے لیے خطرہ دو سطحوں پر کام کرتا ہے: ایک طرف فوجی تباہی اور دوسری طرف معاشی گلا گھونٹنا۔ دونوں ایک ہی پیغام دیتے ہیں، کہ طاقت کو مذاکرات کی ضرورت نہیں، وہ مجبور کرسکتی ہے۔ یہاں جو بات سب سے زیادہ نمایاں ہے وہ صرف دھمکی نہیں بلکہ اس میں چھپا ہوا مضمر دعویٰ ہے: یہ کہ ایک تہذیب دوسری تہذیب کو فوجی، معاشی اور علامتی طور پر ختم کرنے کا اختیار اور صلاحیت رکھتی ہے۔ یہ محض طاقت کا اظہار نہیں ہے بلکہ یہ ایک ''درجہ بندی'' (Hierarchy) کا اعلان ہے، ایک ایسے عالمی نظام کی دوبارہ تشکیل ہے جس میں تہذیبیں بقائے باہمی کے ساتھ رہنے والے ادارے نہیں بلکہ درجوں میں بٹی ہوئی اکائیاں ہیں، جن میں سے کچھ کو ''قابلِ فراموش'' سمجھا جاتا ہے۔ یہ صورتحال ایک سنجیدہ سوال کی دعوت دیتی ہے، وہ کون سی تہذیب ہے جو اس لہجے میں بات کرتی ہے؟ اگر تہذیب کو اس کی

فکری روایت میں ضبط، شائستگی اور لڑائی کو اداروں اور اصولوں میں ڈھالنے سے منسوب کیا گیا ہے، تو کھلے عام دھمکیوں کا سہارا لینا، خواہ وہ بموں کے ذریعے ہو یا ٹیرف کے ذریعے، ترقی کے ایک مختلف مرحلے کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ اس پریشان کن خدشہ کو جنم دیتا ہے کہ جو خود کو عالمی تہذیب کے عروج کے طور پر پیش کر رہا ہے، وہ درحقیقت اپنی بنیادوں میں پڑنے والی دراڑوں کو ظاہر کر رہا ہے: ترغیب سے جبر کی طرف، اور جواز سے زبردستی کی طرف منتقلی۔ اس روشنی میں، تہذیب کا بیانیہ ایک طے شدہ زمرے کے بجائے دوبارہ تنازع کا مرکز بن گیا ہے، جو ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ کیا آج تہذیب کی زبان کسی اخلاقی کامیابی کی وضاحت کرتی ہے، یا یہ محض طاقت کے ننگے استعمال پر پردہ ڈالنے کا ایک طریقہ ہے؟

نوربرٹ الیاس سے لے کر مشیل فوکو تک کے اسکالرز نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ''تہذیب'' کی پہچان طاقت کی نمائش نہیں بلکہ اس کا اندرونی نظام میں رچ بس جانا ہے۔ الیاس نے اپنی کتاب (The Civilizing Process) میں دلیل دی کہ ترقی یافتہ معاشرے بتدریج جبر کو چھپا لیتے ہیں اور نظم وضبط کو سماجی آداب اور اداروں کا حصہ بنا دیتے ہیں۔ ایسے حالات میں طاقت غیر مرئی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح فوکو کا تادیبی طاقت کا تصور بتاتا ہے کہ کنٹرول کے پختہ نظام کھلے تشدد کے بجائے نگرانی اور از خود ضابطہ بندی کے ذریعے کام کرتے ہیں۔ اس نظریاتی پس منظر میں، ''ننگی طاقت'' کا مظاہرہ، فوجی دھمکیاں اور جبری اقدامات کا تسلسل، تہذیبی پختگی کے بجائے بے چینی اور کمزوری کی علامت نظر آتا ہے۔ ایک ایسی تہذیب جسے اپنے جواز پر یقین ہو، اسے شاذ ونادر ہی اپنے غلبے کا اتنے واضح طور پر اعلان کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ ٹرمپ کے بیان سے شروع ہونے والی یہ بحث محض ایک جغرافیائی سیاسی لمحے کے بارے میں نہیں ہے۔ یہ طاقت کی بدلتی ہوئی نوعیت، تہذیبوں کی زندگی کے دائرے، اور اس پریشان کن امکان کے بارے میں ہے کہ جو عالمی نظام کے عروج وزوال کے طور پر نظر آتا ہے، جو درحقیقت دباؤ اور زوال کے مرحلے میں داخل ہو رہا ہے۔ اس تناؤ کی وضاحت اس وقت ہوتی ہے جب ہم اس کا موازنہ برطانیہ جیسی سابقہ استعماری طاقتوں سے کرتے ہیں۔ اگرچہ برطانوی سامراج بلاشبہ پرتشدد اور استحصالی تھا، لیکن اس نے اکثر اپنی توسیع کو انتظامیہ، تجارت اور ''تہذیبی مشن'' کی زبان میں چھپائے رکھا۔ جبر کو قانونی اور ادارہ جاتی فریم ورک کے اندر چھپا دیا گیا تھا۔ سامراجی دونوں ہی تھے۔ دراصل یہ

فرق اخلاقی نہیں بلکہ اسلوب اور ساخت کا ہے۔ ایک تماشے پر بھروسا کرتا ہے، دوسرا لطافت اور باریکی پر۔

یہاں آرنلڈ جے ٹوائن بی کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ (War and Civilization) میں ٹوائن بی دلیل دیتا ہے کہ تہذیبیں اپنی جنگی صلاحیت سے قائم نہیں رہتیں بلکہ اکثر اسی کی وجہ سے خطرے میں پڑ جاتی ہیں۔ اس کے تجزیے کے مطابق جنگ تہذیبی زوال کی علامت بھی ہے اور اس کا سبب بھی۔ یہ چیلنجوں کا تخلیقی جواب دینے میں ناکامی کی عکاسی کرتی ہے۔ تہذیبیں اس وقت پنپتی ہیں جب وہ بحرانوں کا مقابلہ جدت سے کرتی ہیں؛ وہ اس وقت زوال پذیر ہوتی ہیں جب وہ طاقت کا سہارا لیتی ہیں۔ ٹوائن بی کی بصیرت ایک ایسی ریاست کی جدید حالت سے میل کھاتی ہے جو سیکڑوں غیر ملکی فوجی اڈے برقرار رکھے ہوئے ہے۔ دنیا بھر میں تقریباً 750 سے زائد اڈوں کی موجودگی محض طاقت نہیں، بلکہ طاقت کے اظہار پر ایک ساختی انحصار کو ظاہر کرتی ہے۔ یہاں پال کینیڈی کا تھیسس ''عظیم طاقتوں کا عروج وزوال'' (The Rise and Fall of the Great Powers) کلیدی اہمیت اختیار کر جاتا ہے۔ کینیڈی ''علاقائی پھیلاؤ کے حد سے تجاوز'' کا تصور پیش کرتا ہے۔ وہ نقطہ جہاں ایک عظیم طاقت کے عالمی وعدے اس کی معاشی اور انتظامی صلاحیت سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ وہ دلیل دیتا ہے کہ سلطنتیں صرف بیرونی دشمنوں کی وجہ سے تباہ نہیں ہوتیں، بلکہ اس لیے بھی کہ غلبہ برقرار رکھنے کا بوجھ ناقابلِ برداشت ہو جاتا ہے۔

یہ پھیلاؤ نہ صرف مادی ہے بلکہ ذہنی بھی ہے۔ یہ اس بات کا تعین کرتا ہے کہ ایک قوم خطرات کو کیسے دیکھتی ہے، اکثر انہیں بڑھا چڑھا کر پیش کرتی ہے اور ایک خودکار چکر میں مزید توسیع کا جواز فراہم کرتی ہے۔ فوجی اڈے اور مداخلتیں اب ضرورت کے بجائے ایک کمزور ہوتے ہوئے عالمی نظام کو بچانے کا ذریعہ بن کر رہ جاتی ہیں۔ تاہم صرف فوجی اور جغرافیائی سیاسی تجزیہ کافی نہیں ہے۔ اہم سوال ایسی تہذیب کی صحت کے بارے میں ہے۔ یہاں ڈیرون ایسموگلو اور جیمز اے رابنسن اپنی کتاب (Why Nations Fail) میں ایک تکمیلی نقطہ نظر پیش کرتے ہیں۔ وہ دلیل دیتے ہیں کہ قوموں کی کامیابی یا ناکامی ان کے اداروں کی نوعیت پر منحصر ہوتی ہیکہ آیا وہ (ہمہ گیر، سب کو ساتھ لے کر چلنے والے) (Inclusive) ہیں یا (استحصالی) (Extractive)۔ شمولیاتی ادارے طاقت کو وسیع پیمانے پر تقسیم کرتے ہیں، جبکہ استحصالی ادارے طاقت اور دولت کو چند ہاتھوں میں مرکوز کردیتے ہیں۔

ایک ایسی تہذیب جو تیزی سے بیرونی جبر پر انحصار کرتی ہے، وہ بیک وقت اندرونی استحصال، معاشی عدم مساوات، سیاسی پولرائزیشن اور جمہوری اقدار میں کمی کا شکار ہوسکتی ہے۔ ایسی صورت حال میں، بیرونی جارحیت اندرونی عدم استحکام کو چھپانے کا ایک ذریعہ بن سکتی ہے۔ تہذیبی برتری کی بیان بازی دراصل ایک نازک حقیقت کو چھپانے کا لبادہ ہوتی ہے۔ ان نظریاتی زاویوں سے جو تضاد ابھرتا ہے وہ یہ ہے کہ: ایک تہذیب جتنا بلند آواز میں اپنے غلبے کا دعویٰ کرتی ہے، اتنا ہی وہ اپنے بنیادی احساس عدم تحفظ کو بے نقاب کرتی ہے۔ طاقت کا کھلا مظاہرہ اعتماد کی علامت نہیں بلکہ کنٹرول کی ان نفیس اور ادارہ جاتی صورتوں سے دوری کا اشارہ ہے جو تاریخی طور پر ''ترقی یافتہ'' تہذیبوں کا خاصہ رہی ہیں۔ چنانچہ صدر ٹرمپ کے بیان سے شروع ہونے والی یہ بحث محض ایک واقعہ نہیں، بلکہ طاقت کی بدلتی ہوئی ہیئت اور تہذیبوں کے انجام کا پیش خیمہ ہے۔ جیسا کہ ٹوائن بی نے خبردار کیا تھا، تہذیبیں شاذ ونادر ہی صرف بیرونی فتح سے دم توڑتی ہیں؛ اکثر وہ اندر سے بکھرتی ہیں، اور چیلنجوں کے مقابلے میں ان کا ردعمل ہی ان کی ہم آہنگی کی حدوں کو ظاہر کردیتا ہے۔

E-mail:azizabdul03@gmail.com
Mob:9831439068

عام فہم سے بھی بالاتر ہے ندیوں کو جوڑنے والا 'کین-بیتوا پروجیکٹ': ہمانشو ٹھکر

آئی آئی ٹی-بامبے سے انجینئر ہمانشو ٹھکر اس وقت 'ساؤتھ ایشیا نیٹورک آن ڈیمس، ریورز اینڈ پیپل' (سینڈرپ) کے کوآرڈینیٹر اور 'ڈیمس، ریورز اینڈ پیپل' رسالے کے ایڈیٹر ہیں۔ وہ 25 سال سے بھی زیادہ وقت سے آبی اور ماحولیاتی شعبے سے وابستہ ہیں۔ انہوں نے 'ورلڈ کمیشن آن ڈیمس'، 'نرمدا بچاؤ آندولن' اور 'سینٹر فار سائنس اینڈ انوائرنمنٹ' کے ساتھ کام کیا ہے۔ رشمی سہگل نے ان سے ہندوستان کی بغیر سوچ سمجھے شروع کیے گئے ندی-جوڑ منصوبوں کے بارے میں گفتگو کی۔ ذیل میں پیش ہیں اس انٹرویو کے اہم حصے...

وزیر اعظم نریندر مودی کہتے ہیں کہ کین (مدھیہ پردیش) کو بیتوا ندی (اتر پردیش) سے جوڑنے کی صورت میں 10.6 لاکھ ہیکٹیئر زمین کی سینچائی ہو سکے گی، 62 لاکھ لوگوں کو پینے کا پانی ملے گا اور 130 میگاواٹ پن بجلی وشمسی توانائی پیدا ہوگی۔ کیا یہ دعوے صحیح ہیں؟

کین-بیتوا لنک پروجیکٹ (کے بی ایل پی) کی بنیاد پی ایم مودی نے دسمبر 2024 میں رکھی تھی۔ اس منصوبے کے پاس (قانونی) جنگل یا جنگلی حیات کی منظوری نہیں ہے۔ میں اسے تھوڑا واضح کر دیتا ہوں۔ دونوں منظوریاں اس شرط پر دی گئی تھیں کہ پن بجلی والا حصہ محفوظ علاقے سے باہر رکھا جائے گا۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔

پانی سے متعلق ڈاٹا اب بھی سرکاری راز ہیں۔ نہ تو ان کا کسی ماہر سے جائزہ کرایا گیا اور نہ انہیں عوامی کیا گیا۔ اس نتیجے پر پہنچنے کی کوئی بنیاد نہیں ہے کہ کین ندی میں اضافی پانی ہے اور بیتوا میں پانی کی کمی ہے۔ اس سے بھی بری بات یہ ہے کہ منصوبے کے دستاویزات میں کہیں زیادہ سستے، فوری اور کم تباہ کن متبادلوں پر غور بھی نہیں کیا گیا۔ پولاورم باندھ کے تعلق سے وزیر اعظم مودی کی کہی گئی بات کو ہی دہرائیں تو سیاست داں باندھوں کو 'اے ٹی ایم' کی طرح دیکھتے ہیں۔

اس پروجیکٹ سے ماحولیات پر پڑنے والے اثرات کا اندازہ اتنا گھٹیا ہے کہ اس میں پنا ٹائیگر ریزرو (پی ٹی آر) پر ممکنہ اثرات کا صحیح سے مطالعہ بھی نہیں کیا گیا۔ جب ماحولیات اور جنگلات کی وزارت کے ندی گھاٹی منصوبہ پر بنی ماہرین کی جائزہ کمیٹی نے 4 میٹنگوں کے بعد بھی پروجیکٹ کو منظوری دینے سے انکار کردیا، تو اوما بھارتی (تب مرکزی وزیر برائے آبی وسائل) نے دھرنے پر بیٹھنے کی دھمکی دی۔ اس کے بعد وزارت نے ماہرین کی جائزہ کمیٹی کی از سر نو تشکیل کی اور ایس کے جین کو اس کا چیئرمین بنایا گیا، اور پھر دسمبر 2016 میں اپنی پہلی ہی میٹنگ میں کین-بیتوا پروجیکٹ کو منظوری دے دی گئی۔ وہی ایس کے جین پروجیکٹ کے ڈائریکٹر جنرل بنے۔ جنگلاتی مشاورتی کمیٹی (ایف اے سی) اور سپریم کورٹ کے ذریعے مقرر کردہ مرکزی اختیاراتی کمیٹی (سی ای سی) نے پروجیکٹ کے خلاف زوردار دلائل دیے، لیکن سپریم کورٹ نے اس پر غور تک نہیں کیا!

سینئر جنگلاتی افسران نے کین پر باندھ بنانے اور دونوں ندیوں کے درمیان نہر بنانے کے خلاف خبردار کیا تھا۔ بیتوا ندی پر پہلے سے ہی 7 باندھ ہیں، اور ان میں سے کوئی بھی سینچائی محکمہ کے ذریعے دعویٰ کی جا رہی مقدار میں سینچائی کا پانی دستیاب نہیں کراتا۔

ایف اے سی میٹنگ کے منٹس میں بتایا گیا ہے کہ اس پروجیکٹ میں صرف جنگلاتی علاقے سے ہی 46 لاکھ پیڑ (ہر ایک کی موٹائی 20 سینٹی میٹر سے زیادہ) کاٹے جائیں گے۔ اس سے آبی چکر تو متاثر ہوگا ہی، برا اثر پڑے گا ہی، اس کے علاوہ پورے علاقے کے ماحولیات، حیاتیاتی تنوع اور آب وہوا بھی متاثر ہوگی۔ لیکن ان میں سے کسی بھی اثرات کا صحیح سے اندازہ نہیں کیا گیا۔ ایف اے سی اور نیشنل بورڈ فار وائلڈ لائف (این بی ڈبلیو ایل) نے باندھ کی اونچائی گھٹانے، باندھ میں آنے والے سارے پانی کو ماحولیات کے لیے ضروری بہاؤ کے طور پر چھوڑ دیے جانے کی بات کہی تھی۔ وہ اس دعوے کا ایک آزادانہ جائزہ کرانا چاہتے تھے کہ بندیل کھنڈ کے لیے کوئی دوسرا متبادل ہے ہی نہیں۔

سی ای سی کی رپورٹ نے یہ بات پکے طور پر ثابت کردی تھی کہ یہ دعویٰ جھوٹا تھا۔

اس پروجیکٹ کو ایک خاص یو ایس پی کے ساتھ بیچا گیا تھا کہ یہ بندیل کھنڈ کی پانی کی پریشانی کو حل کرے گا۔ لیکن شروع سے ہی ڈیٹیلڈ پروجیکٹ رپورٹ (ڈی پی آر) سے پتہ چلا کہ اس پروجیکٹ کا بنیادی مقصد رائے سین اور ودیشا جیسے اوپری بیتوا بیسن علاقوں تک پانی پہنچانا تھا۔ تو کین-بیتوا پروجیکٹ اصل میں خشک سالی کی مار جھیل رہے بندیل کھنڈ سے پانی باہر بھیجنے کا کام کرے گا!

یہ پروجیکٹ 45,000 کروڑ روپے کی لاگت سے 6 اضلاع (مدھیہ پردیش اور یوپی کے 3-3) میں 6.35 لاکھ ہیکٹیئر کھیتی کی زمین کی سینچائی کا وعدہ کرتا ہے اور اسی کے ساتھ تعمیر اور سیاحت کے شعبے میں لوگوں کو روزگار بھی ملے گا۔

منصوبے پر 45,000 کروڑ روپے خرچ کرنے کا جواز نہیں ہے۔ زمینی حقیقت یہ ہے کہ اس انٹرلنکنگ کا مقصد نہ تو اس علاقے کے قبائلیوں کی مدد کرنا ہے اور نہ ہی یوپی کے باندہ ضلع کے نچلے علاقوں میں رہنے والے لوگوں کی۔ بندیل کھنڈ کے بیشتر حصے میں سالانہ اوسط بارش 900 ایم ایم سے زیادہ ہوتی ہے۔ اگر بارش کے اس پانی کو جمع کرلیا جائے، تو بندیل کھنڈ کی پانی کی پریشانی حل ہوسکتی ہے۔ اس سے کہیں بہتر متبادل موجود ہیں۔ چار دہائیاں پہلے بندیل کھنڈ پانی کی کمی کے لیے نہیں جانا جاتا تھا۔ یہ گھنے جنگلات اور اچھی مقامی آبی نظاموں والا علاقہ تھا۔ مسلسل نظر انداز کیے جانے کے سبب آج یہ صورتحال پیدا ہوئی ہے، اور یہ منصوبہ کین ندی کی آبی-سائنسی ریڑھ کی ہڈی کو ہی تباہ کردے گا۔

حالیہ مطالعات سے پتہ چلتا ہے کہ نام نہاد 'اضافی' اور 'کمی والے' بیسوں کے درمیان کا فرق کم ہوگیا ہے، جو ندیوں کو آپس میں جوڑنے کے جواز کو اور کمزور کرتا ہے۔ مطالعات نے یہ بھی دکھایا ہے کہ ندی جوڑنے کے منصوبے خلیج بنگال اور بحر ہند میں تھرمل اور درجہ؟ حرارت گریڈینٹ پر منفی اثر ڈال سکتے ہیں، جس سے ہمارے مانسون پر اثر پڑ سکتا ہے۔ لیکن حکومت نے ان اعداد وشمار کو نظر انداز کرنا ہی منتخب کیا ہے۔

لیکن حکومت بڑے پیمانے پر ندیوں کو جوڑنے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے- پنجاب، کیرالہ، تلنگانہ میں... کیا یہ واقعی ممکن ہے؟

ندی جوڑنے کا تصور ہی غلط ہے۔ یہ سوچنا کہ سیلاب کا مطلب پانی کی زیادتی ہے اور خشک سالی کا مطلب پانی کی کمی، غلط ہے۔ اس منطق کے حساب سے راجستھان کے کچھ حصوں میں آج کل پانی کی زیادتی ہے، کیونکہ وہاں ضرورت سے زیادہ بارش ہوئی ہے، اور 'بادلوں کے گھر' میگھالیہ کے کچھ حصوں میں پانی کی کمی ہے۔ گنا اور دھان جیسی زیادہ پانی والی فصلیں کسی بھی علاقے کو خشک سالی سے متاثرہ بنا سکتی ہیں۔ اس لیے ندی جوڑنے کا یہ تصور اپنے آپ میں ہی غلط ہے۔ بالکل ویسے ہی، جیسے یہ ماننا کہ سمندر میں بہہ کر جانے والا پانی بیکار چلا جاتا ہے۔ ندیوں کا کام ہی سمندر کی طرف بہنا ہے، اور مہانے (جہاں ندی سمندر سے ملتی ہے) وہ سب سے زیادہ زرخیز اور حیاتیاتی تنوع والے علاقے ہوتے ہیں۔ سبھی ریاستیں دوسری ریاست سے پانی لینے کو تیار رہتی ہیں، لیکن کوئی بھی ریاست دوسری ریاست کو پانی دینا نہیں چاہتی۔ اقتدار میں بیٹھی پارٹی اسے اپنے لیے خودکشی کے مترادف مانتی ہے۔

کین-بیتوا پروجیکٹ سے پنا ٹائیگر ریزرو کے بیچوں بیچ 6,017 ہیکٹیئر جنگلاتی زمین ڈوب جائے گی۔ کین گھڑیال زولوجیکل گارڈن بھی خطرے میں ہوگا؟

پی ٹی آر پر اس پروجیکٹ کے برے اثرات کے بارے میں سی ای سی کی رپورٹ میں بھی تفصیل سے بتایا گیا ہے۔ پی ٹی آر باگھوں، تینددوؤں، سلوتھ ریچھوں، چنکارا، چوسنگا، بھیڑیوں، مگرمچھوں، لمبی تھوتھن والے گھڑیالوں، مہاشیر مچھلیوں اور شکاری پرندوں کی کئی انواع کا گھر ہے۔ اس علاقے میں دھاری دار لکڑ بگھے، سیویٹ بلیاں، سیار، لومڑیاں، نیل گائے، چیتل، سانبھر، جنگلی سور، لنگور اور ریسس بندر بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ عظیم باندھ اپنے اوپری حصے میں موجود آبی جانداروں کو الگ تھلگ کردے گا، جس کا سیدھا اثر باندھ کے اوپر اور نیچے دونوں طرف کے آبی جانداروں کی افزائش کی عادتوں پر پڑے گا۔ لیکن یہ بات زیادہ لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ کے بی ایل پی ہندوستان کے کچھ ارضیاتی عجائبات کو بھی تباہ کر دے گا۔ مجوزہ باندھ مقام سے بالکل نیچے کی طرف واقع 'رانیہ فالز' کو ہندوستان کا 'منی گرینڈ کینین' اور 'منی-نیاگرا' کہا جاتا ہے۔ اس حیرت انگیز ارضیاتی مقام کے ہمیشہ کے لیے تباہ ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ آپ ہمارے آبی شعبے کی ادارہ جاتی ساخت میں بنیادی تبدیلی کی فوری ضرورت اور 'مرکزی آبی کمیشن' کو تحلیل کرنے کے مسئلے پر آواز اٹھاتے رہے ہیں۔

سی ڈبلیو سی کے پاس کئی ایسے کام اور ذمہ داریاں ہیں جو آپس میں ٹکراتی ہیں، اور اس کا ریکارڈ بھی بہت خراب رہا ہے۔ آبی سائنس، ارضی ساختیات، ندیاں، باندھوں کی سیکورٹی اور ڈیزائن، سیلاب کی پیش گوئی، سیلابی انتظام اور ابتدائی انتباہی نظام جیسے شعبوں میں (جنہیں اس کی بنیادی مہارت والا شعبہ مانا جاتا ہے) سی ڈبلیو سی بڑے باندھوں کے لیے ایک لابی کی طرح زیادہ کام کرتا ہے، اور اس کی جوابدہی بھی بہت کم ہے۔

ہمارے آبی وسائل کی حالت تشویشناک ہے۔ ہم اب تک زیر زمین پانی کو اپنے بیک-اپ کے طور پر استعمال کرتے ہوئے کسی طرح کام چلاتے رہے ہیں۔ زیر زمین پانی ہی ہماری آبی زندگی کی لکیر ہے۔ گزشتہ 50 سالوں میں ہندوستان نے جتنا بھی اضافی پانی استعمال کیا ہے، اس کا 90 فیصد حصہ زیر زمین پانی ہی تھا اور اس میں سی ڈبلیو سی کا کوئی کردار نہیں رہا۔ سی ڈبلیو سی کے باندھوں کے حمایتی رویے کی وجہ سے ہماری مقامی آبی نظاموں، ندیوں اور آبی زمینوں کو نظر انداز کردیا گیا ہے اور انہیں تباہ کردیا گیا ہے۔

بھگوا ایم ایل اے نے CITU دفتر کی چابی DYFI کو سونپی

آسنسول: 7رمئی، (عوامی نیوز سروس): کلٹی کے ایم ایل اے ڈاکٹر اجے پودار نے ڈی وائی ایف آئی کے ضلع نائب صدر ونود سنگھ کی موجودگی میں براکر بس اسٹینڈ پر واقع سی آئی ٹی یو کے دفتر کی چابیاں سینئر سی آئی ٹی یو لیڈر سوجیت بھٹاچاریہ کو سونپیں اور لوگوں سے علاقے میں امن برقرار رکھنے کی اپیل کی۔ ایم ایل اے ڈاکٹر اجے پودار نے کہا کہ کچھ سماج دشمن عناصر شراب کے نشے میں دھت بی جے پی کے جھنڈے لے کر اس طرح کی گھناؤنی حرکتیں کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ فارورڈ بلاک کے دفتر کی چابیاں بھی حوالے کی جائیں گی۔ براکر اور کلٹی میں مختلف سیاسی جماعتوں کے دفاتر پر ناجائز قبضہ کیا گیا ہے۔ ان سب سے بی جے پی کے جھنڈے ہٹا دیے جائیں گے۔ پولیس انتظامیہ کو امن برقرار رکھنے اور سماج دشمن عناصر کے خلاف کارروائی کرنے کو کہا گیا ہے۔سی آئی ٹی یو کے سوجیت بھٹاچاریہ نے کہا کہ ڈاکٹر اجے پودار سے ان کے ذاتی تعلقات ہیں۔ خطے میں امن قائم کرنا تمام سیاسی جماعتوں کی ذمہ داری ہے معلوم ہوا ہے کہ بی جے پی کے حامیوں کا غصہ جو پہلے بایاں محاذ اور پھر ترنمول کانگریس سے دوچار تھے پھوٹ پڑی، اور انہوں نے سیل گروتھ ورکرز کے گھر کلٹی مین گیٹ پر واقع INTTUC دفتر پر قبضہ کر لیا۔ پوچھے جانے پر وہاں موجود بی جے پی حامیوں نے کہا کہ خود ٹی ایم سی ممبران دفاتر خالی کر کے بی جے پی کے حوالے کر دیے ہیں۔ جبکہ بی جے پی کے حامیوں نے براکر شہر میں ٹی ایم سی، فارورڈ بلاک اور آئی این ٹی یو سی سمیت پانچ دفاتر پر بی جے پی کا جھنڈا لہرایا۔ ٹی ایم سی یا آئی این ٹی یو سی کا کوئی حامی موقع پر موجود نہیں تھا۔ بی جے پی کے حامیوں نے بس ڈرائیور اور اس کے ساتھی سے کہا کہ یونین کے نام پر کسی پارٹی کو چندہ یا نقد رقم نہ دی جائے۔ کلٹی ریلوے اسٹیشن روڈ پر واقع آئی این ٹی یو سی کے دفتر پر بھی جھنڈا لہرانے کی کوشش کی گئی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی براکر پھانڑی انچارج انجان راجک، کلٹی تھانہ انچارج سنٹرل پولیس فورس کے ساتھ مل کر براکر بس اسٹینڈ اور کلٹی پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔

☆

ڈیوٹی کے دوران حادثہ میں صفائی کارکن جاں بحق

آسنسول: 7رمئی، (عوامی نیوز سروس): مغربی بردوان ضلع کے ایک صنعتی شہر آسنسول سے ایک انتہائی افسوسناک اور چونکا دینے والا واقعہ سامنے آیا ہے جس نے میونسپل گورننس اور کارکنوں کی حفاظت پر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ آسنسول میونسپل کارپوریشن کے ملازم روی ہنسدا کی ڈیوٹی کے دوران ایک حادثے میں موت ہو گئی، جس سے پورے علاقے میں غم و غصے کا ماحول ہے۔ اطلاعات کے مطابق ہنسدا چند روز قبل معمول کی ڈیوٹی کے دوران ایک سنگین حادثے کا شکار ہوئی تھی انہیں فوری طور پر اسپتال میں داخل کرایا گیا، جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ ڈاکٹروں کی بارہا کوششوں کے باوجود ان کی حالت بہتر نہ ہوسکی اور بالآخراس نے دم توڑ دیا۔ واقعہ کی خبر پھیلتے ہی میونسپل ملازمین اور علاقہ مکینوں میں شدید غم وغصہ پایا جاتا ہے۔ روی ہنسدا کی موت سے میونسپل احاطے میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ صفائی کے کارکنوں کی ایک بڑی تعداد اپنے مرحوم ساتھی کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے جمع ہوئی۔ واقعے کے دوران مزدوروں نے انتظامیہ کے خلاف اپنے غصے کا اظہار کیا اور کام کی جگہ پر حفاظتی اقدامات کی کمی کو حادثے کی بنیادی وجہ قرار دیا۔ کارکنوں نے دعویٰ کیا کہ صفائی کے کارکنان کام کے دوران ان کے پاس مناسب حفاظتی آلات اور تربیت کی کمی ہوتی ہے جس کی وجہ سے بار بار واقعات ہوتے ہیں۔ واقعے کے بعد مزدوروں نے متوفی کے خاندان کے ایک فرد کے لیے مناسب معاوضہ اور ملازمت کا مطالبہ کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ صرف مالی امداد ہی خاندان کو طویل مدت میں برقرار رکھنے کے لیے کافی نہیں ہے اور اس لیے مستقل حل کے طور پر ملازمت ضروری ہے۔ کارکنوں نے خبردار کیا کہ اگر ان کے مطالبات جلد تسلیم نہ کیے گئے تو وہ احتجاج پر مجبور ہوں گے۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے انتظامیہ نے فوری طور پر معاوضے کا اعلان کیا ہے اور متوفی کے خاندان کو ابتدائی مالی امداد فراہم کی ہے۔ حکام نے یقین دلایا ہے کہ مستقبل میں ایسے واقعات کی روک تھام کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں گے اور حفاظتی معیارات کا جائزہ لیا جائے گا۔ مقامی رہائشیوں نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ انتظامیہ صفائی کے کارکنوں کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے ایک ٹھوس پالیسی بنائے، جو معاشرے کے کچھ اہم ترین کاموں میں مصروف ہیں۔

ماحول خراب کرنے والے واقعات کے خلاف کارروائی کی جائے: لکھن گھورائی

آسنسول: 7رمئی، (عوامی نیوز سروس): ریاست میں اقتدار کی تبدیلی کے بعد شلپنچال سمیت مختلف علاقوں میں اپوزیشن جماعتوں بالخصوص ترنمول کانگریس سے تعلق رکھنے والے پارٹی دفاتر پر توڑ پھوڑ اور قبضے کے الزامات سامنے آرہے ہیں۔ کارکنوں پر تشدد کی بھی اطلاعات ہیں۔ ان واقعات کے درمیان درگاپور ویسٹ سیٹ سے جیتنے والے بی جے پی لیڈر لکھن گھورائی درگاپور پولیس اسٹیشن پہنچے اور تحریری شکایت درج کرائی انہوں نے مطالبہ کیا کہ شہر کا ماحول خراب کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ لکھن گھورائی نے الزام لگایا کہ 4 مئی کو بی جے پی کی جیت کے بعد، کچھ لوگ، ترنمول کانگریس اور سی پی آئی (ایم) کے نام پر، بھگوا لباس پہن کر اور بی جے پی کے جھنڈے اٹھائے سڑکوں پر گھوم رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ماحول کو خراب کر کے بی جے پی کو بدنام کرنے کے لیے اس طرح کی سرگرمیوں کا استعمال کیا جارہا اس کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ انہوں نے پولیس انتظامیہ سے اپیل کی کہ ایسے افراد کی نشاندہی کر کے ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے، تاکہ شہر میں امن وامان برقرار رہیدوسری طرف حالات خراب ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے ترنمول کانگریس کے لیڈر اور درگاپور میونسپل کارپوریشن کے بورڈ آف ایڈمنسٹریٹرز کے نائب صدر دھیمیند ریادو نے ایک ویڈیو جاری کیا اور لوگوں سے امن برقرار رکھنے کی اپیل کی۔

گرفتار کارکنان کو احتجاج کے بعد چھوڑ دیا گیا

آسنسول: 7رمئی، (عوامی نیوز سروس): ووٹوں کی گنتی کے بعد شروع ہونے والا سیاسی ہنگامہ بدستور جاری ہے۔ جموڑیہ پولیس نے وارڈ 4 کے تھانہ موڑ میں واقع ترنمول کانگریس کے حمایت یافتہ کلب کے دفتر میں مبینہ طور پر ہنگامہ کرنے کے الزام میں بی جے پی کے چھ کارکنوں کو حراست میں لے لیا۔ گذشتہ شب گرفتاریوں کی خبر پھیلتے ہی صبح سینکڑوں بی جے پی کارکنان اور حامی جموڑیہ پولیس اسٹیشن پر جمع ہوگئے۔ مظاہرین نے پولیس انتظامیہ کے خلاف نعرے لگائے اور الزام لگایا کہ پولیس جان بوجھ کر بی جے پی کارکنوں کو نشانہ بنا رہی ہے۔ حامیوں نے تمام نئے زیرِ حراست رہنماؤں کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا۔ تھانے کے باہر بڑھتی ہوئی کشیدگی اور حساسیت کے جواب میں پولیس انتظامیہ کو پسپائی اختیار کرنا پڑی۔ صورتحال کو پرسکون کرنے کے لیے پولیس نے حراست میں لیے گئے چھ میں سے چار حامیوں کو تھانے سے رہا کر دیا۔ دیگر دو ملزمین کو آسنسول ڈسٹرکٹ کورٹ میں پیش کیا گیا۔ اس کے بعد بی جے پی کارکنوں کا احتجاج ختم ہو گیا۔ موقع پر موجود بی جے پی ضلع نائب صدر سنتوش سنگھ نے پولیس کے کام کاج پر سخت سوالات اٹھائے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پولیس دباؤ میں اور ترنمول کانگریس کے کہنے پر کام جاری رکھے ہوئے ہیں بی جے پی کے بےقصور ارکان کو جھوٹے مقدمات میں پھنسایا جا رہا ہے پولیس کو اب غیر جانبداری سے کام لینا چاہیے اور عام لوگوں کے مسائل کو سمجھنا چاہیے انہوں نے کہا کہ بی جے پی ارکان کے خلاف کسی بھی قسم کے مظالم کو مزید برداشت نہیں کیا جائے گا اور پارٹی ان کی سختی سے مخالفت کرے گی۔

جموڑیہ میں دکان اور موٹر سائیکل کو آگ لگا دی، ذاتی دشمنی کو سیاسی رنگ دینے کا الزام

آسنسول: 7رمئی، (عوامی نیوز سروس): جب کہ 2026 کے ریاستی اسمبلی انتخابات کے نتائج بھگوا کیمپ کے اندر جشن منا رہے ہیں، کچھ شرارتی عناصر نے ذاتی رنجشوں کی سیاست کرتے ہوئے مجرمانہ سرگرمیوں کا سہارا لیا ہیا یسا ہی ایک معاملہ سامنے آیا ہے۔ مغربی بردوان ضلع کے جموڑیہ اسمبلی حلقہ کے جموڑیہ منڈل-2 کے تحت بھاسکا دھورا علاقے کے کھسکنڈا میں ایک شخص نے مبینہ طور پر اپنے سابق سسر کی دکان اور گاڑی کو آگ لگادی۔ موٹر سائیکل اور گھریلو سامان جل کر راکھ ہوگیا۔ اطلاعات کے مطابق بھاسکا ڈھوڈا کے رہائشی دیپک رکشیت کی بیٹی کی شادی اروند کیوت سے ہوئی تھی لیکن بعد میں ان دونوں میں طلاق ہو گئی۔ دیپک رکشت نے الزام لگایا کہ اروند کیوت تب سے انہیں دھمکیاں دے رہا ہے رات جب دیپک رکشت اپنی ساس سے ملنے گیا جب وہ وہاں موجود تھے تو ان کی دکان کو آگ لگ گئی جس میں دکان میں موجود سامان اور ایک اسکوٹر جل کر راکھ ہو گیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی جموڑیہ منڈل بی جے پی لیڈروں نے متاثرہ خاندان سے ملاقات کی۔ بی جے پی لیڈر گوتم منڈل نے کہا کہ کچھ لوگ ذاتی دشمنی کی سیاست کر کے ماحول کو خراب کرنے اور پارٹی کی شبیہ کو خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ الزامات کی تردید، تحقیقات جاری۔ متاثرہ خاندان نے پولیس میں شکایت درج کراتے ہوئے انتظامیہ سے مدد مانگی ہے اروند کیوت نے تمام الزامات کی تردید کی ہے۔ پولیس نے معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے آگ لگنے کی وجہ کا تعین کرنے اور ذمہ داروں کی شناخت کے لیے تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے۔

آتشزدگی اور دھماکے سے علاقہ لرز اٹھا، تین زخمی

آسنسول: 7رمئی، (عوامی نیوز سروس): سلان پور تھانے کے تحت روپنارائن پور چوکی کے کلیانگرام-1 علاقے میں گذشتہ آدھی رات کو آگ لگنے سے علاقے میں کشیدگی پھیل گئی۔ مشتعل افراد کی دکان کو آگ لگانے کے بعد گیس سلنڈر پھٹنے سے پولیس اور سیکیورٹی اہلکار زخمی ہو گئے۔ معلومات کے مطابق کچھ نامعلوم بدمعاشوں نے مبینہ طور پر کلیان گرام-1 علاقے میں سڑک کے کنارے ایک چھوٹے سے ہوٹل کو آگ لگا دی۔ آگ کے شعلے دیکھ کر مقامی لوگوں نے فوری طور پر پولیس کو اطلاع دی۔ اطلاع ملتے ہی الیکشن ڈیوٹی پر تعینات مقامی پولیس اور سینٹرل فورس کے اہلکار موقع پر پہنچ گئے جب پولیس اور اہلکار آگ بجھانے کی کوشش کر رہے تھے تو دکان کے اندر رکھا ہوا ایک چھوٹا ایل پی جی سلنڈر زوردار دھماکے سے پھٹ گیا دھماکے میں ایک پولیس افسر، سینٹرل فورس (پیراملٹری فورس) کا ایک اہلکار اور پولیس گاڑی کا ڈرائیور زخمی ہوا زخمیوں کو فوری طور پر قریبی اسپتال لے جایا گیا، جہاں انہیں ابتدائی طبی امداد دی گئی۔ اطلاعات کے مطابق کلیان گرام-5 کا رہنے والا دکان کا مالک مکل مجمدار کئی سالوں سے وہاں اپنا کاروبار چلا رہا تھا انہوں نے کہا کہ ان کی کسی سے کوئی دشمنی نہیں ہے اور اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ واقعے کے بعد علاقے میں پولیس کی بھاری نفری تعینات کر دی گئی۔ پولیس ذرائع کے مطابق کئی افراد کو حراست میں لیا گیا ہے اور ان سے اس معاملے میں مشتبہ کردار کی بنیاد پر پوچھ گچھ کی جا رہی ہیصورتحال فی الحال قابو میں ہے تاہم اس اچانک واقعہ سے علاقہ مکینوں میں خوف وہراس پھیل گیا ہے۔ پولیس قریبی سی سی ٹی وی فوٹیج اور دیگر شواہد کی بنیاد پر ملزمان کی تلاش کر رہی ہے۔

اکھڑا بازار میں دن دیہاڑے 30 ہزار روپے کی چوری سے سراسیمگی

آسنسول: 7رمئی، (عوامی نیوز سروس): اکھڑا بازار میں دن دیہاڑے 30,000 روپے چوری کر لیے گئے۔ متاثرہ سنجے کمار ساو نے بتایا کہ اس نے بینک سے رقم نکلوائی اور لیموں خریدنے کے لیے سیدھے اکھڑا بازار گئے۔ اس نے پیسے اپنی گاڑی کے ٹرنک میں رکھے سنجے کمار ساو کے مطابق، جب وہ سامان خریدنے کے بعد اپنی گاڑی میں واپس آیا اور ٹرنک کو کھولا تو اسے 30 ہزار روپے غائب پائے گئے اس نے فوری طور پر آس پاس کی کمیونٹی کو آگاہ کیا لیکن چور کا کوئی سراغ نہیں ملا واقعے کے بعد مارکیٹ کے تاجروں اور مقامی رہائشیوں میں خوف وہراس پھیل گیا لوگوں نے واقعہ کی تحقیقات اور چور کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے۔ اس معاملے کی اطلاع متعلقہ حکام کو دے دی گئی ہے، اور مزید کارروائی کا انتظار ہے۔

ترنمول کے نمائندوں کی پولس کمشنر سے ملاقات، انتخابات کے بعد تشدد کی شکایت

آسنسول: 7رمئی، (عوامی نیوز سروس): اسمبلی انتخابات کے نتائج کے اعلان کے بعد ضلع میں کشیدگی برقرار ہے۔ دریں اثنا، ترنمول کانگریس کے ایک وفد نے پولس کمشنر (سی پی) ڈاکٹر پرناو کمار سے ملاقات کی تاکہ انتخابات کے بعد ہونے والے تشدد کے الزامات کو حل کیا جا سکے۔ وفد کی قیادت ضلع صدر نریندر ناتھ چکرورتی کر رہے تھے، اور اس میں ملئے گھٹک، بیدھان اپادھیائے، اور ہرے رام سنگھ شامل تھیترنمول کانگریس نے الزام لگایا کہ ضلع کے مختلف علاقوں میں پارٹی دفاتر پر حملہ کیا گیا مارپیٹ، توڑ پھوڑ، لوٹ مار اور آتش زنی کے واقعات ہوئے ہیں۔ بعض مقامات پر پارٹی دفاتر اور سرکاری اداروں پر قبضے کی بھی اطلاعات ہیں۔ پارٹی کا دعویٰ ہے کہ حملے نتائج کے اعلان سے پہلے شروع ہوئے اور نتائج آنے کے بعد بڑھ گئیوفد نے کہا کہ پارٹی کے کئی دفاتر کو نشانہ بنایا گیا توڑ پھوڑ کی گئی، دستاویزات اور سامان لوٹ لیا گیا، اور کچھ جگہوں پر آتش زنی کی گئی۔ ایسے الزامات ہیں کہ کارکنوں کے گھروں پر حملے کیے گئے، خواتین کے ساتھ بدسلوکی کی گئی اور اقلیتوں اور کاروباری اداروں پر دباؤ ڈالا گیا۔ نریندر چکرورتی نے کہا کہ پارٹی امن وامان کی حمایت کرتی ہے لیکن تشدد کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے حساس علاقوں میں اضافی سیکورٹی کا مطالبہ کیا انہوں نے کمک کی تعیناتی اور ملزمان کے خلاف فوری ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ کیا۔ ثبوت کے طور پر تصاویر اور ویڈیوز بھی پولیس کو جمع کرائی گئیں۔ پولیس کی یقین دہانی کے مطابق پولیس کمشنر ڈاکٹر پرناؤ کمار نے علاقے میں چوکسی بڑھا دی ہے۔ انہوں نے وفد کو یقین دلایا کہ انتظامیہ چوکس ہے اور کسی بھی قسم کا تشدد برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مجرموں کی نشاندہی کی جا رہی ہے اور سخت قانونی کارروائی کی جا رہی ہے حساس علاقوں میں فی الحال پولیس کی اضافی نفری تعینات ہے۔

☆

صفحہ اول کا بقیہ

بقیہ: بنگال میں بی جے پی حکومت بہتر حکمرانی کے لیے

اور پنچایت سکریٹری جیسے بااثر عہدے تفویض کیے گئے تھے، جب کہ ایڈیشنل چیف سکریٹری (ACS) کے عہدے پر کئی سینئر اور تجربہ کار بیوروکریٹس کو سالوں کے لیے کم اہم محکموں میں چھوڑ دیا گیا تھا۔ کچھ ریٹائرڈ بیوروکریٹس نے الزام لگایا کہ ترنمول کے دور حکومت میں ضلع مجسٹریٹ رینک کے افسران کو اکثر ایسے محکمے سونپے جاتے تھے جو روایتی طور پر سینئر افسران کے لیے مخصوص تھے۔ ان کے مطابق کام کرنے کے اس انداز نے تجربہ کار بیوروکریٹس کے ایک حصے کو مایوس کیا اور تمام محکموں کے ترقیاتی کاموں کو بری طرح متاثر کیا۔ عہدیداروں نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر یہ بھی دعویٰ کیا کہ کئی جونیئر افسران کو طویل مدت کے لیے دوہرے چارجز دیے گئے، جس سے انتظامی نظام میں ناراضگی پیدا ہوئی۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ ترنمول حکومت نے 1994 بیچ کی آئی اے ایس افسر نندنی چکرورتی کو چیف سکریٹری کے طور پر مقرر کیا، ان افسران کو نظرانداز کیا جو ان سے تین سے چار سال سینئر تھے اور ان کا انتظامی تجربہ زیادہ تھا۔ ریٹائرڈ عہدیداروں نے کہا کہ بنگال کے لیے بی جے پی کے ایجنڈے کو مضبوط اور تجربہ کار انتظامی قیادت کی ضرورت ہوگی۔ فوائد حقیقی وصول کنندگان تک پہنچنے کو یقینی بنانے کے لیے فلاحی اسکیموں کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے کے علاوہ، پارٹی کو صنعت کاری اور دیگر ترقیاتی اقدامات کے ذریعے روزگار کے مواقع پیدا کرنے پر بھی توجہ دینی ہوگی۔ ایک ریٹائرڈ چیف سکریٹری نے کہا، "اس کے لیے مناسب قائدانہ صلاحیتوں، وسیع تجربے اور کارکردگی اور دیانتداری کے لیے شہرت رکھنے والے شخص کی ضرورت ہوگی۔
مثال کے طور پر، ریٹائرڈ اہلکاروں نے ایس سریش کمار کا حوالہ دیا، جو 1988 بیچ کے آئی اے ایس افسر اور ریاست کے سب سے سینئر بیوروکریٹس میں سے ایک ہیں۔ کمار نے مرکزی وزارت داخلہ میں جوائنٹ سکریٹری کے طور پر چھ سال سے زیادہ کام کیا اور کئی حساس اسائنمنٹس کو سنبھالا۔ مغربی بنگال واپس آنے کے بعد، انہوں نے ڈیزاسٹر مینجمنٹ، فائر سروسز، لیبر اور روزگار سمیت محکموں کی سربراہی کی، اور فی الحال ڈی وی سی کے چیئرمین ہیں۔ تاہم، ریٹائرڈ بیوروکریٹس نے الزام لگایا کہ بعد میں ترنمول حکومت نے انہیں ریاستی تربیتی ادارے میں منتقل کر دیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ڈاکٹر سبرتا گپتا کے معاملے میں بھی ایسا ہی طریقہ اختیار کیا گیا تھا، جنہیں فوڈ پروسیسنگ اور باغبانی کے محکمے میں تقریباً چار سال تک محدود ذمہ داریوں کے ساتھ رکھا گیا تھا۔ مرکزی حکومت میں شامل ہونے کے بعد بھی گپتا کو ابتدائی طور پر راحت نہیں ملی تھی۔ مرکزی فوڈ پروسیسنگ وزارت میں سکریٹری کے طور پر ان کی ریٹائرمنٹ کے بعد، الیکشن کمیشن آف انڈیا (ای سی آئی) نے گپتا کو مغربی بنگال میں انتخابی فہرستوں کے اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) کے لیے خصوصی رول آبزرور مقرر کیا۔ ریاستی سکریٹریٹ، نبنا کے ذرائع نے بتایا کہ ای سی آئی نے اسمبلی انتخابات سے قبل نندنی چکرورتی کو ہٹانے کے بعد 1993 بیچ کے آئی اے ایس افسر دشینت ناریالا کو چیف سکریٹری مقرر کیا تھا۔ ریاست کی تمام 294 اسمبلی سیٹوں کے لیے دو مرحلوں میں 23 اپریل اور 29 اپریل کو انتخابات ہوئے تھے۔ حکام نے کہا کہ بیوروکریٹس کے استعمال کے حوالے سے پچھلی حکومت کی پالیسی متضاد نظر آئی۔ جب کہ کئی آئی اے ایس افسران کو تمام محکموں اور سرکاری اداروں میں متعدد اہم قلمدان سونپے گئے، بہت سے سینئر افسران کو یا تو کم استعمال کیا گیا یا محدود انتظامی مطابقت والے محکموں میں منتقل کر دیا گیا۔ اگرچہ مغربی بنگال میں تقریباً 300 آئی اے ایس افسران ہیں، ان میں سے کئی مبینہ طور پر اسپیشل ڈیوٹی (او ایس ڈی) کے افسر کے طور پر کام کر رہے ہیں یا بغیر کسی اہم ذمہ داری کے مؤثر طریقے سے "لازمی انتظار" پر ہیں۔ متعدد پوسٹنگ والے افسران کے منتخب گروپ کی حمایت کرنے کے مبینہ عمل نے اسمبلی انتخابات سے قبل بیوروکریسی کے حصوں میں بےچینی پیدا کر دی۔ ریاستی آئی اے ایس ایسوسی ایشن سے وابستہ کچھ ریٹائرڈ اور خدمات انجام دینے والے بیوروکریٹس نے بھی ممتا بنرجی کے دور میں تبادلے اور پوسٹنگ کی پالیسیوں کے پیچھے کی وجہ پر سوال اٹھائے ہیں۔

بقیہ: شبھیندو کے ساتھی کو کس سازش کے تحت

چیک کی تو اس دریافت نے تفتیش کاروں کو بالکل حیران کر دیا۔ زیر بحث کار کے مالک کا نام جوزف ولیمز ہے۔ گاڑی کا رجسٹریشن نمبر سرکاری طور پر آر ٹی او میں اس کے نام پر درج ہے۔ بتایا گیا ہے کہ وہ سلی گڑی کے مٹیگارا تھانہ علاقہ کا رہنے والا ہے۔ پولیس کو شبہ ہے کہ واقعے میں استعمال ہونے والی گاڑی کے چیسس نمبر کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی گئی ہے۔ دریں اثنا، حملہ آوروں نے جائے وقوعہ پر پہنچنے کے لیے جس موٹر سائیکل کا استعمال کیا، اس کی نمبر پلیٹ غائب پائی گئی۔ جائے وقوعہ سے برآمد ہونے والے کارتوسوں کی بنیاد پر، پولیس کو شبہ ہے کہ قتل کو انجام دینے کے لیے آسٹرین گلوک پستول کا استعمال کیا گیا تھا۔ مشتبہ افراد کی نقل وحرکت کا پتہ لگانے کے لیے، پولیس فی الحال جیسور روڈ سمیت آس پاس کے علاقوں سے سی سی ٹی وی فوٹیج کی چھان بین کر رہی ہے۔ جاری تفتیش کے حصے کے طور پر مقامی عینی شاہدین سے بھی پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔
اسی دوران شبھیندو ادھیکاری جمعرات کی صبح باراسات اسپتال پہنچے۔ اسی اسپتال میں چندر ناتھ رتھ کا پوسٹ مارٹم کیا گیا۔ شبھیندو نے کہا، "ایسا کوئی کام نہیں ہے جسے ریاستی پولیس سنبھالنے سے قاصر ہے۔ تحقیقات کا عمل پہلے ہی سے جاری ہے۔ پولیس نے ملوث ہونے کے شبہ میں متعدد افراد کو حراست میں لیا ہے۔ تاہم، تحقیقات کے مفاد میں، اس وقت کچھ بھی واضح طور پر ظاہر نہیں کیا جا سکتا ہے۔" نئی حکومت کے قیام سے قبل ہی شبھیندو ادھیکاری کے قریبی ساتھی کے قتل کے بعد بنگال کی سیاست میں ہلچل مچ گئی ہے۔

بقیہ: جھارکھنڈ بورڈ: یوٹیوب اور سیلف اسٹڈی سے

گئے نوٹس امتحان کے دوران سب سے زیادہ مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ انہوں نے امتحان سے کافی پہلے پورا نصاب مکمل کر لیا تھا تاکہ آخری دنوں میں زیادہ وقت ریویژن اور پچھلے برسوں کے سوالیہ پرچوں کی مشق پر دیا جا سکے۔
راشدہ ناز نے اپنی روزمرہ کی روٹین کے بارے میں بتایا کہ گرمیوں کے دوران وہ صبح 4 بجے بیدار ہو جاتی تھیں اور اسکول جانے سے پہلے کئی گھنٹے پڑھائی کرتی تھیں۔ اسکول سے واپسی کے بعد بھی ان کا زیادہ وقت کتابوں کے ساتھ گزرتا تھا۔ وہ رات 10 بجے تک سونے کی کوشش کرتی تھیں تاکہ اگلے دن تازگی کے ساتھ پڑھائی جاری رکھ سکیں۔
انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ریاضی (میتھس) ان کا سب سے پسندیدہ مضمون ہے جبکہ طبیعیات (فزکس) شروع میں ان کے لیے مشکل مضمون تھا۔ اسی وجہ سے انہوں نے طبیعیات پر زیادہ توجہ دی اور اپنے اسکول کے استاد سنجے سر سے رہنمائی حاصل کی۔ ان کے مطابق طبیعیات میں ڈیریویشن اور نیومریکل سوالات کی مسلسل مشق ضروری ہے جبکہ ریاضی میں زیادہ سے زیادہ سوال حل کرنا کامیابی کی کنجی بنتا ہے۔ راشدہ ناز نے اپنی کامیابی کا سہرا اپنے والدین، اساتذہ اور بڑی بہن کے سر باندھا۔ انہوں نے کہا کہ گھر والوں نے کبھی غیر ضروری دباؤ نہیں ڈالا بلکہ ہر مرحلے پر حوصلہ افزائی کی۔ ان کی بڑی بہن نے خاص طور پر پڑھائی کے دوران ان کی کافی مدد کی۔ ریاست بھر میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے کے بعد اب راشدہ ناز اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ ان کا خواب ہے کہ وہ بی ایس سی مکمل کرنے کے بعد پروفیسر بنیں اور تعلیم کے میدان میں اپنی خدمات انجام دیں۔ ان کی کامیابی نہ صرف جھارکھنڈ کے طلبہ بلکہ ان تمام نوجوانوں کے لیے ایک پیغام ہے جو وسائل کی کمی کو اپنی کمزوری سمجھتے ہیں۔

بقیہ: 'وجئے تبھی حلف برداری کر پائیں گے جب...... تمل ناڈو

قانونی صلاح ومشورہ کر رہے ہیں۔ اس درمیان سی پی ا?ئی نے وجئے کی حمایت میں ا?واز بلند کر دی ہے۔ وجئے کی حلف برداری پر سوال کھڑے کرتے ہوئے سی پی ا?ئی نے کہا کہ "تمل ناڈو کی عوام نے بھلے ہی واضح اکثریت نہ دی ہو، لیکن ٹی وی کے 108 سیٹیں جیت کر سب سے بڑی پارٹی کی شکل میں ابھر کر سامنے ا?ئی ہے۔ اسی بنیاد پر ٹی وی کے چیف نے گورنر سے مل کر حکومت بنانے کا دعویٰ پیش کیا۔ حلف برداری سے قبل ہی ٹی وی کے سے اکثریت ثابت کرنے کو کہنا قابل قبول نہیں ہے۔" پارٹی نے یہ بھی کہا کہ "گورنر کو ٹی وی کے کو ایوان میں اکثریت ثابت کرنے کے لیے مناسب وقت دینا چاہیے۔ اس سلسلے میں سپریم کورٹ کے کئی اہم فیصلے بھی موجود ہیں۔" واضح رہے کہ ٹی وی کے کے پارٹی کے حامی بڑی تعداد میں اپنے لیڈر وجئے کو وزیر اعلیٰ بنتے دیکھنے کی امید لیے 7 مئی کو نہرو اسٹیڈیم پہنچ گئے تھے۔ حلف برداری تقریب سے متعلق کوئی واضح جانکاری نہ ہونے کے سبب لوگ اسٹیڈیم تو پہنچ گئے، لیکن انھیں مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔ گورنر کے ذریعہ ٹی وی کے سے اکثریت کے لیے ضروری 118 اراکین اسمبلی کی حمایت والا خط طلب کیے جانے کے بعد وجئے کی ا?ج مجوزہ حلف برداری تقریب ملتوی ہو گئی۔

حالیہ انتخابی نتائج: مسلمانوں کے لیے چیلنجز اور امکانات

محمد فداء المصطفیٰ قادری

حالیہ انتخابات آسام، مغربی بنگال، تمل ناڈو، کیرالا اور پڈوچیری کے نتائج نے ملک کی سیاسی فضا میں ایک نئی ہلچل پیدا کر دی ہے۔ کیرالا اور تمل ناڈو کے سوا دیگر ریاستوں میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی نمایاں کامیابی نے مستقبل کے سیاسی منظرنامے، خصوصاً 2029، کے حوالے سے کئی سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ معروف صحافی سمیع اللہ خان صاحب نے ان نتائج کا گہرا اور بصیرت افروز تجزیہ پیش کیا ہے، جس میں مسلمانوں کے لیے درپیش چیلنجز اور ممکنہ مواقع کو واضح کیا گیا ہے۔

فیس بک پر ہندوستان کے معروف صحافی سمیع اللہ خان صاحب کی ایک تحریر میری نظر سے گزری، جس میں انہوں نے حالیہ انتخابات یعنی آسام، مغربی بنگال، تمل ناڈو، کیرالا اور پڈوچیری میں ہونے والے انتخابی نتائج کا گہرا تجزیہ پیش کیا ہے۔ ان انتخابات میں، کیرالا اور تمل ناڈو کو چھوڑ کر، بھارتیہ جنتا پارٹی کی نمایاں کامیابی نے ایک نئی سیاسی صورتِ حال کو جنم دیا ہے۔ انہی نتائج کا جائزہ لیتے ہوئے سمیع اللہ خان صاحب نے جو بصیرت افروز نکات تحریر کیے ہیں، میں انہیں اپنے انداز میں آپ سامعین کے روبرو پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

میں نے ان کی تحریر کا تحقیقی مطالعہ کیا اور اس کا نچوڑ اخذ کرنے کی کوشش کی، یعنی یہ سمجھنے کی سعی کی کہ انہوں نے جو کچھ لکھا ہے، اس کا اصل ما حصل کیا ہے اور ہمیں اس سے کیا سیکھنا چاہیے۔ یہ تحریر مجھے بے حد پسند آئی۔ انہوں نے نہایت مدبرانہ انداز، مفکرانہ لہجے اور محققانہ اسلوب میں اپنی بات پیش کی ہے۔ ایک صاحبِ فہم و فراست، ذہین اور سنجیدہ صحافی کی حیثیت سے انہوں نے جو نکات بیان کیے ہیں، وہ یقیناً تمام ہندوستانیوں کے لیے سبق آموز ہیں اور ہر فرد کو انہیں سمجھنے کی ضرورت ہے۔

اگر صرف وقتی تعریف و تحسین، ذاتی مفادات یا دیگر وجوہات کی بنا پر ان باتوں کو نظر انداز کر دیا گیا، تو آنے والے وقت میں تمام ہندوستانیوں، خصوصاً مسلمانوں، کو سنگین مشکلات اور پیچیدہ مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، جن کا حل تلاش کرنا نہایت دشوار ہو جائے گا۔ اسی لیے انہوں نے جو اہم نکات پیش کیے ہیں، میں انہیں اپنے الفاظ میں بیان کر رہا ہوں۔ آپ سب سے گزارش ہے کہ اسے توجہ سے پڑھیں اور اس سے سبق حاصل کریں۔

یہ نتائج ہرگز اطمینان بخش نہیں، بلکہ آنے والے وقت خصوصاً 2029 کے لیے کئی سنجیدہ سوالات کو جنم دیتے ہیں۔ سب سے اہم سوال یہی ہے کہ کیا اس طرزِ سیاست کے ساتھ راہل گاندھی، نریندر مودی کو 2029 میں روک سکیں گے؟ اگر مجموعی منظرنامے پر غور کیا جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ حالات کا رخ فی الحال حکمراں جماعت کے حق میں ہے۔ ممتا بنرجی کی شکست محض ایک صوبائی ہار نہیں بلکہ ایک مضبوط سیاسی قلعے کے انہدام کے مترادف ہے۔ مغربی بنگال، جس کی بیالیس لوک سبھا نشستیں ہیں، اپوزیشن کے لیے ایک مضبوط دیوار ثابت ہو سکتا تھا، مگر اس کی کمزوری گویا آدھی جنگ ہارنے کے برابر ہے۔

اسی طرح تمل ناڈو میں اچانک ایک نئے چہرے، وجے، کا ابھرنا اور ایم کے اسٹالن جیسے تجربہ کار رہنما کا پس منظر میں چلا جانا محض اتفاق نہیں لگتا۔ سیاست کی بساط پر اکثر وہ چالیں کھیلی جاتی ہیں جو بظاہر سادہ نظر آتی ہیں مگر ان کے اندر کئی پرتیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔ اصل سوال یہ ہے کہ کیا ایک نیا اور غیر تجربہ کار نظام ایسے نازک حالات میں ریاستی نظم و نسق کو سنبھال سکے گا؟ اور کیا وہ 2029 میں کسی بڑے سیاسی دباؤ کا مقابلہ کر پائے گا؟

کیرالہ میں بائیں محاذ کی کمزوری اور آسام میں کانگریس کی ناکامی بھی اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔ یہ سب مل کر ایک ایسا نقشہ پیش کرتے ہیں جس میں اپوزیشن بکھری ہوئی اور کمزور دکھائی دیتی ہے۔

اس پورے منظرنامے میں راہل گاندھی کی سیاست پر بھی سوالیہ نشان لگتا ہے۔ موقع کی نزاکت کو نہ سمجھ پانا اور حلیف جماعتوں کے ساتھ ہم آہنگی برقرار نہ رکھ پانا ایسی کمزوریاں ہیں جو کسی بھی بڑے معرکے میں نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں۔ جب ایک ہی قافلے کے لوگ ایک دوسرے پر تنقید کرنے لگیں تو منزل مزید دور ہو جاتی ہے۔ مغربی بنگال کے معاملے میں ان کا طرزِ عمل اسی بے ربطی کی عکاسی کرتا ہے۔

دوسری طرف اسدالدین اویسی کی سیاست بھی تنقید سے محفوظ نہیں۔ بعض مواقع پر ان کی حکمتِ عملی ایسی محسوس ہوتی ہے جیسے دریا کے بیچ کشتی میں سوراخ کر دیا جائے چاہے نیت کچھ بھی ہو، نقصان سب کو اٹھانا پڑتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ اپوزیشن کی صفوں میں انتشار، قیادت کی کمی اور باہمی بداعتمادی نے اس محاذ کو کمزور کر دیا ہے، جبکہ دوسری جانب تنظیمی مضبوطی اور مسلسل حکمتِ عملی نے بھارتیہ جنتا پارٹی کو فائدہ پہنچایا ہے۔

جہاں تک انتخابی کمیشن یا الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں پر اعتراضات کا تعلق ہے، یہ نہایت حساس معاملہ ہے۔ اس پر گفتگو کے لیے مضبوط شواہد اور ٹھوس دلائل ضروری ہیں، محض قیاس آرائیاں عوامی اعتماد کو مزید متزلزل کر سکتی ہیں۔ جمہوریت کی بنیاد ہی اداروں پر اعتماد ہوتی ہے، اور اگر یہی اعتماد کمزور پڑ جائے تو پورا نظام خطرے میں آ جاتا ہے۔

آخر میں یہ کہنا بجا ہوگا کہ سیاست صرف جذبات کا کھیل نہیں بلکہ صبر، حکمت اور اتحاد کا امتحان ہے۔ اگر اپوزیشن واقعی ۲۰۲۹ میں کوئی مؤثر چیلنج پیش کرنا چاہتی ہے تو اسے ذاتی اختلافات سے بالاتر ہو کر ایک واضح اور متحد حکمتِ عملی اپنانی ہوگی، ورنہ حالات کا دھارا اسی طرح بہتا رہے گا اور کامیابی ایک خواب بن کر رہ جائے گی۔ دعا ہے کہ حالات میں بہتری آئے اور ملک کے تمام طبقات کے لیے انصاف، توازن اور خیر کا راستہ ہموار ہو۔

مغربی بنگال کے نتائج: جمہوریت کی آزمائش اور چونکانے والا فیصلہ

ڈاکٹر سید تابش امام

مغربی بنگال کی سیاست ہمیشہ سے ہندوستانی جمہوریت کا ایک نہایت اہم اور حساس باب رہی ہے۔ یہاں انتخابی نتائج محض اقتدار کی تبدیلی کا اعلان نہیں ہوتے بلکہ قومی سطح پر سیاسی رجحانات، سماجی تقسیم اور جمہوری اداروں کی ساکھ کا آئینہ دار بھی ہوتے ہیں۔ حالیہ اسمبلی انتخابات کے نتائج نے ایک بار پھر ملک بھر کی توجہ اپنی جانب مبذول کر لی ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی غیر متوقع اور حیرت انگیز کامیابی، جس کے تحت اس نے ۲۰۶ نشستوں پر فتح حاصل کرتے ہوئے پہلی بار ریاست میں حکومت سازی کی راہ ہموار کی، نہ صرف سیاسی مبصرین بلکہ عوامی حلقوں کے لیے بھی ایک بڑا سوالیہ نشان بن کر سامنے آئی ہے۔

یہ نتیجہ اس لیے بھی چونکانے والا ہے کہ ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی)، جو گزشتہ ایک دہائی سے زائد عرصے تک ریاست کی سیاست پر غالب رہی، ایک ایسی شکست سے دوچار ہوئی جس کی پیش گوئی نہ سیاسی تجزیہ نگاروں نے کی تھی اور نہ ہی عوامی سطح پر اس کا کوئی واضح عندیہ موجود تھا۔ اس کے برعکس انتخابی مہم کے دوران ٹی ایم سی کی مضبوط تنظیمی بنیاد، وسیع عوامی رابطہ مہم اور فلاحی اسکیموں کی مقبولیت کو دیکھتے ہوئے یہی تصور کیا جا رہا تھا کہ وہ ایک بار پھر اقتدار میں واپسی کرے گی۔ زیادہ سے زیادہ یہ اندازہ لگایا جا رہا تھا کہ جیت کا فرق کم ہو سکتا ہے، لیکن اس کے برعکس بی جے پی نہ صرف دو تہائی اکثریت کے ساتھ کامیاب ہوئی بلکہ ٹی ایم سی ۸۰ سے بھی کم نشستوں تک محدود ہو کر رہ گئی۔

نتائج کے اعلان کے فوراً بعد وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کی جانب سے شکست تسلیم کرنے سے انکار نے صورتحال کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ انہوں نے نہ صرف الیکشن کمیشن بلکہ مرکزی ایجنسیوں اور پورے انتخابی نظام پر سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے یہ دعویٰ کیا کہ انہیں سو سے زائد نشستوں پر منظم طریقے سے ہرایا گیا ہے۔ ان کا یہ مؤقف محض ایک سیاسی ردِعمل نہیں بلکہ جمہوری عمل کی شفافیت پر ایک بڑا سوال بھی کھڑا کرتا ہے۔ ہندوستان جیسے وسیع اور متنوع جمہوری ملک میں انتخابی غیر جانبداری پر اس نوعیت کے الزامات یقیناً تشویش کا باعث ہیں۔

ممتا بنرجی کے بیان کے بعد ٹی ایم سی کی صفوں میں ایک طرح کی مزاحمتی سیاست کے آثار نمایاں ہونے لگے ہیں۔ پارٹی کی رکن پارلیمنٹ سیانی گھوش کا یہ اعلان کہ وہ سڑکوں پر رہ کر عوام کے ساتھ جدوجہد جاری رکھیں گی، اس بات کا اشارہ ہے کہ ٹی ایم سی اس شکست کو محض انتخابی ناکامی کے طور پر نہیں بلکہ ایک منظم سیاسی چیلنج کے طور پر دیکھ رہی ہے۔ اس طرزِ عمل سے یہ خدشہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ ریاست میں سیاسی استحکام متاثر ہو سکتا ہے اور احتجاجی سیاست ایک نئی شدت اختیار کر سکتی ہے۔

انتخابی نتائج کے بعد مختلف علاقوں میں پیش آنے والے تشدد کے واقعات اس اندیشے کو مزید تقویت دیتے ہیں کہ بنگال میں امن و امان کی صورتحال آنے والے دنوں میں ایک بڑا مسئلہ بن سکتی ہے۔ سیاسی جماعتوں کے درمیان کشیدگی، کارکنان کی سطح پر تصادم اور عوامی اضطراب سے ایک ایسے ماحول کا ظہور ممکن ہے جو نہ صرف ریاست بلکہ پورے ملک کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اس تناظر میں ریاستی اور مرکزی حکومتوں کی ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے کہ وہ فوری طور پر امن و امان کی بحالی کے لیے مؤثر اقدامات کریں اور عوام میں اعتماد پیدا کریں۔

اگر انتخابی نتائج کا سنجیدگی سے تجزیہ کیا جائے تو کئی ایسے عوامل سامنے آتے ہیں جو بی جے پی کی اس غیر معمولی کامیابی کی وضاحت کرتے ہیں۔ ان میں سب سے اہم عنصر ووٹر لسٹ کی خصوصی نظرِ ثانی (ایس آئی آر) کا عمل بتایا جا رہا ہے، جس کے تحت لاکھوں ووٹروں کے نام فہرست سے حذف کیے جانے کا الزام ہے۔ اگر یہ دعویٰ درست ثابت ہوتا ہے تو یہ نہ صرف انتخابی شفافیت بلکہ شہری حقوق کے حوالے سے بھی ایک نہایت سنگین معاملہ ہوگا۔ جمہوریت کی بنیاد ہی اس اصول پر قائم ہے کہ ہر اہل شہری کو اپنے ووٹ کا حق حاصل ہو، اور اگر اس حق کو کسی بھی صورت میں محدود کیا جائے تو یہ جمہوری اقدار کی صریح خلاف ورزی تصور کی جائے گی۔

یہ بھی مشاہدہ کیا گیا ہے کہ جن حلقوں میں بڑے پیمانے پر ووٹروں کے نام حذف کیے گئے، وہاں بی جے پی کی جیت کا مارجن نسبتاً زیادہ رہا۔ اس رجحان نے ان الزامات کو مزید تقویت دی ہے کہ ایس آئی آر کے ذریعے انتخابی عمل کو متاثر کیا گیا۔ تاہم اس حساس معاملے میں کسی حتمی نتیجے تک پہنچنے کے لیے آزادانہ اور غیر جانبدارانہ تحقیقات ناگزیر ہیں۔

دوسری جانب مسلم ووٹوں کی تقسیم بھی ایک اہم عنصر کے طور پر ابھری ہے۔ ہمایوں کبیر اور آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (ایم آئی ایم) کے اتحاد نے جس طرح مسلم ووٹروں کو ورغلا کر اپنی جانب متوجہ کیا، اس کا براہ راست اثر ٹی ایم سی کے روایتی ووٹ بینک پر پڑا۔ نیز سیکولر جماعتوں کے آپسی اختلافات بھی بی جے پی کی جیت میں معاون ثابت ہوئی۔ انتخابی سیاست میں ووٹوں کی معمولی تقسیم بھی نتائج کو یکسر بدل دیتی ہے، اور بنگال کے اس انتخاب میں یہی منظر دیکھنے کو ملا۔

خاص طور پر مسلم اکثریتی حلقوں میں بی جے پی کی کامیابی سے کئی سوالات ابھر کر منظر عام پر آئے ہیں۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ یا تو ووٹوں کی تقسیم غیر معمولی سطح تک پہنچی یا پھر انتخابی حکمت عملی میں ایسی تبدیلیاں آئیں جنہوں نے روایتی سیاسی رجحانات کو بدل دیا۔ اس ضمن میں یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ بعض جذباتی اور مذہبی نعروں نے انتخابی فضا کو متاثر کیا، جس کا فائدہ بالآخر بی جے پی کو پہنچا۔

مرشدآباد میں بابری مسجد کی تعمیر کے نام پر کیے گئے اعلانات اور سنگِ بنیاد جیسے اقدامات نے بھی انتخابی ماحول کو مذہبی رنگ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس طرح کے معاملات نہ صرف فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو متاثر کرتے ہیں بلکہ انتخابی سیاست کو ایک حساس اور خطرناک رخ پر لے جاتے ہیں۔ بنگال، جو طویل عرصے تک مذہبی رواداری اور ہم آہنگی کی مثال رہا ہے، وہاں اس نوعیت کی سیاست کا فروغ ایک تشویشناک اشارہ ہے۔

اس کے باوجود یہ حقیقت بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی کہ ٹی ایم سی اپنے بنیادی ووٹروں کا اعتماد بڑی حد تک برقرار رکھنے میں کامیاب رہی۔ مرکزی دباؤ اور اپوزیشن کے انتشار کے باوجود پارٹی نے ایک مضبوط مزاحمت پیش کی۔ اگرچہ وہ اقتدار سے باہر ہو گئی، لیکن اس کی سیاسی حیثیت ختم نہیں ہوئی بلکہ ایک مؤثر حزبِ اختلاف کے طور پر ابھرنے کی مکمل صلاحیت رکھتی ہے۔

بی جے پی کے لیے یہ کامیابی یقیناً ایک تاریخی موقع ہے، لیکن اس کے ساتھ ذمہ داریوں کا بوجھ بھی غیر معمولی حد تک بڑھ گیا ہے۔ ایک ایسی ریاست میں جہاں لسانی، ثقافتی اور سماجی تنوع بہت گہرا ہے، وہاں حکومت چلانا محض اکثریت حاصل کرنے کا نام نہیں بلکہ تمام طبقات کو ساتھ لے کر چلنے کا تقاضہ کرتا ہے۔ اگر بی جے پی واقعی بنگال میں اپنی جڑیں مضبوط کرنا چاہتی ہے تو اسے انتخابی کامیابی سے آگے بڑھ کر عوامی مسائل کے حل، روزگار، تعلیم، صحت اور سماجی ہم آہنگی پر خصوصی توجہ دینی ہوگی۔

مزید برآں، نئی حکومت کے لیے یہ بھی ناگزیر ہوگا کہ وہ ریاستی شناخت، ثقافتی حساسیت اور علاقائی خودمختاری کے احساس کا احترام کرے۔ بنگال کی سیاست محض اقتدار کی کشمکش نہیں بلکہ تہذیبی شعور سے جڑی ہوئی ہے۔ اگر ان پہلوؤں کو نظر انداز کیا گیا تو عوامی ردِعمل پیدا ہو سکتا ہے جو سیاسی عدم استحکام کو جنم دے گا۔

جمہوری نظام کی اصل روح اسی میں مضمر ہے کہ اقتدار کی تبدیلی کو خوش دلی سے قبول کیا جائے اور عوامی فیصلے کا احترام کیا جائے۔ اگر سیاسی جماعتیں نتائج کو تسلیم کرنے کے بجائے مسلسل الزامات اور احتجاج کی راہ اختیار کریں گی تو نہ صرف جمہوری ادارے کمزور ہوں گے بلکہ عوام کا اعتماد بھی متزلزل ہوگا۔ اسی کے ساتھ عدالتی نگرانی، میڈیا کی ذمہ دارانہ رپورٹنگ اور سول سوسائٹی کی بیداری بھی اس مرحلے پر نہایت اہم ہے تاکہ سچائی سامنے آ سکے اور افواہوں کی سیاست کو روکا جا سکے۔

بلاشبہ مغربی بنگال کے حالیہ انتخابات نے کئی بنیادی سوالات پیدا ہوئے ہیں مثلاً کیا انتخابی عمل واقعی شفاف تھا؟ کیا ووٹر لسٹ کی نظرِ ثانی غیر جانبدارانہ تھی؟ کیا مذہبی اور جذباتی مسائل کو سیاسی فائدے کے لیے استعمال کیا گیا؟ اور سب سے اہم، کیا جمہوری اقدار پوری طرح محفوظ رہ سکیں؟

ان سوالات کے جوابات تلاش کرنا صرف سیاسی جماعتوں ہی نہیں بلکہ جمہوری اداروں، عدلیہ اور سول سوسائٹی کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ شفاف تحقیقات، ادارہ جاتی احتساب اور کھلا عوامی مکالمہ ہی وہ راستے ہیں جن کے ذریعے جمہوریت کو مضبوط بنیادوں پر استوار رکھا جا سکتا ہے۔

ایسے میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ مغربی بنگال کا یہ انتخاب محض ایک ریاستی الیکشن نہیں بلکہ ہندوستانی جمہوریت کے لیے ایک اہم امتحان ہے۔ اس کے نتائج اور اس کے بعد کے حالات آنے والے وقت میں ملکی سیاست کی سمت متعین کریں گے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام فریقین تحمل، سنجیدگی اور ذمہ داری کا مظاہرہ کریں تاکہ جمہوری نظام مضبوط ہو، آئینی اداروں پر اعتماد بحال رہے اور عوام کو یہ یقین حاصل ہو کہ ان کا ووٹ واقعی تبدیلی کا مؤثر ذریعہ بن سکتا ہے۔

رابطہ: 9934933992

خودکشی — ایک نفسیاتی، سماجی اور اخلاقی مطالعہ

جج اَمن کمار شرما کی خودکشی کے حالیہ واقعہ کی روشنی میں

محمد عارف انصاری

عام مفہوم میں خودکشی سے مراد اپنی زندگی کو اپنے ہی ہاتھوں سے ختم کرنا ہے۔ بظاہر یہ ایک انفرادی فیصلہ محسوس ہوتا ہے، لیکن درحقیقت اس کے پسِ منظر میں نفسیاتی، خاندانی، معاشی اور سماجی عوامل کا ایک پیچیدہ نظام کارفرما ہوتا ہے۔ ڈپریشن، اضطراب، احساسِ شرمندگی، گناہ گاری، مایوسی، ذہنی دباؤ اور شدید بے چینی جیسے عناصر انسان کو اس نہج تک پہنچا دیتے ہیں جہاں زندگی بے معنی محسوس ہونے لگتی ہے۔ عالمی ادارۂ صحت (WHO) کے مطابق دنیا میں ہر 40 سیکنڈ کے بعد ایک شخص خودکشی کرتا ہے، جب کہ سالانہ لاکھوں افراد اس کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ اعداد و شمار دراصل انسانی المیوں کی ایک دردناک تصویر پیش کرتے ہیں۔

اسی سلسلے کی ایک کڑی 2 مئی 2026 کو دہلی کے گرین پارک علاقے میں پیش آنے والا جج اَمن کمار شرما کا واقعہ ہے، جس نے اس مسئلے کی سنگینی کو مزید نمایاں کر دیا۔ ابتدا میں اسے ایک عام خودکشی سمجھا گیا، مگر والد کی شکایت اور بعد میں سامنے آنے والے شواہد نے اسے ایک سنجیدہ فوجداری معاملہ بنا دیا۔ دہلی پولیس نے بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعات 108 اور (2)61 کے تحت اہلیہ سواتی ملک (جج۔ تیس ہزاری کورٹ، دہلی) اور سالی ندھی ملک (آئی اے ایس افسر، جموں و کشمیر) اور دیگر کو ملزم نامزد کرتے ہوئے تفتیش شروع کی ہے۔ اس دوران موبائل ریکارڈ، سی سی ٹی وی فوٹیج اور دیگر شواہد جمع کیے جا رہے ہیں، جبکہ قریبی افراد کے بیانات بھی قلم بند کیے جا رہے ہیں۔

اس واقعے کا ایک نہایت تکلیف دہ پہلو اَمن شرما کی وہ آخری فون کال ہے، جس میں انہوں نے اپنے والد سے روتے ہوئے کہا: ’’پاپا، میں بہت دباؤ میں ہوں، میرے لیے جینا مشکل ہو گیا ہے‘‘۔ یہ جملہ اس ذہنی کیفیت کی عکاسی کرتا ہے جسے ماہرین خودکشی کے بنیادی محرکات میں شمار کرتے ہیں۔ مزید برآں، آخری رسومات میں بیوی اور بچوں کی عدم موجودگی نے اس سانحے کے سماجی پہلو کو بھی اجاگر کیا۔ یہ صورتحال اس امر کی نشاندہی کرتی ہے کہ داخلی اذیت کے ساتھ ساتھ رشتوں میں پیدا ہونے والی دوریاں بھی فرد کے لیے ناقابلِ برداشت بن سکتی ہیں۔ ایسے حالات میں جذباتی سہارا اور بروقت توجہ کی کمی کسی بھی انسان کو انتہائی قدم اٹھانے پر مجبور کر سکتی ہے۔

تاریخی اور ثقافتی تناظر میں دیکھا جائے تو خودکشی کے مختلف مظاہر مختلف معاشروں میں مختلف صورتوں میں سامنے آئے ہیں۔ جاپان میں سپّوکو (Seppuku) سامورائیوں کی ایک قدیم رسم تھی، جس میں وہ عزت بچانے کے لیے اپنے پیٹ کو تلوار سے چیر کر خودکشی کرتے تھے۔ بعض اوقات اس کے ساتھ ایک معاون موجود ہوتا تھا جو تکلیف کم کرنے کے لیے اس کا سر قلم کر دیتا تھا۔ یہ عمل شکست، بے عزتی یا جرم کے بعد معافی یا وفاداری کے اظہار کے طور پر انجام دیا جاتا تھا۔ جبکہ ’’ستی‘‘ برصغیر کی ایک قدیم رسم تھی جس میں بیوہ عورت اپنے شوہر کی چتا کے ساتھ جل کر جان دے دیتی تھی، جسے کبھی وفاداری اور مذہبی عقیدت کے طور پر پیش کیا جاتا تھا۔ جدید دور میں بعض اوقات خودکشی کو بطور احتجاج بھی استعمال کیا گیا، جب کہ خودکش حملے بھی اسی دائرے میں آتے ہیں۔ تاہم، ان تمام صورتوں کے باوجود دنیا کے تقریباً تمام مذاہب اور اخلاقی نظام خودکشی کو ناپسندیدہ اور قابلِ مذمت قرار دیتے ہیں۔

اَمن شرما کے کیس میں گھریلو تنازعات اور ذہنی دباؤ کے عناصر نمایاں ہیں، جو اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ یہ عمل محض ذاتی نہیں بلکہ سماجی اثرات کا نتیجہ بھی ہو سکتا ہے۔ اسی حقیقت کی طرف ایمل درکھائم (Émile Durkheim) نے اشارہ کرتے ہوئے خودکشی کو ایک سماجی مظہر قرار دیا اور واضح کیا کہ جب معاشرتی ربط کمزور ہو جائے تو خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ نفسیاتی زاویے سے سگمنڈ فرائیڈ (Sigmund Freud) نے اسے لاشعوری کشمکش اور ’’موت کی جبلت‘‘ سے جوڑا۔ وہیں آرون ٹی بیک (Aaron T. Beck) کے مطابق ناامیدی اس رجحان کا سب سے اہم محرک ہے۔ اسی طرح ایڈون ایس شنائیڈ مین (Edwin S. Shneidman) نے شدید ذہنی اذیت کو بنیادی سبب قرار دیا۔ جبکہ تھامس جوائنر نے احساسِ تنہائی، بوجھ ہونے کے تصور اور خود کو نقصان پہنچانے کی صلاحیت کو اس کے اہم عوامل میں شمار کیا۔

ہندستان میں خودکشی ایک سنگین عوامی صحت کا مسئلہ بن چکی ہے، جس کے اعداد و شمار اس کے بڑھتے ہوئے رجحان کی واضح عکاسی کرتے ہیں۔ نیشنل کرائم ریکارڈز بیورو کے مطابق 2022 میں ملک میں 1.71 لاکھ افراد نے خودکشی کی جو 2021 کے مقابلے میں 4.2 فیصد زیادہ اور 2018 کے مقابلے میں 27 فیصد اضافہ ظاہر کرتی ہیں۔ اس میں خاندانی مسائل، ازدواجی تنازعات، مالی دباؤ اور بیماری نمایاں وجوہات کے طور پر سامنے آئے۔ 18 سے 45 سال کی عمر کے افراد سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں، جبکہ مختلف پیشہ ور طبقات میں بھی ذہنی دباؤ کے باعث یہ رجحان بڑھ رہا ہے۔ اسی پس منظر میں 2017 کے قانون کے تحت اسے جرم کے بجائے ایک طبی و سماجی مسئلہ تسلیم کرتے ہوئے علاج اور معاونت پر زور دیا گیا ہے۔

یہی حقیقت ادبی تخلیقات میں بھی مختلف زاویوں سے سامنے آتی ہے، جہاں خودکشی کو محض ایک انفرادی عمل کے بجائے گہرے نفسیاتی اور وجودی بحران کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ فارسی زبان کے معروف محقق و مصنف سعید نفیسی کا افسانہ ’’خودکشی‘‘ ایک نفسیاتی اور سماجی مطالعہ ہے، جس میں ایک شخص کی ذہنی کشمکش بیان کی گئی ہے جو ناکامیوں، تنہائی اور داخلی کرب کے باعث خودکشی کے خیال میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ کہانی میں ناامیدی اور وجودی بحران کے احساسات غالب ہیں، مگر زندگی اور موت کے درمیان تذبذب اور آخری لمحوں کی ہچکچاہٹ بھی نمایاں ہے۔ افسانہ ظاہر کرتا ہے کہ خودکشی اکثر وقتی جذبات اور ذہنی دباؤ کا نتیجہ ہوتی ہے، جبکہ انسان کے اندر جینے کی خواہش بھی باقی رہتی ہے اور یہی تضاد اس کی معنویت کو گہرا بناتا ہے۔

مذہبی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو اسلامی تعلیمات میں خودکشی کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ ’’اپنے آپ کو قتل نہ کرو‘‘ (النساء 4:29) اور ’’اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو‘‘ (البقرہ 2:195)۔ صحیح بخاری میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جس شخص نے اپنے آپ کو کسی چیز سے ہلاک کیا، قیامت کے دن وہ اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا‘‘ (بخاری: 5778)۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص نے زخم کی تکلیف سے تنگ آ کر خودکشی کر لی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’میرے بندے نے اپنی جان لینے میں جلدی کی، میں نے اس پر جنت حرام کر دی‘‘ (بخاری: 3463)۔ اسلام زندگی کو ایک آزمائش قرار دیتا ہے اور صبر، توکل اور دعا کے ذریعے مشکلات کا مقابلہ کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اسی طرح ہندومت، بدھ مت، عیسائیت، سکھ مت اور یہودیت بھی انسانی جان کو مقدس مانتے ہیں اور خودکشی کو فطری اور اخلاقی اصولوں کے خلاف قرار دیتے ہیں۔

ان تمام پہلوؤں سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ اس مسئلے کا مؤثر حل صرف نصیحت یا قانون تک محدود نہیں رہ سکتا۔ اس کے لیے ذہنی امراض، خصوصاً ڈپریشن اور اضطراب، کی بروقت تشخیص اور علاج نہایت ضروری ہے۔ اس کے ساتھ مضبوط خاندانی و سماجی روابط، امید افزا ماحول کی تشکیل اور جذبات کے اظہار کی حوصلہ افزائی بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ عملی سطح پر نفسیاتی مشاورت، خصوصاً ادراکی رویہ جاتی تھراپی، منفی خیالات کی اصلاح میں مدد دیتی ہے، جبکہ ہیلپ لائنز اور ایمرجنسی سپورٹ سسٹم جیسے اقدامات بحران کے وقت قیمتی جانیں بچانے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ مزید برآں، مہلک ذرائع تک رسائی محدود کرنا اور ذہنی صحت سے متعلق شعور بیدار کرنا بھی ناگزیر ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ خودکشی کے اسباب فرد کی نفسیات سے لے کر معاشرتی ڈھانچے تک پھیلے ہوئے ہیں، جنہیں نظر انداز کرنا سنگین نتائج کا باعث بن سکتا ہے۔ اَمن شرما کا واقعہ اس حقیقت کی ایک واضح مثال ہے کہ جب ذہنی دباؤ، خاندانی کشیدگی اور سماجی تنہائی یکجا ہو جائیں تو انجام کس قدر ہولناک ہو سکتا ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ بروقت رہنمائی، جذباتی سہارا اور حساس رویہ کئی سانحات کو جنم لینے سے پہلے ہی روک سکتا ہے۔ اس لیے یہ سانحہ ہمیں بروقت توجہ، ہمدردی اور اجتماعی ذمہ داری کی اہمیت کا احساس دلاتا ہے۔ اسی شعور کے ساتھ ہمیں ایسے ماحول کی تشکیل کی کوشش کرنی چاہیے جہاں ہر فرد کو سنا جائے، سمجھا جائے اور سہارا دیا جائے تاکہ کوئی اور یہ نہ کہے: ’’پاپا، میرے لیے جینا مشکل ہو گیا ہے‘‘۔

رابطہ: 9572908382

اُردو صحافت کا گوہرِ نایاب ڈاکٹر محمد گوہر

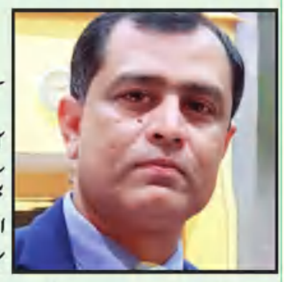

یوسف شمسی

کبھی کبھی وقت کی رفتار میں ایسے لمحات بھی آتے ہیں جب کوئی خبر محض اطلاع نہیں رہتی بلکہ دلوں پر ایک گہرا نقش چھوڑ جاتی ہے، اور انسان کو یہ احساس دلا جاتی ہے کہ کچھ شخصیات کا بچھڑ جانا دراصل ایک پورے عہد کے سمٹ جانے کے مترادف ہوتا ہے۔ ایسی ہی ایک دلگداز خبر نے اردو صحافت کے حلقوں کو سوگوار کر دیا جب محترم محمد گوہر صاحب کے انتقال کی خبر عام ہوئی۔

اردو صحافت کی دنیا میں کچھ شخصیات ایسی ہوتی ہیں جو محض اپنے عہد تک محدود نہیں رہتیں بلکہ اپنی فکر، کردار اور خدمات کے ذریعے ایک مستقل حوالہ بن جاتی ہیں۔ محمد گوہر صاحب بھی انہی باوقار اور باکمال شخصیات میں شمار ہوتے تھے جنہوں نے اپنی پوری زندگی قلم کی حرمت، سچائی کی پاسداری اور معاشرتی شعور کی بیداری کے لیے وقف کر دی۔ وہ صحافت کو ایک مقدس فریضہ سمجھتے تھے اور اس کی پاسداری میں کبھی مصلحت یا ذاتی مفاد کو حائل نہیں ہونے دیا۔

محمد گوہر صاحب کی شخصیت سادگی، وقار اور متانت کا حسین امتزاج تھی۔ وہ کم گو مگر بااثر انسان تھے۔ ان کی گفتگو میں ٹھہراؤ، لہجے میں شائستگی اور انداز میں ایک خاص کشش تھی جو سننے والے کو متاثر کیے بغیر نہیں رہتی تھی۔ وہ نہایت سنجیدہ طبیعت کے حامل تھے، مگر جہاں ضرورت ہوتی وہاں نرم مزاجی اور شفقت کا پہلو بھی نمایاں ہو جاتا تھا۔ ان کے اندر ایک رہبر کی سی بصیرت اور ایک استاد کی سی شفقت پائی جاتی تھی۔

انہوں نے نہایت کم وقت میں اپنی ایک الگ اور نمایاں پہچان قائم کر لی تھی، جو ان کی غیر معمولی صلاحیتوں، محنت اور اخلاص کا واضح ثبوت ہے۔ عام طور پر ایسی پہچان

بنانے میں برسوں لگ جاتے ہیں، مگر انہوں نے اپنی لگن، دیانت اور پیشہ ورانہ مہارت کے ذریعے بہت ہی مختصر عرصے میں صحافتی دنیا میں اپنا ایک منفرد مقام پیدا کر لیا۔ ان کی ادارت میں شائع ہونے والی تحریریں نہ صرف معلوماتی ہوتیں بلکہ فکری رہنمائی کا ذریعہ بھی بنتیں۔

ان کی شخصیت کا ایک نہایت روشن اور قابلِ تحسین پہلو یہ بھی تھا کہ وہ بے شمار ملی اداروں اور ضرورت مند افراد کی خاموشی سے مدد کیا کرتے تھے۔ وہ نمود و نمائش سے کوسوں دور رہ کر خدمتِ خلق کو اپنا شعار بنائے ہوئے تھے۔ کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جنہوں نے ان کے دستِ تعاون سے فائدہ اٹھایا، مگر وہ خود کبھی اس کا ذکر نہیں کرتے تھے۔ یہی خاموشی ان کی عظمت کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔

صحافتی میدان میں ان کی خدمات نہایت نمایاں اور دیرپا ہیں۔ انہوں نے صحافت کو کبھی ذاتی مفاد یا محض شہرت حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں بنایا بلکہ اسے ایک امانت سمجھ کر نبھایا۔ ان کی تحریروں میں حق گوئی، توازن، سنجیدگی اور گہرائی نمایاں ہوتی تھی۔ وہ ہر موضوع کو باریک بینی سے سمجھ کر پیش کرتے تھے، جس کی وجہ سے ان کا قلم قارئین کے لیے اعتماد اور اعتبار کی علامت بن چکا تھا۔

بطور چیف ایڈیٹر روزنامہ تاثیر، محمد گوہر صاحب نے ادارتی ذمہ داریوں کو نہایت دیانت داری اور بصیرت کے ساتھ انجام دیا۔ ان کی قیادت میں اخبار نے نہ صرف معیاری صحافت کو فروغ دیا بلکہ سماجی اور ملی مسائل کو بھی بھرپور انداز میں اجاگر کیا۔ وہ نئے لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ ان کی رہنمائی سے کئی نوجوان قلمکاروں نے اپنی شناخت قائم کی، جو آج بھی ان کے احسان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

ذاتی حوالے سے ان کی شفقت آمیز نظر ہمیشہ یادوں کا حصہ رہے گی۔ محترم گوہر بھائی میری تحریروں کو جس سلیقے اور محبت سے اپنے اخبار میں جگہ دیتے تھے، وہ میرے لیے باعثِ حوصلہ اور سرمایۂ افتخار ہے۔ ان کا یوں رخصت ہو جانا گویا ایک عہد کا ورق پلٹ جانا ہے۔ ان کی کمی دیر تک محسوس کی جاتی رہے گی اور ان کی یادیں دلوں میں چراغ کی مانند روشن رہیں گی۔

ذاتی زندگی میں وہ ایک نہایت مخلص، ہمدرد اور خلوص سے بھرپور انسان تھے۔ ان کا دروازہ ہمیشہ دوستوں، ساتھیوں اور لکھنے والوں کے لیے کھلا رہتا تھا۔ ان کی مسکراہٹ، ان کا خلوص اور ان کا بے لوث رویہ ہر ملنے والے کے دل میں گھر کر جاتا تھا۔ وہ اپنے اخلاق و کردار سے دوسروں کے لیے ایک مثال تھے۔

محمد گوہر صاحب کی زندگی اس حقیقت کی آئینہ دار تھی کہ اصولوں پر قائم رہنے والے افراد وقتی طور پر شاید مشکلات کا سامنا کرتے ہیں، مگر تاریخ میں ان کا نام ہمیشہ عزت و وقار کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ انہوں نے جس جرات کے ساتھ حقائق کو بیان کیا اور جس ثابت قدمی کے ساتھ اپنے نظریات پر قائم رہے، وہ آج کے دور میں ایک روشن مثال ہے۔ ان کی صحافت میں نہ صرف خبروں کی ترسیل تھی بلکہ ایک دردِ دل، ایک فکری بصیرت اور ایک اصلاحی جذبہ بھی شامل تھا، جو قاری کے دل و دماغ پر دیرپا اثر چھوڑتا تھا۔

افسوس کہ اتنی کم عمری میں ان کا دنیا سے رخصت ہو جانا ایک ایسا سانحہ ہے جس نے ہر ذی شعور دل کو غمزدہ کر دیا۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ایک روشن چراغ وقت سے پہلے ہی بجھ گیا ہو، اور ایک بھرپور عہد اپنی تکمیل سے قبل ہی اختتام پذیر ہو گیا ہو۔ ان کی وفات نے اردو صحافت میں ایک ایسا خلا پیدا کر دیا ہے جسے پُر کرنا آسان نہیں ہوگا۔

تاہم حقیقت یہ ہے کہ عظیم شخصیات اپنے افکار، کردار اور خدمات کے ذریعے ہمیشہ زندہ رہتی ہیں۔ محمد گوہر صاحب بھی اپنی تحریروں، اپنی سوچ اور اپنی دیانتدار صحافت کے ذریعے ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ ان کی زندگی آنے والی نسلوں کے لیے ایک مشعلِ راہ ہے، جو انہیں سچائی، دیانت اور خلوص کے راستے پر گامزن ہونے کا سبق دیتی رہے گی۔

یوں تو وقت کے ساتھ بہت سی آوازیں مدھم پڑ جاتی ہیں، مگر کچھ صدائیں ایسی ہوتی ہیں جو زمانے کی گرد سے بھی دھندلا نہیں پاتیں۔ محمد گوہر صاحب کی آواز بھی انہی میں سے ایک تھی۔ ان کی تحریریں، ان کے افکار اور ان کا اسلوبِ صحافت ہمیشہ زندہ رہے گا اور اہلِ قلم کے لیے ایک معیار کا درجہ رکھے گا۔

رابطہ: 9162216560

'ہم کتنے احمق ہیں'، کیرالہ کے انتخابی نتائج کو امریکی ماہر نے بتایا سبق آموز، اپنے ووٹروں پر کسا طنز

کیرالا 7 مئی: کیرالہ اسمبلی انتخابات میں بایاں محاذ پارٹیوں کی عبرتناک شکست اور کانگریس کی زیر قیادت یو ڈی ایف کی فتح نے ہندوستان کے ساتھ بیرون ملک بھی سرخیاں بٹوری ہیں۔ ریاست کے انتخابی نتائج کے حوالے سے امریکہ کے مشہور پالیسی ماہر مارک ڈوبووٹز نے ہندوستان کی تعریف کرتے ہوئے امریکہ کی زبردست کھنچائی کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ہندوستان کمیونسٹوں کو اقتدار سے باہر کھدیڑ رہا ہے جبکہ امریکہ انھیں اپنے شہروں، ریاستوں اور پارلیمنٹ میں حکومت کرنے کے لیے منتخب کر رہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ "ہاں! ہم اتنے احمق ہیں۔" قابل ذکر ہے کہ کیرالہ میں 9 اپریل کو ووٹ ڈالے گئے تھے اور پھر 4 مئی کو آئے اسمبلی انتخابات کے نتائج نے تاریخ رقم کر دی ہے۔ 140 سیٹوں والی اسمبلی میں کانگریس زیر قیادت یو ڈی ایف نے 102 سیٹیں جیت کر کلین سویپ کر دیا، جبکہ کمیونسٹ محاذ (ایل ڈی ایف) محض 35 سیٹوں پر ہی سمٹ گیا۔ اس شاندار فتح کے ساتھ ہی کیرالہ میں تقریباً 60 سال سے حاوی کمیونسٹ 'قلعے' کا سورج غروب ہو گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنارائی وجین اور ان کے کئی قد آور وزرا کو اپنی ہی زمین پر شکست کا منہ دیکھنا پڑا ہے۔ اس الیکشن میں بی جے پی کو محض 3 سیٹیں ملی ہیں۔

کیرالہ کے حالیہ نتائج کا جہاں ہندوستان میں ہر طرف ذکر ہو رہا ہے وہیں 7 سمندر پار امریکہ میں بھی یہ موضوع بحث بنا ہوا ہے۔ امریکی دانشور اپنے ہی عوام کو 'احمق' بتانے لگے ہیں۔ کیرالہ جسے دہائیوں سے کمیونسٹوں کا ناقابل تسخیر قلعہ مانا جاتا تھا، وہاں حالیہ سیاسی تبدیلی نے بین الاقوامی سطح پر ہلچل مچا دی ہے۔ امریکہ کے مشہور پالیسی ماہر مارک ڈوبووٹز نے کیرالہ کے نتائج کو دیکھتے ہوئے امریکی رائے دہندگان پر طنز کسا ہے جس کے بعد سوشل میڈیا سے لے کر وہائٹ ہاؤس تک سنسنی پھیل گئی ہے۔ آخر ہندوستان کی ایک ریاست کے نتائج میں ایسا کیا تھا جس نے 'سپر پاور' امریکہ کو آئینہ دکھانے کا کام کیا ہے؟ دراصل کیرالہ میں جیسے ہی کانگریس زیر قیادت یو ڈی ایف نے بایاں محاذ کو زوردار شکست دی، مارک ڈوبووٹز اپنے ملک کی حالت دیکھ کر مایوس ہو گئے۔ انھوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنا غصہ نکالا۔ وہ ہندوستان کی تعریف اور امریکہ کی کھنچائی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "ہندوستان کمیونسٹوں کو اقتدار سے باہر نکال رہا ہے جبکہ امریکہ انھیں اپنے شہروں، ریاستوں اور پارلیمنٹ میں اقتدار سونپنے کے لیے منتخب کر رہا ہے۔" انھوں نے اپنی پوسٹ میں یہ بھی لکھا کہ "ہاں! ہم اتنے احمق ہیں۔" مارک ڈوبووٹز کا اشارہ امریکہ میں بڑھتی اس نئی سوچ کی طرف تھا جسے وہ کمیونزم کی ہی دوسری شکل مانتے ہیں۔ ان کے اس بیان نے صاف کر دیا ہے کہ دنیا اب ہندوستانی رائے دہندگان کی سیاسی فہم کا لوہا مان رہی ہے۔

پانچ ریاستوں میں مثالی ضابطہ اخلاق ختم، فالتا اسمبلی حلقہ مستثنیٰ

نئی دہلی 7 مئی: الیکشن کمیشن آف انڈیا نے مغربی بنگال سمیت 5 ریاستوں میں اسمبلی انتخابات مکمل ہونے کے بعد مثالی ضابطہ اخلاق ختم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ کمیشن کی جانب سے جاری حکم کے مطابق مغربی بنگال کی فالتا اسمبلی نشست کو چھوڑ کر تمام متعلقہ ریاستوں اور اسمبلی حلقوں میں ضابطہ اخلاق فوری طور پر ختم ہو گیا ہے، جبکہ فالتا میں دوبارہ انتخاب کے سبب یہ پابندیاں بدستور نافذ رہیں گی۔

الیکشن کمیشن نے اپنے بیان میں کہا کہ مثالی ضابطہ اخلاق کا نفاذ انتخابی پروگرام کے اعلان کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے اور انتخابی عمل مکمل ہونے تک برقرار رہتا ہے۔ کمیشن کے مطابق آسام، کیرالہ، تمل ناڈو، مغربی بنگال اور پڈوچیری کے اسمبلی انتخابات کے نتائج کا اعلان ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ گجرات، کرناٹک، مہاراشٹر، ناگالینڈ اور تریپورہ کے بعض اسمبلی حلقوں میں ہونے والے ضمنی انتخابات کے نتائج بھی سامنے آ چکے ہیں، جس کے بعد ان علاقوں میں ضابطہ اخلاق ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ کمیشن نے واضح کیا کہ مغربی بنگال کے ضلع جنوبی 24 پرگنہ کی فالتا اسمبلی نشست پر حالات مختلف ہیں، کیونکہ وہاں انتخابی عمل دوبارہ کرایا جا رہا ہے۔ الیکشن کمیشن نے 3 مئی کو فالتا اسمبلی حلقے میں مکمل ووٹنگ منسوخ کرنے کا اعلان کیا تھا۔ کمیشن کے مطابق 29 اپریل کو ہونے والی ووٹنگ کے دوران سنگین انتخابی بے ضابطگیوں اور جمہوری عمل کی بڑے پیمانے پر خلاف ورزی کی شکایات موصول ہوئی تھیں، جس کے بعد یہ سخت قدم اٹھایا گیا۔ کمیشن نے بتایا کہ فالتا اسمبلی حلقے کے تمام 285 پولنگ مراکز، جن میں معاون پولنگ بوتھ بھی شامل ہیں، پر 21 مئی کو دوبارہ ووٹنگ کرائی جائے گی، جبکہ ووٹوں کی گنتی 24 مئی کو ہوگی۔ ادھر 4 مئی کو جاری کیے گئے اسمبلی انتخابی نتائج میں مغربی بنگال اور آسام میں بھارتیہ جنتا پارٹی کو اکثریت حاصل ہوئی ہے، جبکہ پڈوچیری میں ایک بار پھر قومی جمہوری اتحاد کو کامیابی ملی ہے۔ کیرالہ میں کانگریس کی قیادت والے یونائٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ نے حکومت بنائی ہے، جبکہ تمل ناڈو میں عوام نے منقسم مینڈیٹ دیا اور ریاست میں پہلی بار انتخاب لڑنے والی تھلاپتی وجے کی پارٹی ٹی وی کے سب سے بڑی جماعت بن کر ابھری ہے۔

دہشت گردی کے خلاف ہندوستان آج بھی مضبوطی سے کھڑا ہے، پی ایم مودی نے لگائی 'آپریشن سندور' کی ڈی پی

نئی دہلی 7 مئی: پہلگام میں دہشت گردانہ حملہ کے جواب میں ہندوستانی فوج کی جانب سے چلائے گئے 'آپریشن سندور' کو آج ایک سال مکمل ہو گئے ہیں۔ اس موقع پر وزیر اعظم نریندر مودی نے سوشل میڈیا پر اپنی پروفائل اپڈیٹ کرتے ہوئے 'آپریشن سندور' کی تصویر لگائی ہے۔ ساتھ ہی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ایک سال بعد بھی ہندوستان دہشت گردی کو شکست دینے اور اسے فروغ دینے والے سسٹم کو ختم کرنے کے اپنے عزم پر پہلے کی طرح قائم ہے۔

پاکستان اور پاکستان مقبوضہ کشمیر (پی او کے) میں دہشت گردوں اور دہشت گردی کے ڈھانچے کے خلاف فوجی کارروائی کے ایک سال مکمل ہونے پر وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعرات کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنی پوسٹ میں کہا کہ اس آپریشن نے دہشت گردی کے خلاف ہندوستان کے سخت ردعمل اور قومی سلامتی کے تحفظ کے تئیں اس کے غیر متزلزل عزم کو ظاہر کیا۔

پی ایم مودی کا کہنا ہے کہ ایک سال بعد بھی ہندوستان دہشت گردی کو شکست دینے اور اسے فروغ دینے والے ایکو سسٹم کو ختم کرنے کے اپنے عزم پر پہلے کی طرح اٹل ہے۔ ایک سال قبل ہندوستانی مسلح افواج نے 'آپریشن سندور' کے دوران بے مثال جرأت، مستعدی اور مضبوط عزم کا مظاہرہ کیا تھا۔ افواج نے ان لوگوں کو منہ توڑ جواب دیا جنھوں نے پہلگام میں بے قصور ہندوستانی شہریوں پر حملہ کرنے کی جرأت کی تھی، اور پورا ملک ہندوستانی افواج کی بہادری کو سلام کرتا ہے۔

'آپریشن سندور' کے تعلق سے پی ایم مودی نے کہا کہ "آپریشن سندور نے دہشت گردی کے خلاف ہندوستان کے سخت ردعمل اور قومی سلامتی کے تحفظ کے تئیں غیر متزلزل عزم کو ظاہر کیا۔ اس آپریشن نے ہماری مسلح افواج کی پیشہ ورانہ صلاحیت، تیاری اور مربوط طاقت کو بھی اجاگر کیا۔" وہ مزید لکھتے ہیں کہ "اس (آپریشن سندور) نے ہندوستان کی سیکورٹی فورسز کے درمیان بڑھتی ہوئی یکجہتی کو بھی ظاہر کیا اور اس طاقت کو نمایاں کیا جو دفاع کے شعبہ میں خود انحصاری کی کوشش نے ملک کی قومی سلامتی کو فراہم کی ہے۔"

قابل ذکر ہے کہ پہلگام دہشت گردانہ حملے کے چند دن بعد ہی ہندوستانی افواج نے بارڈر سیکورٹی فورس (بی ایس ایف) کے ساتھ مل کر مغربی سرحد پر 'آپریشن سندور' چلایا تھا۔ اس آپریشن کے ذریعہ گزشتہ سال 7 سے 10 مئی کے درمیان پاکستان اور پاکستان مقبوضہ کشمیر میں دہشت گرد اور فوجی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ یہ آپریشن 22 اپریل 2025 کو پہلگام میں ہوئے دہشت گردانہ حملہ کے جواب میں انجام دیا گیا تھا، جس میں 26 افراد مارے گئے تھے۔ مہلوکین میں بیشتر سیاح تھے۔

این سی آر بی 2024: مودی حکومت میں خواتین اور دلتوں کے خلاف جرائم میں اضافہ، کانگریس نے حکومت کو گھیرا

نئی دہلی 7 مئی: کانگریس نے این سی آر بی (نیشنل کرائم ریکارڈز بیورو) کی 2024 پر مشتمل تازہ رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے مودی حکومت کو کٹہرے میں کھڑا کر دیا ہے۔ کانگریس نے مودی حکومت میں خواتین اور دلتوں کے خلاف بڑھتے جرائم کے مسئلہ پر شدید فکر کا اظہار کیا ہے۔ پارٹی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری ایک پوسٹ میں دعویٰ کیا ہے کہ مرکز میں نریندر مودی کی قیادت والی حکومت کے دوران خواتین اور دلت طبقات کے خلاف جرائم کے واقعات میں مسلسل اضافہ درج کیا گیا ہے، جو حکومت کے دعووں پر سنگین سوالات کھڑے کرتا ہے۔ کانگریس کی جانب سے شیئر کیے گئے اعداد و شمار کے مطابق 2024 میں خواتین کے خلاف جرائم کے سب سے زیادہ 66,398 معاملات اتر پردیش میں درج ہوئے۔ اس کے بعد مہاراشٹر میں 47,954، راجستھان میں 36,563، مغربی بنگال میں 34,360 اور مدھیہ پردیش میں 32,832 معاملات درج کیے گئے۔ پارٹی نے الزام لگایا کہ خواتین کی سلامتی کے معاملے میں حکومت کی پالیسیاں ناکام ثابت ہوئی ہیں اور بڑے بڑے دعووں کے باوجود خواتین خود کو محفوظ محسوس نہیں کر رہی ہیں۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ این سی آر بی کے اعداد و شمار اس حقیقت کو ظاہر کرتے ہیں کہ ملک میں خواتین کے خلاف جرائم ایک سنگین سماجی بحران کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔ کانگریس نے دلتوں کے خلاف جرائم کے اعداد و شمار بھی جاری کیے اور کہا کہ مودی حکومت کے دور میں ایسے معاملات میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ پارٹی کے مطابق 2014 میں دلتوں کے خلاف جرائم کے 40,401 معاملات درج ہوئے تھے، جو 2024 میں بڑھ کر 55,698 تک پہنچ گئے۔ جاری اعداد و شمار کے مطابق 2015 میں 38,670، 2016 میں 40,801، 2017 میں 43,203، 2018 میں 42,793، 2019 میں 45,961، 2020 میں 50,291، 2021 میں 50,900، 2022 میں 57,582 اور 2023 میں 57,789 معاملات درج کیے گئے تھے۔ کانگریس نے دعویٰ کیا کہ گزشتہ 11 برسوں میں دلتوں کے خلاف جرائم کے مجموعی طور پر 5,24,089 معاملات درج ہوئے، جو تشویشناک ہیں۔ کانگریس نے سوال اٹھایا کہ اگر حکومت واقعی سماجی انصاف اور قانون کی حکمرانی کے تئیں سنجیدہ ہے تو پھر دلتوں اور خواتین کے خلاف جرائم میں مسلسل اضافہ کیوں ہو رہا ہے؟ کانگریس نے کہا کہ حکومت کو صرف تشہیری مہم چلانے کے بجائے زمینی سطح پر سخت اقدامات کرنے چاہئیں تاکہ کمزور طبقات کو تحفظ فراہم کیا جا سکے۔

بین الاقوامی

پوپ مجھ سے خوش ہوں یا نہ ہوں، ایران کے پاس جوہری ہتھیار نہیں رہیں گے: ڈونالڈ ٹرمپ

ایران 7 مئی: ایران جنگ شروع ہونے کے بعد کیتھولک چرچ کے سپریم پوپ لیو اور امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے درمیان بیان بازی کا جو سلسلہ شروع ہوا، وہ اب تک جاری ہے۔ اس جنگ پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے پوپ لیو نے اسے پوری انسانیت کے لیے ایک بڑا سانحہ قرار دیا تھا اور فوری جنگ بندی کی اپیل کی تھی۔ اس بیان کے بعد سے وہ ٹرمپ کی نظروں میں آ گئے ہیں۔ ٹرمپ نے کہا کہ ایسا لگتا ہے پوپ تہران کے ذریعہ جوہری ہتھیار رکھنے کی صلاحیت کی حمایت کر رہے ہیں، جبکہ واشنگٹن اسے کبھی قبول نہیں کرے گا۔

اس سے قبل منگل کو پوپ لیو نے کہا تھا کہ انھوں نے کبھی جوہری ہتھیاروں کی حمایت نہیں کی اور جو لوگ ان پر تنقید کر رہے ہیں انھیں سچ بولنا چاہیے۔ انھوں نے یہ بات امریکی صدر کے اس بیان کے جواب میں کہی جس میں ان پر ایران جنگ کے متعلق اپنے موقف کے ذریعہ بہت سے کیتھولکوں کو خطرے میں ڈالنے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔

بدھ (6 مئی) کو وائٹ ہاؤس میں صحافیوں سے بات چیت کے دوران جب ٹرمپ سے پوچھا گیا کہ وزیر خارجہ مارکو روبیو پوپ سے ملنے والے ہیں، ایسے میں آپ ان تک کون سا پیغام پہنچانے کی امید رکھتے ہیں۔ اس کے جواب میں ٹرمپ نے کہا کہ ایران کے متعلق ان کا موقف واضح ہے۔ میں پوپ کو خوش کروں یا نہ کروں، ایران کے پاس جوہری ہتھیار نہیں ہو سکتے۔ ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ پوپ کے بیانوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کہہ رہے تھے کہ ایران جوہری ہتھیار رکھ سکتا ہے اور میں کہہ رہا ہوں کہ وہ نہیں رکھ سکتے۔ ٹرمپ کے مطابق پوپ کی رضامندی یا ناراضگی ان کے فیصلے کو متاثر نہیں کر سکتی۔

امریکی صدر نے وارننگ دی کہ ایران کے پاس جوہری ہتھیار ہونے سے عالمی استحکام کو خطرہ لاحق ہوگا۔ اگر ایسا ہوا تو پوری دنیا یرغمال بن جائے گی اور ہم ایسا ہونے نہیں دیں گے۔ میرا صرف یہی پیغام ہے۔ دراصل مارچ میں سینٹ پیٹرز اسکوائر میں ہفتہ وار اجتماعی دعا کے دوران پوپ نے کہا تھا کہ ہم اپنے لوگوں کی تکلیف کے سامنے خاموش نہیں رہ سکتے، خاص طور سے ان بے بس لوگوں کے لیے جو ان کشیدگیوں کے شکار ہوئے۔ ان کا درد پوری انسانیت کا درد ہے۔ ساتھ ہی انھوں نے کہا تھا کہ دنیا کو صرف تشویش کا اظہار کرنے تک محدود نہیں رہنا چاہیے، بلکہ امن کی سمت میں ٹھوس اقدامات اٹھانے چاہئیں۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ ماہ امریکی صدر نے ایران جنگ پر پوپ کی تنقید کے جواب میں پوپ کو جرائم کے حوالے سے کمزور اور خارجہ پالیسی میں بے حد خراب بتایا تھا۔ انھوں نے کہا تھا کہ مجھے ایسا پوپ نہیں چاہیے جو میری تنقید کرے اور جو چاہتا ہو کہ ایران کے پاس جوہری ہتھیار ہوں۔

ایران-امریکہ جنگ: ایرانی ہوائی حملوں میں اب تک 228 امریکی فوجی ڈھانچوں کو پہنچا نقصان، چشم کشا رپورٹ آئی سامنے

ایران 7 مئی: ایران اور امریکہ کے درمیان اس وقت عارضی جنگ بندی ہے، لیکن حالات میں کشیدگی کم ہونے کا نام نہیں لے رہی ہے۔ مشرق وسطیٰ میں کبھی بھی میزائل کا حملہ ہو جاتا ہے اور کبھی بھی دھماکوں کی گونج سنائی دیتی ہے، جس سے جنگ میں شدت کے اندیشے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس درمیان ایک ایسی چشم کشا رپورٹ سامنے آئی ہے، جس نے جنگ میں امریکہ کے شدید نقصانات کی طرف واضح اشارہ کیا ہے۔ دراصل سیٹلائٹ تصویروں کے ایک نئے تجزیے سے پتہ چلا ہے کہ ایران نے مشرق وسطیٰ میں موجود امریکی فوجی اڈوں پر اب تک کے سب سے خطرناک حملے کیے ہیں۔ 'واشنگٹن پوسٹ' کی رپورٹ کے مطابق جنگ کی ابتدا سے اب تک کم از کم 228 امریکی فوجی ڈھانچے اور سیٹلائٹ یا تو تباہ ہو گئے ہیں یا انھیں شدید نقصان پہنچا ہے۔ یہ تعداد امریکی حکومت کے ذریعہ عوامی طور پر قبول کیے گئے نمبر سے کہیں زیادہ ہے۔ دراصل ایران نے اپنے حملوں میں صرف عمارتوں کو ہی نشانہ نہیں بنایا، بلکہ امریکہ کے 'ڈیجیٹل نروس سسٹم' یعنی مواصلات و سیکورٹی نظام پر براہ راست حملہ کیا ہے۔ سیٹلائٹ تصویروں کے تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ تباہ ہوئی چیزوں میں طیارہ و ٹینکر، میزائل ڈیفنس سسٹم، ایندھن و رہائش اور مواصلاتی مرکز شامل ہیں۔ اس کی تفصیلات کچھ اس طرح ہیں:

طیارہ و ٹینکر — سعودی عرب کے پرنس سلطان ایئربیس پر ایندھن بھرنے والے ٹینکر اور ای-3 طیاروں کو نقصان پہنچا ہے۔

میزائل ڈیفنس سسٹم — کویت اور بحرین میں تعینات پیٹریاٹ میزائل ڈیفنس سسٹم اور اردن و یو اے ای میں تھاڈ ریڈار اسٹیشنوں کو ہدف بنایا گیا۔

ایندھن اور رہائش — کئی ٹھکانوں پر ایندھن ذخیرہ ٹینکوں، فوجیوں کے رہنے کے بیرک، جم اور ڈائننگ ہال بھی ملبہ میں تبدیل ہو چکے ہیں۔

مواصلاتی مرکز — قطر کے العدید ایئربیس پر اہم سیٹلائٹ مواصلاتی مراکز اور ریڈار گنبدوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

اطلاع میں سامنے آیا ہے کہ امریکی انتظامیہ نے نقصانات کو بہت کم کر کے بتایا تھا۔ جہاں حکومت نے فتح کے دعوے کیے تھے، وہیں زمینی حقیقت یہ ہے کہ بحرین میں موجود امریکی بحریہ کے پانچویں بیڑے کے ہیڈ کوارٹر اور کویت کے 3 اہم اڈوں پر نصف سے زیادہ نقصان ہوا ہے۔ رپورٹ کے مطابق فروری سے شروع ہوئی اس جنگ میں اب تک کم از کم 7 امریکی فوجی مارے گئے ہیں اور 400 سے زائد زخمی ہوئے ہیں۔ دفاعی ماہرین کا کہنا ہے کہ ایران نے قصداً ان ٹھکانوں کو منتخب کیا جو امریکہ کے لیے اسٹریٹجک طور پر سب سے مہنگے اور نایاب ہیں۔ انھوں نے براہ راست ریڈار پر حملہ کرنے کی جگہ ان عمارتوں کو نشانہ بنایا جہاں ڈاٹا پروسیسنگ، کولنگ سسٹم اور بجلی پروڈکشن کی سہولتیں تھیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ریڈار محفوظ بھی رہے تو انھیں چلانے والا سسٹم ختم ہو گیا ہے۔ تجزیہ کار ولیم گڈہینڈ کے مطابق ایران نے سافٹ ٹارگیٹ یعنی فوجیوں کی رہائشوں کو بھی نشانہ بنایا تھا کہ زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچایا جا سکے۔

پاکستان: کراچی میں پانی کا شدید بحران دوسرے ہفتے میں داخل، لاکھوں شہری بدحال

اسلام آباد 7 مئی: پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی میں پانی کی شدید قلت کا بحران مسلسل دوسرے ہفتے بھی جاری ہے، جس کے باعث لاکھوں شہری سخت مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ شہر میں پانی کی فراہمی میں مسلسل کمی نے روزمرہ زندگی کو بری طرح متاثر کر دیا ہے اور کئی علاقوں میں صورتحال انتہائی سنگین ہو چکی ہے۔

یہ بحران 21 اپریل کو اس وقت شروع ہوا جب کراچی واٹر اینڈ سیوریج کارپوریشن نے دھابیجی پمپنگ اسٹیشن کے قریب لائن نمبر پانچ کی تبدیلی کے لیے 72 انچ قطر کی نئی پائپ لائن کو جوڑنے کے مقصد سے مرکزی پانی کی لائن بند کر دی تھی۔ اس منصوبہ کا کام کے نتیجے میں شہر کو یومیہ 250 ملین گیلن پانی کی کمی کا سامنا کرنا پڑا، جو کراچی کی مجموعی یومیہ فراہمی 650 ملین گیلن کا تقریباً چالیس فیصد بنتا ہے، جبکہ شہر کی طلب ہزار ملین گیلن سے بھی زیادہ ہے۔

محکمہ آب نے اگلے ہی دن شام تک تقریباً 100 ملین گیلن پانی کی فراہمی بحال کر دی تھی، تاہم دھابیجی پمپنگ اسٹیشن پر پیدا ہونے والے بجلی کے بڑے بحران کے باعث متعدد پمپ بند ہو گئے، جس سے یہ جزوی بحالی بھی زیادہ دیر برقرار نہ رہ سکی۔ صورتحال اس وقت مزید خراب ہو گئی جب پیر کے روز بجلی کی بندش کے دوران دھابیجی پمپنگ اسٹیشن پر 72 انچ قطر کی تین بڑی پائپ لائنیں پھٹ گئیں، جس کے نتیجے میں مزید 140 ملین گیلن پانی کی کمی واقع ہو گئی۔ اس واقعے کے بعد کورنگی، ملیر، چنیسر، جناح ٹاؤن، لانڈھی، شاہ فیصل کالونی، صدر ٹاؤن اور گلشن سمیت کئی اہم علاقوں میں پانی کی فراہمی بری طرح متاثر ہوئی۔

کراچی واٹر اینڈ سیوریج کارپوریشن کے مطابق ہنگامی بنیادوں پر مرمتی کام شروع کیا گیا اور جمعرات تک تینوں متاثرہ لائنوں کو درست کر لیا گیا، تاہم پاور ٹیسٹنگ کے دوران گلشن حدید کے علاقے میں لائن نمبر پانچ میں دوبارہ لیک سامنے آ گئی، جس کی مرمت کا عمل اب بھی جاری ہے۔

محکمے کے ترجمان کے مطابق جمعرات کے روز شہر میں پانی کی مجموعی کمی تقریباً 80 ملین گیلن رہی۔ ان کا کہنا تھا کہ لائن نمبر پانچ کے تاحال بند ہونے کے باعث کورنگی، ملیر، جناح ٹاؤن، صدر، ڈی ایچ اے اور کلفٹن جیسے علاقے سب سے زیادہ متاثر ہیں۔

دوسری جانب شہریوں کا کہنا ہے کہ کئی علاقوں کے حالات میں کوئی بہتری نہیں آئی۔ ایک مقامی رہائشی عبدالغفور نے بتایا کہ گزشتہ ایک ہفتے سے ان کے گھر میں نل سے پانی نہیں آیا، جس کے باعث انھیں مہنگے داموں پانی کے ٹینکر خریدنے پڑ رہے ہیں۔ ایک خاتون نے شکایت کی کہ ان کے علاقے میں پانچ دن سے پانی مکمل طور پر غائب ہے۔

☆☆

امریکہ-ایران کشیدگی کم کرانے کی کوشش پاکستان کی معاشی ضرورت: رپورٹ

اسلام آباد 7 مئی: ایک تازہ رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ پاکستان کی جانب سے امریکہ اور ایران کے درمیان کشیدگی کم کرانے کی کوششیں محض سفارتی حکمت عملی نہیں بلکہ اس کے پیچھے گہری معاشی ضرورت کارفرما ہے۔ رپورٹ کے مطابق اگر پاکستان اس تنازع میں کسی حد تک کامیاب ثالثی کر لیتا ہے تو نہ صرف تیل اور گیس کی عالمی قیمتوں میں اچانک اضافے کا خطرہ کم ہو سکتا ہے بلکہ ملک کے اندر توانائی کے شعبے پر بڑھتا ہوا دباؤ بھی کم کیا جا سکتا ہے۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان ایک ایسی معیشت ہے جو توانائی کے لیے بڑی حد تک درآمدات پر انحصار کرتی ہے، خاص طور پر خلیجی ممالک کے ساتھ اس کے تعلقات اس حوالے سے نہایت اہم ہیں۔ ایسے میں اگر خطے میں کشیدگی بڑھتی ہے تو اس کا براہ راست اثر تیل کی قیمتوں، درآمدی بل اور زرمبادلہ کے ذخائر پر پڑتا ہے۔ پاکستان اس وقت بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے بیل آؤٹ پروگرام کے تحت اپنی معیشت کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا ہے، جس کے تحت اسے مالیاتی نظم و ضبط برقرار رکھنا ناگزیر ہے۔

مزید بتایا گیا ہے کہ پاکستان کا مرکزی بینک جون کے اختتام تک زرمبادلہ کے ذخائر کو تقریباً 18 ارب ڈالر تک پہنچانے کا ہدف رکھتا ہے، جبکہ ملک پہلے ہی سات ارب ڈالر کے پروگرام پر انحصار کر رہا ہے۔ ایسے حالات میں کسی بھی بیرونی جھٹکے خاص طور پر توانائی کی قیمتوں میں اضافہ، معیشت کے لیے بڑا چیلنج بن سکتا ہے۔

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں پاکستان کی مجموعی درآمدات میں تیل کا حصہ 16.64 فیصد رہا، جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ عالمی منڈی میں معمولی اتار چڑھاؤ بھی ملکی معیشت پر گہرا اثر ڈال سکتا ہے۔ تیل کی قیمتوں میں اضافہ مہنگائی کو بڑھاتا ہے اور مقامی کرنسی پر دباؤ ڈالتا ہے، جس سے معاشی استحکام کی کوششیں متاثر ہوتی ہیں۔

رپورٹ میں مائع قدرتی گیس کے حوالے سے بھی پاکستان کی کمزوری کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اس شعبے میں ملک خلیجی ممالک خاص طور پر قطر پر کافی انحصار رکھتا ہے۔ موجودہ کشیدگی نے اس انحصار کو مزید نمایاں کر دیا ہے، جس سے توانائی کی فراہمی غیر یقینی صورتحال کا شکار ہو سکتی ہے۔

اسی دوران ملک میں بجلی کا بحران بھی شدت اختیار کرتا جا رہا ہے، جہاں قلت بڑھ کر تقریباً 3,400 میگاواٹ تک پہنچ گئی ہے۔ شمالی علاقوں کے بعض حصوں میں روزانہ سات گھنٹے تک بجلی کی کٹوتی ہو رہی ہے، جو عوامی زندگی اور صنعتی سرگرمیوں دونوں کو متاثر کر رہی ہے۔

رپورٹ کے مطابق پاکستان اور ایران کے درمیان رسمی بینکاری نظام کی عدم موجودگی کے باعث کئی تجارتی لین دین اب بھی بارٹر نظام کے تحت انجام دیے جاتے ہیں۔ اس پس منظر میں پاکستان کا یہ واضح مفاد ہے کہ امریکہ اور ایران کے درمیان کشیدگی کسی طویل تنازع میں تبدیل نہ ہو، کیونکہ اس کا براہ راست اثر ملک کی معیشت اور توانائی کے تحفظ پر پڑ سکتا ہے۔

Aawami news Kolkata
Also published from Ranchi & Patna
Friday, 8th May 2026

روزنامہ عوامی نیوز کولکاتا
جمعہ،۸ر مئی ۲۰۲۶ء

SPORTS کھیل کی دنیا

کوارٹسخیلیا سیمی فائنل میں ناقابل تسخیر تھا، جیسا کہ اس سے قبل چیمپئنز لیگ مہم میں وہ موناکو، چیلسی اور لیورپول کے خلاف تھے

پیرس، 7 مئی: بائرن کے مڈفیلڈ نیپنگ کو ڈیپ گرا کر پکڑتے ہوئے، اس نے اپنے دائیں پاؤں کے باہر سے شاندار فلک کے ساتھ فیپیان روئز کو چھوڑ دیا۔ اس کے بعد اس نے بائیں طرف دوڑتے ہوئے اور پینلٹی ایریا میں ایک عمدہ پاس کے ساتھ ڈیمبیلے کو چننے سے پہلے Ruiz کا پہلی بار کا بہترین پاس اکٹھا کرنے کے لیے گھوما۔ Dembele نے مقابلے کے اپنے ساتویں گول کے لیے جال کی چھت پر طاقتور گولی ماری۔ بائرن کے پاس قبضے کے کچھ منتر تھے لیکن ابتدائی دھچکے سے کبھی بھی باز نہیں آئے اور آخر میں، کوارٹسخیلیا کی بے پناہ توانائی اور رنز تقریباً ایک اور PSG گول کی طرف لے گئے۔ PSG کے صدر ناصر الخلیفی نے کہا کہ ہمارے پاس ایک شاندار ٹیم ہے، ایک نوجوان ٹیم ہے، ہم مل کر لڑتے ہیں۔ "ہمارے پاس ستارے ہیں لیکن سب لڑتے ہیں۔ آخری لمحے دیکھو، کوارا لپکا ہے (لیکن) لڑتا رہتا ہے۔"

Dembele پچھلے سیزن میں PSG کے کلیدی کھلاڑی تھے، اور اب Kvaratskhelia کی چمکنے کی باری ہو سکتی ہے جب PSG کا مقابلہ 30 مئی کو فائنل میں Arsenal سے ہوگا۔ "ہم بہت خوش ہیں، ہم جانتے ہیں کہ یہ آرسنل کے خلاف بہت مشکل ہو گا، " Kvaratskhelia نے کہا۔ "میں ہر روز کام کر رہا ہوں اور مدد یا اہداف کے ساتھ واپس آ رہا ہوں۔ میں ٹیم کے لیے سب کچھ کروں گا۔ "ریال میڈرڈ نے 2016-18 تک مسلسل تین بار جیتا۔

پی ایس جی کے کوچ لوئیس اینریک نے اپنی ٹیم کے انتخاب میں غیر معمولی لچک دکھائی ہے، اپنی ٹیم کی کارکردگی میں خلل ڈالے بغیر چوٹوں کا بڑی مہارت سے مقابلہ کیا اور پوزیشن کی تبدیلیوں کو جگایا۔ وہ منانے کے موڈ میں تھا، اعتدال میں۔ "یہ ناقابل یقین ہے،" لوئس اینریک نے کہا۔ "ہمیں اس رات کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا ہے، لیکن ہمیں فائنل کے بارے میں سوچنا ہے۔"

اگرچہ وہ بطور کوچ تیسری بار چیمپئنز لیگ جیتنے کے راستے پر ہے -2015 میں بارسلونا کے ساتھ فتح حاصل کرنے کے بعد -سابق باکس ٹو باکس مڈفیلڈر نے عام طور پر تعریف کو خود سے دور کر دیا۔ "یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہمارے پاس کس قسم کے کھلاڑی ہیں اور ہم کس قسم کی ٹیم ہیں۔ میرے خیال میں ہم نے آج پختگی کی سطح دکھائی،" انہوں نے کہا۔ "یہ جاننا کہ کب دفاع کرنا ہے، کب حملہ کرنا ہے۔ بطور کوچ اس قسم کی کارکردگی کو دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے۔" روئز کو چننے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہوئی، جو حال ہی میں 22 جنوری کو اسپورٹنگ کے خلاف گھٹنے کی انجری سے واپس آئے تھے۔ روئز نے وارن زائر-ایمری کی جگہ لی، جو زخمی اچراف حکیمی کی جگہ لینے کے لیے دائیں طرف نیچے گر گئے۔ اس سے پی ایس جی کی تال میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ Emery-Zaïre کے پاس ٹھوس کھیل تھا اور اس میں بڑی حد تک ونگر لوئس ڈیاز کے رنز شامل تھے، جنہوں نے پہلے مرحلے میں ایک شاندار گول کیا اور نومبر میں گروپ مرحلے کی جیت میں PSG کے خلاف دو بار جال لگایا۔

یکساں عزم اور حوصلہ کے ساتھ دفاع یا حملہ کرنے کی کوارٹسخیلیا کی صلاحیت اس PSG ٹیم کی علامت ہے اور بڑے ناموں کا پیچھا کرنے اور یورپ کے سب سے بڑے اسٹیج پر کم پڑنے کے دنوں سے بہت دور کی بات ہے۔ پی ایس جی کے محافظ ولیان پچو نے کہا کہ "جو چیز ہمیں نمایاں کرتی ہے وہ ہماری ذہنیت ہے۔ "ہمارے فارورڈز ہماری بہت مدد کرتے ہیں اور ہم حملہ کرنے میں ان کی مدد کرتے ہیں۔"

چیمپئنز لیگ کے فائنل میں پہنچنے کے بعد آرسنل تاریخ کی چوٹی پر ہے

لندن، 7 مئی: میکل آرٹیٹا نے آرسنل پر زور دیا ہے کہ وہ 20 سالوں میں پہلی بار چیمپئنز لیگ کے فائنل میں پہنچنے سے پیدا ہونے والی "توانائی اور یقین" کو تاریخی ڈبل مکمل کرنے کے لیے بطور ایندھن استعمال کرے۔ یہاں تک کہ اپنے جنونی معیارات سے بھی، آرٹیٹا توانائی کا ایک دھندلا پن تھا کیونکہ ایمریٹس اسٹیڈیم میں منگل کو اٹلیٹیکو میڈرڈ کے خلاف سیمی فائنل کے دوسرے مرحلے میں 1-0 سے جیتنے کے بعد گنرز باس نے اپنے کھلاڑیوں کے ساتھ اعزاز کی خوشی بھری گود میں آغاز کیا۔ بکائیو ساکا کے پہلے ہاف میں قریبی رینج کے اختتام نے 2-1 کی مجموعی فتح پر مہر ثبت کردی جس نے آرسنل کو پہلی بار چیمپئنز لیگ کے فائنل میں واپس بھیج دیا جب سے ان کی واحد پچھلی موجودگی 2006 میں بارسلونا کے خلاف شکست پر ختم ہوئی تھی۔ نارتھ لندن کلب اب لافانی سے چار گیمز باقی ہے، جس میں ویسٹ ہیم، برنلے اور کرسٹل پیلس کے خلاف پریمیئر لیگ کے اپنے بقیہ میچوں میں تین جیت 2004 کے بعد پہلی انگلش ٹائٹل کی ضمانت ہیں۔ مانچسٹر سٹی کے ساتھ ٹائٹل فائٹ کا فیصلہ ہونے کے بعد، ارٹیٹا کی ٹیم 30 مئی کو پیرس سینٹ جرمین یا بائرن میونخ کا مقابلہ کرنے کے لیے بوڈاپیسٹ جائے گی جب وہ چیمپئنز لیگ کے پہلے تاج کا تعاقب کرے گی۔

ہولڈرز PSG، جس نے گزشتہ سال سیمی فائنل میں آرسنل کو شکست دی تھی، بدھ کو میونخ میں ہونے والے دوسرے مرحلے میں 5-4 کی برتری کے ساتھ آگے بڑھی۔ ہنگری میں جس کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے اس کا سامنا آرسنل کی ٹیم سے ہوگا جو منگل کو ارٹیٹا، اس کے کھلاڑیوں اور 60,000 شائقین کی طرف سے خوشی کے اظہار کے بعد جذبات کی لہر پر سوار ہو گی۔ اس لمحے سے، آرسنل کے ہزاروں شائقین سٹیڈیم کے باہر سرخ شعلوں، جھنڈوں اور حوصلہ افزا گرجوں کے ساتھ ٹیم بس کا استقبال کرنے کے لیے جمع ہوئے، یہ واضح تھا کہ یہ گنرز کے لیے کسی دوسرے کے برعکس دن تھا۔ آرٹیٹا میچ کے بعد کی جنگلی تقریبات کے دوران پرجوش تھا اور، تاریخ کے نچلے حصے پر، اس نے اپنے کھلاڑیوں کو چیلنج کیا کہ وہ دونوں مقابلوں میں انہیں فائنل لائن تک لے جانے کے احساس کا استعمال کریں۔

"یہ بہت اچھا ہے۔ ہر کوئی توانائی، یقین میں، ہر چیز میں تبدیلی محسوس کر سکتا ہے،" انہوں نے کہا۔ "آیئے اسے صحیح طریقے سے استعمال کریں اور سمجھیں کہ ہم جس چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اس کے مارجن اور دشواری بہت بڑی ہے، لیکن یہ کہ ہمارے پاس اسے کرنے کی صلاحیت اور یقین ہے۔ "میں آج رات واقعی اس سے لطف اندوز ہونے جا رہا ہوں، اب ہر کوئی اس لمحے سے لطف اندوز ہو رہا ہے۔ لیکن اونچائی بہت زیادہ نہیں ہے اور نیچ بہت کم نہیں ہے۔ میرا کام کافی مستحکم ہونا ہے۔ "ہمارے پاس ویسٹ ہیم کے خلاف ایک ناقابل یقین کھیل ہے، جو واقعی ایک مشکل کھیل ہے، اور ہمارے پاس اسے کرنے کے لیے چار دن لگیں گے۔"

2004 میں آرسین وینگر کی 'ناقابل تسخیر' نے اپنی ناقابل شکست ٹائٹل جیتنے والی مہم کے ساتھ اعلیٰ ترین حکمرانی کی دو دہائیوں سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ چیمپئنز لیگ کے فائنل میں بارکا سے ہارنے کے بعد وینگر آہستہ آہستہ اپنا راستہ کھو گیا، لیکن آرٹیٹا نے آخر کار اس مشہور ٹیم کی روح کو دوبارہ حاصل کر لیا ہے۔ ہسپانوی کھلاڑی نے کھلاڑیوں اور شائقین کے درمیان کامل کیمیا بنانے کے لیے چھ سال سے زیادہ محنت کی ہے، ایک ایسا بانڈ جو 2020 کے ایف اے کپ کی فتح کے بعد ٹرافی کے خشک سالی کے دوران ٹوٹنے کے خطرناک حد تک قریب آ گیا ہے۔ آرٹیٹا نے اس سیزن میں کامل اجزاء کو نشانہ بنایا ہے، جس سے آرسنل پریمیئر لیگ میں لگاتار تین رنز اپ فائنلز کے درد کو مٹانے کے دہانے پر پہنچ گیا ہے۔

☆

آئی ایس ایل کے وسط میں محمڈن کا فیڈریشن کو خط، کس مسئلے کی درخواست ہے؟

کولکاتا، 7 مئی: محمڈن کے فٹبالرز نے تنخواہوں کی عدم ادائیگی کے باعث پریکٹس کا بائیکاٹ کیا۔ چار دن کی بند پریکٹس کے بعد سیاہ فام فٹبالرز بائیکاٹ سے دستبردار ہو گئے اور فٹبالرز کی تنخواہوں کی ادائیگی کا عمل شروع ہوتے ہی منگل سے ٹریننگ شروع کر دی۔ تاہم کولکتہ کی روایتی ٹیم کو لیگ کے ڈھانچے میں تبدیلی سے لے کر مالیاتی بحران اور میدان میں نتائج تک بڑے چیلنجز کا سامنا ہے۔ اس صورت حال میں، محمڈن نے آئی ایس ایل کے درمیان میں فیڈریشن کو ایک خط بھیجا۔ اس سال کے آئی ایس ایل میں، ہر ٹیم نئے فارمیٹ میں ایک بار آمنے سامنے ہے۔ کیا محمڈن اس نئے فارمیٹ میں آخری نمبر پر آنے والی ٹیم کو ریلیگیٹ کرنے کے فیصلے کو قبول کرے گا؟ کلب کا دعویٰ ہے کہ لیگ کا ڈھانچہ اور قواعد شروع سے واضح نہیں تھے۔ اس لیے اس سیزن کو 'غیر معمولی' یا 'عبوری' سیزن قرار دیا جائے اور ریلیگیشن کو ملتوی کیا جائے۔ اس کے علاوہ اس معاملے پر دوبارہ غور کرنے کے لیے AIFF کی ایگزیکٹو کمیٹی کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا ہے۔ کلب کے مطابق لیگ کے تاخیر سے شروع ہونے اور منصوبہ بندی کی کمی نے ٹیم کی تشکیل، تیاری اور مالی استحکام کو متاثر کیا ہے۔ مزید یہ کہ شرکت کی فیس اور جاری مالی دباؤ نے کلب کو پہلے ہی مشکل میں ڈال دیا تھا۔ اس کے علاوہ سرمایہ کاروں کی واپسی نے صورتحال کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ اس کے باوجود ٹیم تمام تر مشکلات کے باوجود باقاعدگی سے میدان میں اتری ہے۔ یہ بھی ہر میچ کھیل چکا ہے۔ اس لیے انہوں نے وفاق سے ہمدردی مانگی ہے۔ اس سلسلے میں کلب نے براہ راست اے آئی ایف ایف کے صدر کلیان چوبے کو خط بھیجا ہے۔ اس میں ان کا کہنا تھا کہ اگر سات دن کے اندر تسلی بخش جواب نہ ملا تو کلب قانونی کارروائی کرنے پر مجبور ہوگا۔

دوسری جانب تنخواہوں کے بقایا جات پر کلب کے اندر بدامنی پھیل گئی۔ چند روز پریکٹس روکنے کے بعد بالآخر فٹبالرز مسئلہ حل ہونے کی یقین دہانی کے بعد پریکٹس میں واپس آ گئے ہیں۔ محمڈن کے منیجر بلال احمد کا دعویٰ ہے کہ نسبتاً کم تنخواہ والے فٹبالرز کو مئی تک کی تنخواہیں ادا کر دی گئی ہیں۔ زیادہ تنخواہ لینے والے فٹبالرز کو مارچ تک کی تنخواہیں ادا کر دی گئی ہیں۔ کوچز اور سپورٹ سٹاف کو ایک ماہ کی تنخواہ بھی ادا کر دی گئی ہے۔ اگرچہ محمڈن ٹیم منگل کی شام 4 بجے سے پریکٹس کر رہی تھی لیکن فٹبالرز پریکٹس کے لیے نہیں آئے۔ وہ بغیر کٹس کے کلب کے خیمے میں آئے۔ اس وقت گورے اور کالے انتظامیہ نے محمڈن فٹبالرز کے ساتھ میٹنگ کی۔

اس کے بعد، کلب نے بتایا کہ آخری وقت کی بقایا رقم 18 مئی کے بعد ان کے ایجنٹوں سے بات کر کے اور ایک معاہدے پر پہنچ کر طے کی جائے گی۔ اس کے علاوہ کہا گیا ہے کہ اگر کوئی تنخواہ لینے کے بعد بھی پریکٹس سے غیر حاضر رہا تو اس کا احتساب کیا جائے گا۔ مجموعی طور پر، محمڈن، جو لیگ ٹیبل میں سب سے نیچے ہے، اب اپنی بقا کے لیے سخت جنگ لڑ رہی ہے۔ محمڈن کے اگلے میچ میں حریف، جو ریلیگیشن میں ہے، کیرالہ بلاسٹرز ہے۔ لیگ ٹیبل میں سب سے نیچے موجود محمڈن کے باقی تین میچز عملی طور پر 'کرو یا مرو' کے میچز ہیں۔ اس صورتحال میں سفید اور سیاہ بریگیڈ نے وفاق کو خط ارسال کر دیا۔

بارسلونا اوساسونا میں جیت کے ساتھ لالیگا ٹائٹل کے دفاع کے دہانے پر ہے

پامپلونا، 7 مئی: رابرٹ لیوینڈوسکی اور فیران ٹوریس نے بارسلونا کو دیر سے گول کے ساتھ لالیگا ٹائٹل کے دہانے پر پہنچا کر ہفتے کے روز اوساسونا میں 2-1 سے کامیابی حاصل کی۔ کاتالان جنات دوسرے نمبر پر موجود ریال میڈرڈ سے 14 پوائنٹس آگے بڑھ گئے ہیں اور اگر ان کے حریف اتوار کو ایسپینیول میں پوائنٹس کم کرتے ہیں تو وہ چیمپئن بن جائیں گے۔ لیوینڈوسکی تعطل کو توڑنے کے لیے 81 منٹ کے بعد گھر کی طرف روانہ ہوئے، ٹوریس نے ایک سیکنڈ میں چار منٹ کے اندر اندر آگے بڑھایا۔ اوساسونا نے دیر سے راؤل گارسیا کے ذریعے ایک کو واپس کھینچ لیا لیکن بارکا نے لگاتار دوسرے لیگ ٹائٹل اور کلب کی تاریخ میں 29 ویں نمبر پر بند ہونے کے لئے تین پوائنٹس حاصل کیے۔ اگر ریال میڈرڈ ایسپینیول کو شکست دیتا ہے، تو بارسلونا کے پاس ٹائٹل جیتنے کا اگلا موقع 10 مئی کو اپنے روایتی حریفوں کے خلاف کلاسیکو میں ہوگا۔ ٹوریس نے DAZN کو بتایا، "ہم نے میڈرڈ پر دباؤ ڈالا ہے کیونکہ کل، اگر وہ نہیں جیتتے، تو ہم واقعی چیمپئن بن جائیں گے۔" "یہ لیگ کے سب سے مشکل میدانوں میں سے ایک ہے، جہاں ہم جانتے تھے کہ یہاں تین پوائنٹس کی قیمت تین پوائنٹس سے زیادہ ہے۔ "بارکا کے کوچ ہانسی فلک نے کہا کہ یہ ان کی ٹیم کے لیے "بہت بڑی" فتح ہے۔

"ہم یہاں جیتنا چاہتے تھے اور یہ ایک مشکل کھیل تھا، خاص طور پر پہلے ہاف میں، ہم نے دوسرے ہاف میں بہت بہتر کیا،" فلک نے DAZN کو بتایا۔ "میں ٹیم کے لیے، کلب کے لیے، شائقین کے لیے واقعی خوش ہوں۔ "فلک نے کہا تھا کہ وہ کوشش کریں گے اور اپنی ٹیم کو اگلے ہفتے کے آخر میں کلاسیکو کے بجائے اس کھیل پر توجہ مرکوز کریں، لیکن بارکا کا پہلا ہاف ایک ایسی ٹیم کا تھا جو ایک آرام دہ کشن اور داؤ پر لگنے کا احساس تھا۔ زخمی لامین یامل کے بغیر، بارکا نے اپنی بہت زیادہ حرکیات کھو دی، اور اگرچہ پہلے ہاف میں ان کے پاس زیادہ گیند تھی، انہیں واضح مواقع پیدا کرنے کے لیے اوساسونا کو توڑنا مشکل تھا۔ اسپین انٹرنیشنل کی جگہ دائیں جانب روونی باردجی نے اوساسونا کے اسٹاپر سرجیو ہیریرا سے ایک طویل فاصلے تک کی کوشش کے ساتھ ایک آسان بچایا۔ اوساسونا نے پہلے ہاف میں بہترین اوپننگ کی تھی، جسے کروشین اسٹرائیکر اینٹے بڈیمیر نے اپنے طور پر بنایا تھا، جس نے پوسٹ کے خلاف آگے بڑھنے سے پہلے دو محافظوں کو روکنے کی طاقت کا مظاہرہ کیا۔ دوسرے ہاف میں بارسلونا کی رفتار قدرے زیادہ تھی اور شاید ڈینی اولمو نے انہیں آگے بھیجا ہو، لیکن وہ قریب سے آگے بڑھ گیا۔ فلک اپنے بینچ کی طرف متوجہ ہوا، جس میں ونگر مارکس راشفورڈ کو دائیں جانب کھیلنے کے لیے بھیجنے سمیت تین بار تبدیلی کی گئی۔ مانچسٹر یونائیٹڈ فارورڈ، بارکا پر قرض پر، تنگ طور پر گھماؤ اور رفتار کا خیر مقدم انجیکشن پیش کیا۔ راشفورڈ نے لیوینڈوسکی کے لیے ایک بہترین کراس کے ساتھ اوپنر بنایا، جس نے جگہ تلاش کرنے اور ہیڈر رہوم کو طاقت دینے کے لیے سلیک مارکنگ کا فائدہ اٹھایا۔ "پہلے ہاف میں، ہم نے کھیل کو کنٹرول کیا لیکن دوسرے ہاف میں بھی نہیں،" فلک نے کہا۔ "راشی اور فیران کے ساتھ ہمارے پاس رفتار ہے، اور ہم یہی چاہتے ہیں، ان کی آخری لائن پر حملہ کریں اور ہم نے اسے بہت بہتر کیا۔ "ٹوریس، ایک اور متبادل نے بارکا کی برتری کو دوگنا کرنے کے لیے کلینکل فنش تیار کیا، لیکن گارسیا کے میزبانوں کے لیے گھر جانے کے بعد جب باکس میں خالی چھوڑ دیا گیا تو وہ آٹھ منٹ کے اسٹاپیج ٹائم کے ذریعے پسینے میں بہہ گئے۔ کاتالانوں نے سخت لڑائی لڑی، گیندوں کو تھپتھپاتے ہوئے اوساسونا نے اسکرو کو تبدیل کر دیا، لیکن آخر کار وہ مسلسل 10 ویں لیگ جیت کا جشن منانے میں کامیاب ہو گئے -- اور اب وہ انتظار کر رہے ہیں۔ "ہم نے آج اپنا کام کیا، اور میں ٹیم سے یہی دیکھنا چاہتا تھا۔

Published and Printed by Prem Shankar for AAWAMI NEWS, 30, Chittaranjan Avenue, 4th Floor, Kolkata - 700012 Printed at Saraswati Print Factory Pvt. Ltd. - 789, Chowbhaga West, Near Chaina Mandir, Kolkata- 700105, Editor- Prem Shankar, News Editor : Khurshid Akhter Farazi, - RNI No. WBURD/2014/56804

پرنٹر و پبلیشر شری پریم کے ذریعہ 30 ر چترنجن ایونیو، چوتھی منزل، کولکاتا۔ 12، سرسوتی پرنٹ فیکٹری پرائیوٹ لمیٹیڈ۔ 789، چوبھاگا ویسٹ نزد: چائنا مندر، کولکاتہ۔ 105 سے شائع۔ ایڈیٹر: پریم شنکر، نیوز ایڈیٹر: خورشید اختر فرازی -(پی آر بی ایکٹ کے تحت خبروں کے انتخاب کے لئے جوابدہ) RNI WBURD/2014/56804